قانون مفرد اعضا کے تحت امراض کی تشخیص و تجویز پر آسان کتاب

تشخیص و تجویز علاج

بالمفرد اعضاء

مصنفہ و مرتبہ

حکیم محمد عارف دنیاپوری

صاحبزادہ الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری

شاگرد رشید حکیم انقلاب المعالج صابر ملتانی مرحوم

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

یوتی الحکمتہ من یشاء و من یو تی الحکمتہ فقد اوتیٰ خیرًا کثیرا

تشخیص وتجویز علاج

بالمفرد اعضاء

اس کتابچہ میں قانون مفرد اعضاء کے تحت تحریکات ،نبض ،قارورہ کے علاوہ تشخیص کے دیگر طریقے اور تجویز علاج اور ادویات کو آسان انداز میں پیش کیا گیا ہے

ترتیب و توضیح

حکیم محمد عارف دنیا پوری

ناظم یسین دواخانہ ریلوے روڈ دنیاپور

4019-03017424999

Scanned with CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

معنون

فن طب میں سب سے مشکل موضوع تشخیص اور تجویز علاج کا ہے اس موضوع پر بیشمار کتابیں مارکیٹ میں موجود ہیں لیکن اس کتاب میں ہم نے بالاعضاء تشخیص مرض کے بعد بالاعضاء ہی علاج تجویز کیا ہے میں اپنے محترم دوست جناب

حکیم مفتی محمد جمیل صاحب آف کوہاٹ

کے نام کرتا ہوں

حکیم محمد مفتی محمد جمیلصاحب کوہاٹ میں قانون مفرد اعضاء کو پھیلانے اور قانون مفرد اعضاء کے تحت علاج معالجہ کرنے اور قانون مفرد اعضاء کی تعلیم و تربیت میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ حکیم صاحب گردوں کے مرض کی وجہ سے علیل ہیں اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ حکیم صاحب کو صحت اور تندرستی عطا فرمائے اور ان کے علم عمل میں مزید اور زیادہ ترقی اور برکت دے اور زیادہ سے زیادہ خدمت خلق کرنے کی توفیق دے آمین

حکیم محمد عارف دنیا پوری

15 نومبر 2021

Scanned with CamScanner

فہرست مضامین

مقدمہ	8
حقیقت مرض بالمفرد اعضاء	12
مرض کے ساتھ ساتھ طاقت کی بحالی کا علاج	14
الحاج حکیم محمد یٰسین دنیاپوری کے بارے میں	17
بالاعضاء تشخیص اور قانون مفرد اعضاء	18
قانون مفرد اعضاء میں چھ تحاریک کی علامات	19
اعصابی عضلاتی تحریک کی علامات	20
غدی عضلاتی تحریک کی علامات	21
عضلاتی اعصابی تحریک کی علامات	22
غدی اعصابی تحریک کی علامات	23
عضلاتی غدی تحریک کی علامات	25
اعصابی غدی تحریک کی علامات	26
قانون مفرد اعضاء میں چھ تحاریک کے افعال واثرات	28
اعصابی عضلاتی تحریک کے افعال واثرات	28
غدی عضلاتی تحریک کے افعال واثرات	30
عضلاتی اعصابی تحریک کے افعال واثرات	29

غدی اعصابی تحریک کے افعال واثرات	31
عضلاتی غدی تحریک کے افعال واثرات	30
اعصابی غدی تحریک کے افعال واثرات	28
دماغ واعصاب کے افعال کی خرابی کی ممکنہ صورتیں	32
دماغ واعصاب کے افعال میں تیزی کا مطلب	32
دماغ واعصاب میں تسکین کا مطلب	33
دماغ واعصاب میں تحلیل کا مطلب	33
قلب وعضلات کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں	34
قلب وعضلات میں تیزی کا مطلب	34
قلب وعضلات میں تسکین کا مطلب	35
قلب وعضلات میں تحلیل کا مطلب	35
جگر وغدد کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں	36
جگر وغدد کے افعال میں تیزی کا مطلب	36
جگر وغدد میں تسکین کا مطلب	37
جگر وغدد میں تحلیل کا مطلب	37
تحلیل کا نقصان زیادہ یا تسکین کا زیادہ	38
تجویز علاج ادویہ اغذیہ	42

Scanned with CamScanner

خون پر ادویات کے اثرات	43
خون پر غدی ادویہ کے اثرات	45
انٹی بایوٹک انٹی پین اور انٹی الرجک ادویات	46
انٹی الرجک	47
انٹی پین	48
قانون مفرد اعضاء میں تشخیص و تجویز کا طریقہ	50
تشخیص کے لئے دیگر ضروری باتیں	51
پیشاب	52
قارورہ دیکھنے کا طریقہ	53
قوام	58
پاخانہ	60
صحت مند براز	61
بلڈ پریشر بائی اور لوا کھٹے نہیں ہو سکتے	65
نیند	66
جسم موٹا پتلا	67
تشخیص کے لئے اہم بات	68
اعضاء سے علامات کا علم سیکھیں	70

چہرہ اور ظاہری جسم سے تشخیص	73
تشخیص کا ایک اور طریقہ	78
مرض اور دواؤں کی علامات میں فرق	85
تجزیہ علامات	86
علامات سے تشخیص میں دھوکہ	92
غیر طبعی حس کی علامات	95
قدرتی ترشی اور بعد میں بننے والی ترشی	98
گردوں پر ورم یا گیس کی علامات	100
نبض سے تشخیص	102
تشریح مقامات نبض	107
چند علامات اور ان کا بالاعضاء اسباب کے تحت علاج	134
دمہ کے اسباب اور تجویز علاج	116
دورے کے اسباب و تجویز علاج	118
خرابی معدہ کے اسباب و تجویز علاج	120
علامات سے تشخیص کا طریقہ	128
دوران خون کے لحاظ سے تشخیص کا طریقہ	133
گنٹھیا اور بلڈ پریشر اکٹھے نہیں ہوتے	142

Scanned with CamScanner

مقدمہ

تشخیص و تجویز علاج

کسی زمانے میں فن طب سیکھنے والے اپنے استادوں کے پاس سال ہا سال رہتے استادوں کی خدمت کرتے بلکہ استاد کے مطب کے تمام فرائض شاگرد کے ذمہ ہوتے تھے اور استاد کی غیر موجودگی میں مکمل مطب چلاتے تھے اس وقت شاگردوں کے پاس بھی اتنا وقت تھا کہ سال ہا سال گھر سے دور استاد کے پاس رہتے اور استاد کے پاس بھی اتنا وقت ہوتا تھا کہ کہ شاگردوں کو اپنے پاس رکھتے اور پڑھاتے سکھاتے تھے آج کل مصروفیات کے دور میں نہ تو شاگردوں کے پاس وقت ہے اور نہ ہی استادوں کے پاس وقت ہے دوسرا سیکھنے والے استاد سے بھی زیادہ پڑھے اور فن کار نظر آتے ہیں اور استادوں کی غلطیاں نکالتے ہوئے کہتے ہیں کہ ہمیں طب سکھاؤ ہم آپ کے پاس رہ کر سیکھنا چاہتے ہیں ایسے گستاخ شاگردوں کی تعداد زیادہ ہے اس میں جو کسر باقی تھی وہ انٹرنیٹ اور یوٹیوب نے پوری کر دی گھر بیٹھے ہی سیکھنا اور سکھانا شروع ہو گیا ہے جسے خود علم نہیں وہ استاد بنا ہوا ہے جس نے ابھی پریکٹس شروع نہیں کی اور کوئی کلینک بھی نہیں ہے وہ بڑی بڑی بیماریوں کے نسخے دے رہا ہے اور دیکھنے والے وہاں سے دیکھ کر بنا رہے ہیں میرے پاس روزانہ ایسے فون آتے ہیں کہ انہوں نے یو

ٹیوب سے کسی مرض کا نسخہ بنایا اور اس سے مریض کو نقصان ہو گیا اب کیا کریں کسی کو بھی فائدہ بھی ہو جاتا ہے تو اندھا دھند سب نسخے بنانے شروع کر دیتا ہے۔

یوٹیوب پر موٹاپے کے نسخے بھرے پڑے ہیں فائدہ نہیں ہوتا بلکہ نقصان ہو جاتا ہے جنسی امراض کے نسخے اس سے بھی زیادہ ہیں نہ مریض کے مزاج کا لحاظ نہ نسخہ کے مزاج کا لحاظ بس سب کو ایک ہی نسخہ کام کرتا ہے نامرد کو مرد بناتا ہے اس طرح بے اولادی کے نسخہ جات اور جراثیم زیادہ کرنے کے نسخے ان گنت ہیں لیکن کام نہیں کرتے جو الجربات کی جو مرض اطباء میں تھی اس کا علاج یوٹیوب نے کر دیا ہے

یاد رکھیں ہر شخص کا مزاج اور کیفیت و طبیعت الگ الگ ہوتی ہے ایک ہی علامت کے چار مریض ہوں تو سب کی نبض الگ الگ مزاج الگ اور کیفیت الگ ہوتی ہے ایک ہی نسخہ یوٹیوب پر دینے والے نہ جانے کیسے دیتے ہیں اور بنانے والے کیسے بناتے ہیں اگر مریض اور علامات کا مزاج مل بھی جائے اور کیفیت و طبیعت بھی مل جائے تو بھی نسخہ کی مقدار خوراک مختلف صورتوں میں مختلف ہوتی ہے۔

مثلاً ایک بواسیر کا مریض ایک ماہ سے بواسیر میں مبتلا ہے اور دوسرا بواسیر کا مریض دس سال سے مرض میں مبتلا ہے تو دونوں کو ایک ہی نسخہ کیسے فائدہ کرے گا اسی طرح ایک بواسیر کا مریض بلڈ پریشر ہائی کا ہے اور بواسیر کے ساتھ بلڈ پریشر لو میں مبتلا ہے دونوں کو ایک نسخہ کیسے چلے گا اسی طرح ایک بواسیر کا مریض موٹا ہے اور دوسرا بواسیر کا مریض بہت دبلا پتلا ہے دونوں کو ایک نسخہ کیسے چل سکتا ہے لیکن افسوس کہ نسخہ دینے والوں تو یہاں تک ہی کیا مگر دواؤں کے کورس بنانے والے اس حد سے بھی آگے گزر گئے انہوں نے نسخہ کے ساتھ ساتھ دوا کھانے کے دن بھی مقرر کر دیئے کہ

Scanned with CamScanner

ہمارا 21 دن یا 30 دن کا بواسیر کا کورس ہے بواسیر کیسی ہی کیوں نہ ہو بس ہمارا یہ کورس اسے جڑ سے ختم کردے گا۔

ہم کبھی کبھی بس پر سفر کرتے ہیں تو راستے میں ایک آنکھوں کی دوا بیچنے والا آتا ہے وہ اپنی دوا کا تعارف کرانے کے بعد ایک طرف سے شروع ہو جاتا ہے اور سب مسافروں کی آنکھوں میں اپنی دوا کے قطرے ڈالنے شروع کر دیتا ہے چند ایک لوگ جو جانتے ہیں وہ نہیں ڈلواتے باقی سب مفت سمجھ کر آنکھوں میں قطرے چلتی بس میں ڈلواتے ہیں اور یہ آنکھوں کی جملہ امراض کے علاج ہوتے ہیں

یاد رکھیں آنکھ کا نازک معاملہ ہے کسی کی آنکھ بنی ہوئی اور کسی کی آنکھ بننے والی ہے ہر کسی کو ایک ہی قطرے ڈالنے والے ماہر امراض چشم ہیں نہ جانے یہ کیسے فائدہ کرتے ہیں۔

یاد رکھیں ہر مریض کا الگ مزاج الگ کیفیات اور الگ طبیعت ہوتی ہے اس کے علاوہ مریض کا موٹا پتلا ہونا ورم ہونا ورم نہ ہونا اور بلڈ پریشر ہائی یا لو ہونا اور ہاتھ پاؤں کا ٹھنڈا گرم ہونا موشن یا قبض کا ہونا ور پیشاب کم یا زیادہ ہونا جیسی بنیادی علامات ہیں جنہیں مدنظر رکھ کر علاج تجویز کیا جاتا ہے اور مندرجہ بالا بنیادی باتوں کو سیکھنے کے لئے طب کی بنیاد میں جو بنیادی سات باتیں پڑھائی جاتی ہیں ان کا جاننا ضروری ہے جنہیں ارکان مزاج اخلاط اعضاء ارواح قوئی اور افعال کہتے ہیں اگر ہم ان باتوں کو نظر انداز کر دیں گے تو ہم طب جدید یا قدیم کے معالج نہ ہونگے بلکہ عطائی معالج ہونگے جنہیں نسخہ جات کی تلاش کے علاوہ کچھ غرض نہیں ہوتی

تشخیص اور تجویز علاج کی بنیادی باتیں آپ کے سامنے رکھ دیں ہیں اب

آپ نسخہ کسی استاد سے لے لیں یا یوٹیوب سے لے لیں اگر وہ نسخہ مندرجہ بالا باتوں کے مطابق ہو تو ٹھیک ہے ورنہ آپ خود ہی فیصلہ کر سکتے ہیں کہ کیسا ہو گا مجھے اکثر لوگ فون کرتے ہیں کہ ایک مرض کو کمر درد ہے اسے کونسا نسخہ دوں میں ایسے سوال کرنے والے کو یوں جواب دیتا ہوں کہ اگر صرف ایک لفظ کمر درد کا بتا کر ہی نسخہ معلوم کرنا ہے تو طب کی بنیاد جسے ارکان مزاج اخلاط اعضاء ارواح قوئی افعال کہتے ہیں اسے الگ رکھ دو اور نبض و پیشاب اور جسم کا موٹا پتلا اور بلڈ پریشر ہائی لو جیسی بنیادی باتیں کیوں پڑھی تھیں اگر پڑھی تھیں تو آج ان سے کام کیوں نہیں لیتے یا انہیں صرف پڑھنے کے لئے رکھا تھا اور جب علاج کا موقع آیا تو ان سب کو چھوڑ کر ایک علامت کا علاج پوچھنے لگے ایسا تجویز کیا ہوا علاج کبھی کامیاب نہیں ہوتا بلکہ مریض کا وقت اور پیسے برباد کر دیتا ہے۔

اس کتاب میں یہی کوشش کی گئی ہے کہ مجرب نسخے اور علاماتی علاج کی بجائے مرض کی حقیقت تک پہنچ سکیں اور مرض کے اسباب کو دور کرنے کے لئے درست دوا تجویز کر سکیں تا کہ مریض کا وقت اور پیسہ برباد نہ ہو۔

خادم فن

حکیم محمد عارف دنیاپور

26 جنوری 2022

Scanned with CamScanner

حقیقت مرض بالمفرد اعضاء

از صابر ملتانیؒ

تمام طریقہ ہائے علاج خصوصاً طب ایورویدک اور فرنگی طب اس حقیقت پر متفق ہیں کہ مرض اس حالت کا نام ہے کہ جب کسی عضو یا مجرا کے فعل میں کمی بیشی اور ضعف پیدا ہو جائے اور جب ان میں سے کوئی صورت پیدا نہ ہو تمام اعضاء اپنا اپنا فعل صحیح طور پر انجام دے رہے ہوں تو اس حالت کا نام صحت ہے۔ ان کا باہم اختلاف صرف اسباب اور وجہ پیدائش مرض میں ہے بہرحال صحت اور مرض میں کسی کو بھی اختلاف نہیں ہے۔ ہر طریقہ علاج کی کتب میں اسی طرح درج ہے۔ مثلاً معدہ و امعاء اور سینہ و مثانہ کے امراض وغیرہ۔ مگر ہم نے اپنی تحقیقات سے ثابت کیا ہے کہ ان اعضاء کی خرابی سے امراض پیدا نہیں ہوتے کیونکہ یہ اعضاء انسجہ سے مرکب ہیں اور انسجہ مفرد اعضاء ہیں گویا مرض کی ابتدا نسیج (ٹشوز) سے ہوتی ہے جو مفرد اعضاء ہیں اور انہی سے جسم کے مرکب اعضاء بنتے ہیں۔ مثلاً معدہ و امعاء سینہ و مثانہ وغیرہ۔

لہٰذا یاد رکھیں کہ سر سے لے کر پاؤں تک تمام اعضاء و اعصاب و غدد اور عضلات سے مرکب ہیں۔ مرض کی ابتدا ان میں سے کسی ایک میں ہوتی ہے یعنی ان میں سے کسی مفرد اعضاء کا فعل تیز ہوتا ہے۔

اور اس کا اثر کسی مرکب عضو اور باقی جسم میں ان کی علامات کے مطابق ہوتا ہے۔ قانون مفرد اعضاء کے طریقہ کار کے مطابق علاج کی بھی یہی صورت ہوتی ہے کہ مسکن و کمزور عضو کو معلوم کیا جائے۔ جس کی سستی یا کمزوری سے جسم میں ضروری خلط کم ہو گئی ہو یا جس خلط کی کمی ہو اس کو پورا کر دیں۔ اس سے وہ مفرد عضو خود بخود

درست ہو جائے گا۔ یہی حقیقی و سہل تشخیص اور یقینی و آسان علاج ہے۔ اس سے نہ طب اسلامی و ایورویدک اختلاف کر سکتے ہیں اور نہ ہی فرنگی طب اور ماڈرن میڈیکل سائینس انکار کر سکتی ہے۔ یہی ہماری تحقیق و تدقیق اور تجدید و احیاء فن ہے۔ یہی وہ تحقیق ہے کہ جس سے طب و ایورویدک کو پورے طور پر سمجھا جا سکتا ہے اور سائینس کے صحیح مسائل سے تطبیق دی جا سکتی ہے اور طریقہ علاج کی غلطیوں کو ظاہر کیا جا سکتا ہے۔ ہم سے پہلے کسی نے اس حقیقت کو بیان نہیں کیا اب یہ صاحب علم اور اہل فن کا فرض ہے کہ اس پر غور فکر کریں اور خود بھی مستفید ہوں اور انسانیت کی خدمت کریں۔

قانون مفرد اعضاء کو سمجھ لینے کے بعد تشریح ابدان اور منافع الاعضاء کو سمجھنے میں بے حد آسانیاں پیدا ہو گئی ہیں۔ گویا سمندر کو ڈبیہ میں بند کر دیا ہے۔ اسے کھولنے کے بعد یہ علوم ایک نظر میں ذہن نشین ہو جاتے ہیں۔ پھر پھیلاتے جائیں اور سمجھتے جائیں۔ یہاں تک ان کو پھیلا کر سمندر کر دیں مگر وہ انسانی دسترس سے کسی صورت میں باہر نہیں جا سکتے۔

صابر ملتانیؒ

Scanned with CamScanner

مرض کے علاج کے ساتھ ساتھ

طاقت کی بحالی کا بھی علاج ضروری ہے

بعض اوقات کچھ ایسی علامات مریضوں میں دیکھنے میں آتی ہیں کہ وہ بظاہر تو عام سی ہوتی ہیں لیکن ان کے علاج میں اچھے اچھے نسخے اور تدابیر ناکام ہو جاتی ہیں جب ایسا بار بار ہوتا ہے تو مجبوراً کہ دیا جاتا ہے کہ یہ مرض لاعلاج ہے یا اس کی قسمت میں آرام نہیں ہے ایسے وقت اکثر کوئی خاص وجہ نہیں ہوتی بلکہ صرف طاقت کی کمی ہونے کی وجہ سے اعضاء اپنے افعال انجام نہیں دے سکتے۔

مثلاً 60 سال سے زائد عمر میں جا کر اکثر ایسی شدید قبض ہو جاتی ہے کہ دو تین دن تک پاخانہ نہیں آتا تیز ترین قبض کشاء دوائیں مریض طاقت کی کمی کی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتا اور ہلکی پھلکی دوائیں کام نہیں کرتیں لہٰذا علاج ناکام ہو جاتا ہے ایسے حالات میں اصل سبب مرض نہیں بلکہ کمزوری ہوتی ہے اسی کمزوری یا طاقت کی کمی کی وجہ سے ایک طرف دواؤں کے پورے فوائد حاصل نہیں ہو پاتے اور دوسری طرف عضلات نے جس قوت سے عمل درآمد کرانا ہوتا ہے ان کے پاس وہ قوت نہیں ہوتی۔

اسی قبض کو ہی لیجئے پاخانہ کو خارج ہونے کے لئے جس قدر حرکات کی ضرورت ہوتی ہے وہ عضلات سے ملتی ہیں کیونکہ آپ کو معلوم ہے کہ جسم انسان میں حرکات کا تمام نظام عضلات کے ماتحت ہی چلتا ہے کوئی چیز ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتی ہے یا ہم خود ایک جگہ سے دوسری جگہ جاتے ہیں تو عضلات ہی حرکات کراتے

ہیں معدہ کے بارے میں یاد رکھیں کہ یہ خود عضلاتی عضو ہے اور انہی عضلات نے اپنی حرکات سے پاخانہ کو باہر نکالنا ہوتا ہے لیکن بد قسمتی سے عوام اور عام اطباء نے یہ سمجھ رکھا ہے کہ قبض ہوتی ہی عضلاتی تحریک میں ہے یا خشک چیزیں قبض کرتی ہیں جو کہ بالکل غلط خیال ہے اگر ایسا ہوتا تو استاد محترم فارماکوپیا میں عضلاتی مسہل نہ بتاتے یہاں میری ان باتوں کا مطلب یہ نہ سمجھ لینا کہ قبض کشاء دوائیں صرف عضلاتی ہی ہوا کرتی ہیں باقی نہیں ہوتیں حقیقت یہ ہے کہ تینوں تحریکات میں چونکہ کیمیائی اور مشینی صورتیں ہیں لہٰذا تینوں تحریکات میں قبض اور قبض کشاء صورتیں ہو سکتی ہیں یہاں یہی مقصد واضح کرنا ہے کہ عضلاتی تحریک میں قبض نہیں ہوتی بلکہ عضلات کی حرکات یا عضلات کی طاقت سے تو پاخانہ اندر سے باہر نکلنے میں کامیاب ہوتا ہے

ایسے ہی آپ نے دیکھا ہوگا کہ ایک جوان طاقت ور مریض کے گلے میں یا چھاتی میں بلغم ریشہ وغیرہ جما ہو تو وہ تھوک اور کھنگار کے ساتھ نکال کر دور پھینک دیتا ہے۔ لیکن بڑھاپے میں بلغم کی مقدار کوئی زیادہ نہیں ہوتی لیکن اسے نکالنے کے لئے جس قدر طاقت کی ضرورت ہوتی ہے وہ طاقت نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ بیچارہ سارا دن زور لگاتا رہتا ہے لیکن نکلتا کچھ نہیں ایسے موقع پر بلغم خارج کرنے والی دواؤں کے ساتھ طاقت پیدا کرنے کی غذائیں یا کوئی تدابیر لازمی کی جائیں ورنہ علاج ناکام ہو جائے گا۔

بالکل اسی طرح جب خون میں ہیموگلوبن انتہائی کم ہو جائے تو اس خون کی کمی کے سبب جب بلڈ پریشر لو ہو جاتا ہے تو ایسے بلڈ پریشر لو میں جس قدر نمک

Scanned with CamScanner

یا انڈے کھلائے جائیں ذرا بھر فائدہ نہیں ہوتا کیونکہ خون ہی اتنا کم ہو گیا ہے کہ اس کا پریشر بنتا ہی نہیں یا چڑھتا ہی نہیں۔ ایسے موقع پر بھی بلڈ پریشر بڑھانے کی بجائے خون پیدا کرنے والی دوائیں دینی پڑتی ہیں۔

خون پیدا کرنے کے لئے یا طاقت پیدا کرنے کئے آپ کو پتہ ہے کہ یہ کام کسی دوا سے ممکن نہیں ہوسکتا یہ صرف غذاؤں سے ممکن ہے اور غذائیں بھی ایسی جن کے مزاج کی خون میں انتہائی کمی ہو چکی ہو استعمال کرائی جائیں اور ایسی غذائیں جو خون میں زیادہ ہو چکی ہوں انہیں بند کرایا جائے لہٰذا ایسے مقویات نسخے جو غذائی اجزاء پر مشتمل ہو کھلائے ہیں تو اچھا نتیجہ نکلتا ہے مثال کے طور پر اگر اعصابی تحریک کی شدت کی وجہ سے عضلاتی تسکین کی وجہ سے کمزوری ہو چکی ہو تو عضلاتی مقویات مثلاً حلوہ بیضہ مرغ، چٹنی مقوی قلب و مولد خون، کشمکش اور چنے بھنے مربہ آملہ وغیرہ

اسی طرح غدی تسکین ہو تو اسے دور کرنے کے لئے غدی مقویات حلوہ ادرک، چٹنی مقوی جگر و مولد خون آم کا مربہ اور دیگر غدی مقویات وغیرہ۔

اور بالکل اسی طرح

اعصابی تسکین صورت میں اعصابی مقویات، حلوہ بادام، حریرہ بادام، ہڈی کی یخنی یا سری پائے۔ چٹنی مقوی اعصاب و مولد خون استعمال کرائے جائیں تو کوئی ایسی وجہ نہیں کہ علاج ناکام ہو جائے میرے خیال میں مندرجہ بالا غذائی مقوی نسخہ جات بڑی بڑی دواؤں سے زیادہ فائدہ مند ثابت ہوتے ہیں یہ تمام مقویات ہماری کتابوں خاص طور پر تشریح فارما کوپیا اور سوانح حیات حکیم محمد یٰسین میں غذائی مجربات کے

عنوان سے درج ہیں۔☆☆☆

کچھ الحاج حکیم محمد یٰسین دنیا پوری کے بارے میں

والد محترم جناب حکیم محمد یٰسین صاحب کو اس دنیا سے رخصت ہوئے 18 سال ہو گئے ہیں مگر آج بھی کئی پرانے مریض جو ان کے پاس زیر علاج رہے ان کے ہاتھ کی لکھی ہوئی پرچیاں لے کر آتے ہیں اور کہتے ہیں کہ بیس سال پہلے ہم نے ان سے علاج کرایا تھا اور کامیاب ہوا تو ہم ان کے ہاتھ کی پرچی آج تک سنبھال کر رکھی ہوئی ہے۔

ابھی چند دن پہلے دنیا پور کا ایک شخص علاج کے لئے آیا اسے میں نے اس کی مرض کے مطابق علاج لکھ کر دیا اور دوا بھی دے دی چار دن بعد وہ شخص آیا تو اس نے کہا کہ مجھے خواب میں آپ ے والد صاحب ملے تو میں ان کو اپنی نبض دکھائی اور بتایا کہ میں نے آپ کے بیٹے سے دوا لی ہے اور آپ کی پرچی جو میری جیب میں تھی دکھائی تو حکیم صاحب نے پرچی دیکھ کر کہا کہ آپ کی تشخیص اور دوائی بالکل ٹھیک ہے آپ یہ علاج پابندی سے کرو ٹھیک ہو جاؤ گے۔

اس طرح کے اور بھی کئی واقعات پیش آئے جن کا ذکر طوالت کا باعث ہو گا بس مختصر خود بھی ہر وقت دعا کرتا ہوں اور آپ قارئین سے بھی ان کی مغفرت کے لئے دعاؤں کی درخواست ہے اللہ تعالیٰ انہیں جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کی آخری منزلیں بھی آسان فرمائے۔

آمین حکیم محمد عارف دنیا پوری

Scanned with CamScanner

بالاعضاء تشخیص اور قانون مفرد اعضاء

بالاعضاء تشخیص سے مراد اعضاء کے مزاج اور اعضاء کی خرابی کے لحاظ سے کی ہوئی تشخیص بالاعضاء تشخیص ہوگی۔ اس بالاعضاء تشخیص کو سیکھنے سے پہلے اعضاء کا علم ہونا ضروری ہے اور اعضاء کا علم سیکھنے کے لئے سب سے آسان طریقہ یہ ہے کہ ہمارا نظریہ مفرد اعضاء ہی اعضاء کا علم ہے اس سے زیادہ اچھا اعضاء کا علم سیکھنے کا کوئی اور طریقہ نہیں ہے کیونکہ قانون مفرد اعضاء کا قانون ہی مفرد اعضاء کا قانون ہے اس قانون مفرد اعضاء کے تحت سابقہ اعضاء کے متعلق ابہام اور غلط تصورات کو دلائل سے رد کر دیا گیا ہے اور ایسی امراض وعلامات جن کا عضوی طور پر کسی عضو سے تعلق نہیں جڑتا انہیں اپنے قانون مفرد اعضاء سے خارج کر دیا ہے

مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میری آنکھ میں کوئی تکلیف ہے اور دوسرا شخص کہتا ہے کہ میرے کان میں درد ہے اسی طرح جگر گردے پھیپھڑے پتہ مثانہ وغیرہ میں کوئی تکلیف ہے تو ہم جس عضو میں تکلیف ہوگی اس کی عضوی خرابی کی صورتیں تلاش کریں گے لیکن اگر کوئی ایسی تکلیف مریض بیان کرے جس کا تعلق کسی بھی عضو سے نہ جڑتا ہو تو اس میں کیسے تشخیص کریں گے مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ مجھے معدہ میں انفیکشن ہے یا الرجی ہے اب الرجی اور انفیکشن کو کس عضو سے

جوڑیں گے یہ ایسے الفاظ ہیں جو ہر عضو سے جڑ سکتے ہیں مثلاً الرجی اور انفیکشن دماغ کے بھی ہو سکتے ہیں اور دل و جگر کے بھی ہو سکتے ہیں لہٰذا ایسے الفاظ جو جدید طب نے متعارف کرائے ہیں ان کی تشخیص ہمیشہ غلط ہوتی ہے جس سے نئی نئی امراض جنم لیتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسی کسی ایک مرض کے علاج کے لئے مریض آتا ہے اور کئی نئی امراض کا تحفہ سائیڈ ایفیکٹس کی صورت میں لے کر جاتا ہے۔

تو امراض وعلامات صرف وہی ہیں جن کا کسی عضو سے تعلق ہو جن علامات کس کسی عضو سے تعلق نہیں وہ علامات یا لفظ مریض کو مطمعن کرنے کے لئے ہیں کہ اسے ایسی بات بتائیں جو اس نے کبھی نہ سنی ہو اور وہ اس کے بارے میں ہم سے سوال و جواب نہ کرے۔

قانون مفرد اعضاء میں
چھ تحریکات کی علامات

لہٰذا قانون مفرد اعضاء میں ہر علامت کو کسی نہ کسی عضو سے جوڑ کر بیان کیا جاتا ہے۔ مثلاً معدہ کا تعلق عضلات سے ہے ناک کان کا اعصاب سے ہے آنکھ کا تعلق غدد سے پھیپھڑوں کا عضلات سے ہے۔ گردہ مثانہ کا جگر سے ہے یہاں تمام علامات کو قانون مفرد اعضاء کے تحت چھ تحاریک میں تقسیم کر کے لکھ رہا ہوں جس سے ہر علامت کی تحریک اور اس کا عضوی تعلق واضح ہو جائے گا۔

Scanned with CamScanner

اعصابی عضلاتی تحریک کی علامات

سر کی علامات: صداع بلغمی، صداع بارد، دردال، اعصابہ سرسام بلغمی، چکر آنا، سبات، غفلت کی نیند، جمود، نسیان، فالج عصبی باہیں۔ آنکھوں کی علامات: آشوب چشم، سفید موتیا، پانی آنا، پھولا، ضعف بصر۔ کان کی علامات: وجع الاذن، دیدان الاذن، سیلان الاذن۔ ہونٹوں کی علامات: ہونٹوں کا بڑا ہونا۔ ناک کی علامات: ناک سے پانی آنا، زکام بلغمی، چھینکیں آنا۔ منہ اور گلے کی علامات: قلاع الفم (منہ پکنا) منہ سے پانی آنا۔ زبان کی علامات: زبان پر چھالے، لکنت، عظم اللسان، بطلان ذوق۔ دانت کی علامات: دانتوں کا ہلنا، دانتوں کا گرنا۔ حلق، مری، نرخرہ کی علامات: استرخا الہات (کوا گرنا) استرخا مری۔ پھیپھڑوں کی علامات: ضیق النفس بلغمی، کھانسی، پھیپھڑوں کا استرخا۔ دل کی علامات: عظم القلب، دل کا ڈوبنا، تسکین قلب، قلب کا حرکت کم کرنا، قلب کی حرکت کا بند ہونا۔ پستان کی علامات: کثرت اللبن، پستانوں کا بڑا ہونا، پستانوں کا لٹکنا۔ معدہ اور آنتوں کی علامات: قراقر امعا رمعدہ میں گڑبڑ ہونا، معدہ کا ٹھنڈا ہوجانا، سقوط اشتہا، قے، ہیضہ، دست۔ جگر و طحال کی علامات: عظم جگر، عظم طحال، ضعف جگر، خون کی کمی۔ مقعد کی علامات: استرخا المقعد۔ گردہ و مثانہ کی علامات: ضعف گردہ و کلیہ، بول فی الفراش، سلسل البول، ذیابیطس۔ خصیہ کی علامات: ضعف خصیہ، مادہ منویہ کا رقیق بنانا، خصیوں کا ٹپکنا، عضو کی تناسل کی علامات: عضو تناسل کا بہت لمبا اور موٹا ہونا، آتشک کا ہونا، انتشار کا کم ہونا، جریان منی، نامردی۔ رحم کی علامات:

بندش حیض، استرخا الرحم۔ فالج: بائیں طرف کا فالج۔ جوڑوں کی علامات: وجع المفاصل، بائیں طرف کا عرق النساء۔ جلد کی علامات: چیچک، خسرہ، خنازیر، سفید پھنسیاں، احساسات کی شدت۔ بخار: تمام بخار جن میں سفید پیشاب آئے، چیچک، خسرہ، محرقہ دماغی۔ پیشاب: پیشاب کا بالکل سفید پانی کی طرح آنا۔ نبض: گہرائی میں زیادہ، حجم میں موٹی، حرکات میں سست۔ تشخیصی علامات: رطوبات کا کثرت سے اخراج، پیشاب کی زیادتی اور سفید ہونا، دل کا ڈوبنا، نیند کی کثرت، ناخن کا سفید ہونا، بلغم و ریشہ، جسم کا پھولنا، حرکات کا سست ہونا، منہ کا ذائقہ پھیکا ہونا۔

علاج: اعصابی عضلاتی تحریک کا علاج عضلاتی اعصابی تحریک پیدا کرنا ہے۔ ضرورت کے مطابق محرک، شدید ملین، مسہل، اکسیر و تریاق دے سکتے ہیں۔ شدید تکلیف میں عضلاتی غدی استعمال کر سکتے ہیں۔

غدی عضلاتی تحریک کی علامات

عضو تناسل کی علامات: سرعت انزال، انتشار کے ساتھ امساک کی کمی۔ خصیہ کی علامات: خصیہ کا استسقا، پیشاب کا جلن کے ساتھ قطرہ قطرہ آنا۔ رحم کی علامات: ورم رحم، خروج الرحم، عسر لطمث۔ جوڑوں کی علامات: وجع المفاصل، جوڑوں کا اماس۔ جلد کی علامات: خارش صفراوی، جلد کا زرد پڑ جانا۔ قارورہ: پیشاب کا رنگ زرد و سرخی مائل، جلن کے ساتھ اخراج ہونا۔ نبض: مقامی طور پر عضلاتی غدی کی نسبت گہری، حرکت میں قدرے تیز جسمی طور پر قدرے موٹی۔ تشخیصی علامات: غدد و غشائے مخاطی مع جگر سکڑنا شروع ہوجاتے ہیں۔ عروق پھیلنا شروع ہوجاتے

Scanned with CamScanner

ہیں۔ تحلیل کی وجہ سے حرکات قلب سست پڑ جاتی ہیں۔ جسم زرد، پلپلہ ڈھیلا، ہاتھ پاؤں چہرہ پر اماس، یرقان اصفر، پیشاب و پاخانہ کی رنگت زرد اور جلن کے ساتھ آنا۔

علاج: غدی عضلاتی تحریک کا علاج غدی اعصابی ہے۔ چونکہ غدی عضلاتی تحریک میں صفرا کا اخراج بند ہوتا ہے۔ اس لیے غدی اعصابی دوا سے اسے نکال دیا جاتا ہے۔ ضرورت کے وقت شدید، ملین، مسہل، اکسیر اور تریاق استعمال کرا سکتے ہیں۔

عضلاتی اعصابی تحریک کی علامات

سر کی علامات: صداع سوداوی، صداع ریحی ضعف دماغی، صداع ذہنی، صداع جماعی، سرسام سوداوی، بے خوابی۔ آنکھوں کی علامات: سلاق، باہمنی، گوہانجنی، خارش۔ کان کی علامات: کان کا درد، کان کا بجنا، کان کی خشکی۔ ناک کی علامات: بندنزلہ، بواسیر الانف، ناک کی خشکی۔ ہونٹوں کی علامات: ہونٹوں کا پھٹنا، بواسیر لب، ہونٹوں کا ورم۔ منہ اور زبان کی علامات: قلاع سوداوی، ورم اللسان، زبان کی کلن خشونت اللسان، حرقتہ اللسان، زبان کا پھٹنا۔ دانت کی علامات: درد دانت، دانتوں کا گندہ ہوجانا، دانتوں کا کھٹا ہونا، دانت پیسنا، دانتوں کا ریزہ ریزہ ہونا۔ حلق و مری کی علامات: کوے کی سوجن یعنی خناق، مشکل سے نگلنا، ورم مری۔ پھیپھڑوں کی علامات: ضیق النفس یابس، سعال یابس، ذات الریہ، نمونیا، پھیپھڑوں کا ورم، ورم حجاب حاجز، جمود صدر یونی سینہ کی جکڑن۔ دل کی علامات: دل سے دھواں اٹھنا، خفقان یابس، سرطان قلب۔ پستان کی علامات: سرطان سدی، قلت اللبن، خارش پستان کا سکڑنا۔ معدہ کی علامات: وجع المعدہ، ریاح معدہ، جوع

الکلب ہچکی، جلن معدہ، تبخیر معدہ، استسقاء طبلی۔ جگر و طحال کی علامات: عظم جگر و طحال، یرقان سوداوی۔ آنتوں کی علامات: شدید قبض، قولنج، کیچوے، گردہ و مثانہ کی علامات: درد گردہ ریحی، پتھری گردہ، پیشاب کا بند ہونا، مقعد کی علامات: بواسیر بادی۔ خصیوں کی علامات: خصیہ کی خارش، خصیوں کا سکڑنا۔ عضو تناسل کی علامات: احتلام، عضو کا چھوٹا ہونا، کجی۔ رحم کی علامات: وجع الرحم یابس، رحم و شرم گاہ کی خارش، رحم کا سکڑنا۔ جوڑوں کی علامات: تحجر المفاصل، نقرس، وجع الورک، عرق النساء دائیں طرف۔ بالوں کی علامات: داء الثعلب، بالچھڑ، بالوں کا پھٹنا، بفا، بھوسی۔ ناخن کی علامات: ناخن کا پھٹنا، ناخن کا پتلا ہونا، ناخن کا بیٹھ جانا۔ جلد کی علامات: خارش، چنبل، جلد کا پھٹنا، جلد سے چھلکے اترنا، جلد سے چھلکے اترنا، جلد کی خشکی، گر، سرطان۔ قارورہ: سرخ سفید مائل۔ نبض: مقامی طور پر نبض اوپر، قدرے تیز، جسمی طور پر موٹی اور ریاح سے پر۔ تشخیص علامات: حرکات قلب تیز ہوتی ہیں۔ کاربن کی زیادتی، ترش ڈکار، جسم میں ریاح اور خشکی، حرارت کی کمی، دبلا پن، چہرہ سیاہی مائل، دھبے، قبض کی زیادتی، چہرہ پچکا ہوا۔

علاج: عضلاتی اعصابی تحریک چونکہ قلب کی کیمیائی تحریک ہے۔ اس لیے اس کو مکمل کرنے کے لیے قلب کی مشینی تحریک عضلاتی غدی پیدا کریں۔ ضرورت کے وقت شدید سے لے کر ملین، مسہل، اکسیر و تریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

غدی اعصابی تحریک کی علامات

سر کی علامات: دردسر، سرسام۔ آنکھوں کی علامات: نزول الماء، پتلی کا پھیل جانا۔

Scanned with CamScanner

ناک کی علامات: نزلہ۔ منہ اور زبان کی علامات: نیور القم، قلاح صفراوی، استرۃ اللسان۔ دانت کی علامات: درد دانت، مسوڑوں کا ورم۔ حلق ومری کی علامات: سوزش مری، نگلنے میں دقت۔ پھیپھڑوں کی علامات: سعال کبدی، سینہ میں کھانسی سے شدید جلن، بلغم کے اخراج میں دقت، غدی دمہ، ذات الجنب بائیں طرف۔

چہرے کی علامات: ماشرہ یعنی ورم چہرہ خونی۔ دل کی علامات: شدید ضعف قلب، بلڈ پریشر، دل کا پھیل جانا۔ پستان کی علامات: پستان کی سوزش، پستان کا سکڑ جانا، پستان کا ورم خصوصاً بائیں طرف۔ معدہ وانتڑیوں کی علامات: شدید پیچش، مزمن پیچش، ورم امعا آؤں کا آنا، صفراوی قے، جوع البقر۔

جگر کی علامات: جگر کا ورم، جگر کی سوزش، جگر کا درد۔ گردہ مثانہ کی علامات: حرقت بول، پیشاب کا جلن کے ساتھ آنا، پیشاب میں پتھری کا آنا، بائیں گردے میں درد، مثانہ میں جلن۔ عضو تناسل کی علامات: سرعت انزال، ضعف باہ کبدی، سوزاک، کجی قضیب بائیں طرف۔ خصیہ کی علامات: بائیں خصیے میں درد، دائیں خصیے کا سکڑ نا جا۔ رحم کی علامات: رحم کی سوزش، خصیہ الرحم کی سوزش، عسر الطمث، خروج الرحم، رحم کا درد، سوزاک، لیکوریا میں جلن۔ مقعد کی علامات: کانچ کا نکلنا، چنونے۔ جلد کی علامات: ناسور ہر قسم، چھپاکی صفراوی، زرد رنگ کی پھنسیاں، جلد کی جلن دار پھنسیاں۔ حمیات: انتڑیوں کی سوزش کا بخار، ورم جگر کا بخار، تپ طاعون۔ قارورہ: زرد سفیدی مائل، جلن کے ساتھ، مقدار میں کمی۔ نبض: قرعہ نبض تین انگلی کے نیچے ذرا دبا دینے سے محسوس ہوتی ہے، رفتار میں ست، رطوبت کی وجہ سے قدرے موٹی ہو جاتی ہے۔ تشخیصی علامات: چونکہ یہ جگر کی مشینی تحریک ہے

اس لیے انتڑیوں میں مروڑ، پیچش، پیشاب میں جلن، عسر الطمث، نکوں میں درد بلڈ پریشر اور خفقان وغیرہ، تشخیصی علامات ہیں۔ علاج: غدی اعصابی تحریک کا علاج اعصابی غدی ہے، ضرورت کے مطابق اعصابی غدی شدید ملین، مسہل، اکسیر وتریاق استعمال کر سکتے ہیں۔

عضلاتی غدی تحریک کی علامات

سر کی علامات: صداع معدی شرکی، صداع دموی، یاد رکھیں کہ درد سر دموی نہیں ہوتا البتہ اطباء جس درد کو دموی کہتے ہیں وہ عضلاتی غدی ہے۔ اس میں خون کا دباؤ بہت تیز ہوتا ہے۔ مالیخولیا مراقی، تشنج، فالج اسفل، بیخوابی شدید۔ آنکھوں کی علامات: آنکھ کا خونی حلقہ، آنکھوں کے گرد سیاہ حلقے، آنکھ کا اندر کو دھنس جانا۔ پلکوں کی علامات: پلکوں کے بالوں کا اڑ جانا، پلکوں کی خارش، چم جوئیں پڑنا۔ کان کی علامات: کان کا درد، کن پیڑے، کان سے خون بہنا، کان میں سائیں سائیں ہونا، کان کی خشکی۔ ناک کی علامات: نکسیر آنا، بند نزلہ، بواسیر الانف۔ ہونٹوں کی علامات: ہونٹوں کا ورم، بواسیر لب، لبوں کی خشکی، لبوں کا پھٹنا۔ منہ کی علامات: زبان کا سکڑنا، زبان کی خشکی، زبان کا پھٹنا، زبان کا سرطان۔ دانت کی علامات: درد دانت، مسوڑوں کا ورم، ماخورہ، دانت پیسنا۔ حلق ومری کی علامات: آواز کا بیٹھ جانا، خناق ہمیشہ عضلاتی اعصابی یا عضلاتی غدی ہوتی ہے۔ اعصابی یا غدی تحریک میں نہیں ہوتا۔ پھیپھڑوں کی علامات: سینہ کی خشکی، خشک کھانسی ودمہ، پھیپھڑوں سے خون آنا۔ دل کی علامات: اختلاج قلب، ورم اذن القلب، دل کا سکڑنا۔

Scanned with CamScanner

پستان کی علامات: پستان کا سکڑنا، قلت اللبن، دائیں پستان کا ورم، پستان سے خون آنا۔ معدہ کی علامات: ورم معدہ، وجع المعدہ، ناف کا ٹلنا، معدہ کی جلن۔ جگر و طحال کی علامات: عظم جگر و عظم طحال، صفرا کی کمی۔ آنتوں کی علامات: شدید قبض، خونی دست: مقعد کی علامات: بواسیر خونی، ورم مقعد، ناسور مقعد۔ گردہ و مثانہ کی علامات: درد گردہ، خونی پیشاب۔ عضو تناسل کی علامات: ورم قضیب، کجی قضیب۔ خصیہ کی علامات: ورم خصیہ، خصیہ کا سکڑ جانا، خصیہ میں ریاح بھرنا فتق۔ رحم کی علامات: کثرت الطمث، زخم رحم، جریان رحم۔ جوڑوں کی علامات: نقرس، گھٹنے کا درد، عرق النسا دائیں طرف۔ قارورہ: سرخ زردی مائل یعنی تیل کی مانند، مقدار میں کمی۔ نبض: مقامی طور پر نبض بالکل اوپر، حرکت میں بے حد تیز اور کسی ہوئی یعنی تنی ہوئی۔ جسمی طور پر پتلی ہوتی ہے۔ لمبائی میں چار انگلی سے بھی کراس کرتی ہے۔ تشخیصی علامات: جسم کے عضلات مع قلب سکڑ جاتے ہیں، خون کا دباؤ بڑھ جاتا ہے، اختلاج قلب، جسم کی رنگت سرخی مائل، جسم دبلا رطوبات کی کمی، خشکی کی زیادتی، نیند کی کمی۔ علاج: عضلاتی غدی تحریک کا علاج، غدی عضلاتی ہے، شدید صورتوں میں غدی عضلاتی ملین، مسہل، اکسیر و تریاق استعمال کریں۔

اعصابی غدی تحریک کی علامات

سر کی علامات: صداع ساذج، صداع نزلی، کتے کاٹے کا جنون مرگی، ام الصبان۔ کان کی علامات: اونچا سننا، کانوں میں کسی چیز کا پھنسا ہوا محسوس ہونا، کانوں میں وزن محسوس ہونا۔ ناک کی علامات: ناک سے گرم رطوبات کا گرنا، سونگھنے کی قوت کا

کم ہونا، دیدان الانف۔ آنکھوں کی علامات: آشوب چشم بلغمی، بلغمی، سرد ہوا سے آنکھوں میں پانی آنا۔ دانت کی علامات: دانتوں کا بڑھنا۔ منہ اور زبان کی علامات: منہ سے گندی بدبو آنا، پیاس، زبان کا پھول جانا، ذائقہ کا جاتے رہنا، کوا کا پھولنا۔ پھیپھڑوں کی علامات: پھیپھڑوں کا استرخا، سینہ کی گھٹن۔ جلن دار کھانسی، میٹھی بلغم کا آنا۔ دل کی علامات: ضعف قلب بلغمی، عضلات جسم و قلب کا پھولنا۔ پستان کی علامات: عظم پستان، دودھ کی کثرت۔ معدہ اور آنتوں کی علامات: بھوک کا بند ہونا، سنگرہنی، بند ہیضہ، مروڑ کے ساتھ دست۔ جگر و طحال کی علامات: ضعف جگر، عظم طحال۔ گردہ و مثانہ کی علامات: ذیابیطس، رات کو بستر پر پیشاب کر دینا، ضعف گردہ۔ عضو تناسل کی علامات: استرخا قضیب، جریان منی۔ جوڑوں کی علامات: وجع المفاصل بلغمی، عرق النسا دائیں طرف۔ رحم کی علامات: سیلان الرحم، اختناق الرحم۔ رحم کا باہر نکل آنا، بندش خون حیض۔ بخار: خسرہ، تورکی، جدری۔ قارورہ: پیشاب کا رنگ سفید زردی مائل۔ نبض: انتہائی گہرائی اور دباؤ دینے سے محسوس ہوتی ہے۔ جسمی طور پر موٹی اور سست۔ تشخیصی علامات: ظاہر جسم پھولا ہوا۔ جسم چربیلا، بار بار پیشاب کی حاجت، پیشاب میں شکر آنا۔ علاج: اعصابی غدی تحریک کا علاج اعصابی عضلاتی ہے، حاد صورتوں میں عضلاتی ادویات دی جاسکتی ہیں، ضرورت کے مطابق شدید ملین مسہل، اکسیر و تریاق دے سکتے ہیں۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner

قانون مفرد اعضاء میں

چھ تحریکات کے افعال واثرات

قانون مفرد اعضاء کے تحت تشخیص مرض کرتے وقت چونکہ تحریک تلاش کی جاتی ہے اور یہ کل چھ تحریکیں ہیں ہمارے طالب علم کو ہر تحریک کے مکمل افعال واثرات کا علم ہونا ضروری ہے تاکہ جب بھی وہ کسی مریض کی کوئی تحریک تلاش کرلے تو فوراً اس تحریک کی پوری معلومات اس کے ذہن میں ہوں یہاں ہر تحریک کے مختصر افعال و اثرات بیان کرتا ہوں۔

اعصابی غدی تحریک کے افعال واثرات

یہ دماغ واعصاب کی مشینی تحریک ہے اس میں بلغم اور رطوبت غریزی کی کثرت سے خون کا درجہ حرارت کم ہوکر بلڈ پریشر لو ہوجاتا ہے دراصل بلڈ پریشر لو ہونے کی بڑی وجہ عضلات کا سکون ہے اسی سکون قلب سے دل کی رفتار بھی کم ہوکر نبض نیچے دب جاتی ہے چونکہ کیمیائی تحریک ہے اس لئے بلغمی رطوبات جسم وخون میں جمع ہوکر موٹاپا ہوجاتا ہے چونکہ اس میں رطوبات ہی گوشت میں جمع ہوکر موٹاپا ہوتا ہے لہٰذا ایسے موٹاپے میں مبتلا شخص کا جسم روئی کی طرح نرم ہوتا ہے موٹاپا تو ہوتا ہے لیکن طاقت بالکل نہیں ہوتی۔

اعصابی عضلاتی تحریک کے افعال واثرات

یہ دماغ واعصاب کی مشینی تحریک ہے اعصابی غدی تحریک کے دوران دل و

عضلات کی تسکین ختم ہوکر تقویت میں بدل جاتی ہے اس میں اعصابی غدی تحریک کے دوران جمع شدہ بلغمی رطوبات کا اخراج شروع ہوجاتا ہے نبض میں اعصابی غدی کی نسبت تیزی آجاتی ہے اسی لئے قلب وعضلات میں تقویت آنی شروع ہوجاتی ہے

عضلاتی اعصابی تحریک کے افعال واثرات

یہ قلب وعضلات کی کیمیائی تحریک ہے افعال واثرات میں محرک قلب محلل اعصاب اور مسکن غدد ہے اسی مسکن غدد کی صفت کی وجہ سے جگر میں سکون کر کے صفراء کی پیدائش بند کرتی ہے جس کے نتیجے میں یرقان کا علاج ہوتا ہے لیکن قانون مفرد اعضاء کے تحت یہ علاج فطری اور سائنٹیفک نہیں ہے بلکہ یہ طب قدیم کا طریقہ علاج ہے کہ گرمی کے خاتمہ کے لئے انتہائی سرد دوا دی جائے جبکہ قانون مفرد اعضاء کے تحت گرمی کے خاتمہ کے لئے گرم تر دوا دی جاتی ہے

اس تحریک کی ایک اور بڑی صفت یہ ہے کہ یہ خون میں گاڑھاپن پیدا کرتی ہے لہٰذا جب خون کا قوام انتہائی پتلا ہوجائے تو اس میں فائبرین کم ہوجاتی ہے نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ خون کا اگر اخراج شروع ہوجائے تو بند ہونے کا نام نہیں لیتا

ایسے موقع پر ایسی دوا کی ضرورت ہوتی ہے جو خون میں گاڑھا پن پیدا کرے یہ کام عضلاتی اعصابی دواؤں سے بخوبی لیا جاتا ہے لیکن ان دواؤں کے استعمال میں یہ احتیاط کی جاتی ہے کہ یہ دوائیں لمبا عرصہ استعمال نہیں کرائی جاتیں کیونکہ ان کے فوراً استعمال سے اخراج خون تو بند ہوجاتا ہے لیکن مسلسل استعمال سے خشکی بڑھ کر خون کا اخراج شروع ہوجاتا ہے لہٰذا مستقل علاج کے لئے اعصابی غدی

Scanned with CamScanner

غذائیں دوائیں ہی مستقل اخراج خون کو روکتی ہیں اسی تحریک میں فاضل سودا خون میں جمع ہو کر کالا یرقان ہوتا ہے

عضلاتی غدی تحریک کے افعال واثرات

یہ قلب و عضلات کی مشینی تحریک ہے افعال واثرات میں محرک قلب محلل اعصاب اور مقوی جگر ہے یہ تحریک پیدا ہوتے ہی جگر کے سکون کو تقویت میں بدل دیتی ہے خون میں مشینی طور پر خشکی گرمی کی زیادتی سے خون کا قوام پتلا ہو کر کسی جگہ زخم ہو کر خون کا اخراج شروع ہو جاتا ہے

فاضل سودا جو عضلاتی اعصابی تحریک میں جمع ہوتا ہے اس کا اخراج ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں کالا یرقان ختم ہو جاتا ہے

غدی عضلاتی تحریک کے افعال واثرات

یہ جگر و غدد کی کیمیائی تحریک ہے افعال واثرات میں محرک جگر محلل عضلات اور مسکن دماغ ہے جسم وخون میں کیمیائی طور پر صفراء کا اجتماع ہوتا ہے جس کے نتیجے میں جسم وآنکھوں کا رنگ پیلا ہو جاتا ہے شدید صورتوں میں یرقان ہو جاتا ہے صفراء کے اجتماع سے خون گرم ہو کر خون کا درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے جیسے ہی خون کا درجہ حرارت بڑھتا ہے تو بلڈ پریشر ہائی ہو جاتا ہے اس خون کے درجہ حرارت کے بڑھنے کا ایک اور نقصان یہ ہوتا ہے کہ خون جلد کی بیرونی پرت میں زیادہ جمع ہو جاتا ہے جس سے جلد سرخ اور گرم ہو جاتی ہے شدید صورت میں دھپڑ بن جاتے ہیں جسے الرجی کا نام دیا جاتا ہے

غدی اعصابی تحریک کے افعال واثرات

جگر و غدد کی مشینی تحریک ہے افعال واثرات میں محرک جگر محلل قلب اور مقوی دماغ ہے یہ تحریک پیدا ہوتے ہیں دماغ کا سکون تقویت میں بدل جاتا ہے فاضل صفراء خارج ہونا شروع ہو جاتا ہے جس کے نتیجے میں خون سے حرارت کم ہو کر درجہ حرارت بھی کم ہو جاتا ہے اس تحریک میں غیر طبعی ریاح خون پیدا ہوتے ہیں جس سے معدہ امعاء کی خرابی اور تبخیر جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں یہاں ایک بات اور یاد رکھیں کہ اس تحریک میں بھی بلڈ پریشر ہائی ہو جایا کرتا ہے جس کا سبب غیر طبعی ریاح کا پیدا ہونا ہے ایسے مریض کے پیٹ میں ریاح تبخیر کی کثرت ہوتی ہے تو بلڈ پریشر بھی بڑھ جاتا ہے جونہی کسی غذا دوا سے ریاح خارج ہوتے ہیں بلڈ پریشر بھی نارمل ہو جاتا ہے۔

مندرجہ بالا ہر تحریک کے افعال واثرات آپ نے پڑھ لئے اب ہم ان افعال واثرات کو مریض میں پیدا کرنا چاہیں تو اس تحریک کی غذا دوا سے پیدا کر سکتے ہیں اور اپنے مطلوبہ مقاصد پورے کر سکتے ہیں۔ حکیم ملک خیر دین ڈوگر صاحب اس معاملے میں بہت مہارت رکھتے تھے انہوں نے اپنے جسم پر عضلاتی دوائیں کھا کر رسولیاں پیدا کر کے دیکھیں مقصد یہ تھا کہ ہم کہتے ہیں کہ عضلاتی تحریک میں رسولیاں بنتی ہیں اور غدی تحریک میں ٹھیک ہوتی ہیں تو جس مریض کے رسولیاں نہیں ہیں اسے عضلاتی دوا کھلائیں تو دیکھتے ہیں کہ بنتی ہیں یا نہیں لہٰذا انہوں نے خود اپنے جسم پر تجربہ کیا تو رسولیاں پیدا ہو گئیں اور پھر غدی دوا کھا کر انہیں ختم کیا ان کے اس کام کی وجہ

Scanned with CamScanner

سے انہیں حکیم التجربات کا لقب ملا تھا

تحریکات تلاش کر لینے کے بعد جو نتیجہ نکلے اس سے تینوں حیاتی اعضاء میں سے کسی ایک عضو میں خرابی کا پتہ چل جائے گا یہ خرابیاں مختلف قسم کی ہوتی ہیں یہاں میں تینوں حیاتی اعضاء میں ممکنہ خرابیاں بیان کرتا ہوں تا کہ معلوم ہو جائے کہ کسی بھی عضو میں بڑی بڑی کیا خرابیاں پیدا ہو سکتی ہیں۔

دماغ و اعصاب کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں

قانون مفرد اعضاء کے تحت دماغ و اعصاب میں تین قسم کی ممکنہ خرابیاں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی ہو جائے۔

۲۔ دماغ و اعصاب کے افعال میں تسکین ہو جائے۔

۳۔ دماغ و اعصاب کے افعال میں تحلیل ہو جائے۔

دماغ و اعصاب کے افعال میں تیزی کا مطلب

دماغ و اعصاب کے فعل میں تیزی کا مطلب یہ ہے کہ دوران خون دماغ و اعصاب کی طرف زیادہ ہو گیا ہے جس سے دماغ و اعصاب کے افعال اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبات کی کثرت ہو جاتی ہے کثرت بول، کثرت پسینہ، زکام بلغمی کھانسی، دست قے، ضعف جگر و تسکین قلب کی علامات و تکالیف ہو جاتی ہے۔

ان علامات و خرابیوں کا علاج یہ ہے کہ دوران خون قلب کی طرف روانہ کر دیا جائے جس سے ایک طرف تسکین قلب ختم ہو جائے گی دوسری طرف رطوبات کی کثرت سے ہونے والی تمام تکالیف ہو جائیں گی۔

دماغ و اعصاب میں تسکین کا مطلب

جب جگر اور گردوں کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ دماغ و اعصاب میں دوران خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے مریض کا ذہنی طور پر دماغ و اعصاب میں کمزوری سستی اور تسکین ہو جاتی ہے۔ مریض ذہنی طور پر نسیان میں مبتلا ہو جاتا ہے عقل و شعور میں کمی آ جاتی ہے چونکہ تسکین کی وجہ سے دماغ و اعصاب پوری طرح قلب کو احکامات برائے حرکت دے نہیں سکتے اس لئے جسم سست کاہل، بوجھل رہنے لگتا ہے بعض دفعہ دائیں طرف فالج ہو جاتا ہے رطوبات کی کمی ہو جاتی ہے۔

ان تکالیف و علامات کا علاج یہ ہے کہ دوران خون دماغ و اعصاب کی طرف بڑھا دیا جائے جس سے تمام تکالیف غائب ہو جائیں گی۔

دماغ و اعصاب میں تحلیل کا مطلب

دماغ و اعصاب سے جب دوران خون قلب میں زیادہ ہو جاتا ہے تو دل میں تیزی آ جاتی ہے لیکن دماغ میں ضعف اور کمزوری کا غلبہ ہو جاتا ہے رطوبات کی پیدائش تقریباً رک جاتی ہے پڑی ہوئی رطوبات خشک ہو جاتی ہیں جس سے نزلہ زکام

Scanned with CamScanner

کثرت بول و پسینہ کھانسی قے ، دست وغیرہ سب غائب ہوجاتے ہیں اور مریض تندرست ہوجاتا ہے۔

قلب وعضلات کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں

قانون مفرد اعضاء کے تحت دماغ واعصاب میں تین قسم کی ممکنہ خرابیاں ہوسکتی ہیں۔

۱۔قلب وعضلات کے افعال میں تیزی ہوجائے۔

۲۔قلب وعضلات کے افعال میں تسکین ہوجائے۔

۳۔قلب وعضلات کے افعال میں تحلیل ہوجائے۔

قلب وعضلات کے افعال میں تیزی کا مطلب

قلب وعضلات کے فعل میں تیزی کا مطلب یہ ہے کہ دوران خون قلب و عضلات کی طرف زیادہ ہوگیا ہے جس سے قلب وعضلات کے افعال اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ رطوبات کی کمی ہوجاتی ہے قلت بول، پسینہ بند، زکام بند، خشک کھانسی، قبض ریاح کی بندش خارش پھوڑے پھنسی اکثر جلدی امراض اور حرارت وصفرا کی کمی کی علامات وتکالیف ہوجاتی ہے۔یہی وہ مقام ہے یا اسی تحریک میں خشکی کی زیادتی ہے شریانی بندش ہوکر ہارٹ اٹیک ہوجاتا ہے کینسر اور رسولیاں اور تمام امراض خبیثہ اسی تحریک میں ہوتے ہیں

ان علامات وخرابیوں کا علاج یہ ہے کہ دوران خون جگر وغدد کی طرف روانہ

کر دیا جائے جس سے ایک طرف تسکین جگر ختم ہوجائے گی دوسری طرف خشکی کی کثرت سے ہونے والی تمام تکالیف ہوجائیں گی۔

قلب وعضلات میں تسکین کا مطلب

جب دماغ واعصاب کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ قلب وعضلات میں دوران خون کی انتہائی کمی ہوجاتی ہے مریض اپنے جسم کے عضلات یعنی گوشت میں کمزوری اور درد اور سستی محسوس کرتا ہے۔ پیشاب سفید رنگ میں اور مقدار میں زیادہ بار بار آتا ہے۔یہی وہ مقام ہے کہ مریض کو کثرت بول اور شدت پیاس کی بنا پر اعصابی شوگر ہوجاتی ہے مریض ہر وقت تھکا تھکا رہتا ہے ٹانگیں گھٹوانے کا عادی ہوجاتا ہے ایسے مریض کے خون میں قلب وعضلات کی غذا کم ہوتی ہے اس لئے اس کا دل کمزور ہوکر غیر یقینی کیفیت طاری رہتی ہے ایک ہی بات بار بار کرتا ہے۔معدہ کا تعلق چونکہ خصوصیت سے عضلات کے ساتھ ہے اس لئے معدہ قلب وعضلات کی تسکین کی وجہ سے اکثر خراب رہتا ہے گیس تبخیر عام ہوتی ہے بڑے بڑے ڈکار آتے ہیں۔

ان تکالیف وعلامات کا علاج یہ ہے کہ دوران خون دماغ واعصاب کی طرف بڑھا دیا جائے جس سے تمام تکالیف غائب ہوجائیں گی۔

قلب وعضلات میں تحلیل کا مطلب

جب غدی تحریک ہوتی ہے تو دوران خون جگر وغدد سے دماغ واعصاب کی

Scanned with CamScanner

طرف جانا شروع ہو جاتا ہے تو اس وقت جگر و غدد میں تو تیزی آ جاتی ہے لیکن قلب و عضلات میں تحلیل واقع ہو جاتی ہے۔ تحلیل عضلات کی وجہ سے مریض کا گوشت ڈھیلا ہو جاتا ہے یعنی عضلات کی سختی ختم ہو جاتی ہے۔ مریض بظاہر موٹا تازہ اور صحت مند نظر آتا ہے لیکن اندر سے طاقت بالکل نہیں ہوتی۔ قلب و عضلات میں تحلیل سے ہی مریض مالیخولیا کی مرض کا شکار ہو جاتا ہے مسجد میں جو لوگ گھنٹوں وضو کرتے رہتے ہیں وہ قلب و عضلات تحلیل کے ہی ہوتے ہیں۔ چونکہ حرارت کی کمی ہوتی ہے اس لئے ہر وقت بخار کی کیفیت رہتی ہے بلکہ جسم پر ہاتھ لگانے سے بخار کی طرح گرم محسوس ہوتا ہے۔

جگر و غدد کے افعال میں خرابی کی ممکنہ صورتیں

قانون مفرد اعضاء کے تحت دماغ و اعصاب میں تین قسم کی ممکنہ خرابیاں ہو سکتی ہیں۔

۱۔ جگر و غدد کے افعال میں تیزی ہو جائے۔
۲۔ جگر و غدد کے افعال میں تسکین ہو جائے۔
۳۔ جگر و غدد کے افعال میں تحلیل ہو جائے۔

جگر و غدد کے افعال میں تیزی کا مطلب

جگر و غدد کے فعل میں تیزی کا مطلب یہ ہے کہ دوران خون جگر و غدد کی طرف زیادہ ہو گیا ہے جس سے جگر و غدد کے افعال اعتدال سے تجاوز کر جاتے ہیں

نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ حرارت کی زیادتی ہو جاتی ہے پیشاب زرد آنکھیں زرد، بلڈ پریشر ہائی سر گرم پاؤں ٹھنڈے، غدی دورے غدی دم کشی اور تسکین اعصاب کی علامات و تکالیف ہو جاتی ہے۔

ان علامات و خرابیوں کا علاج یہ ہے کہ دوران خون دماغ و اعصاب کی طرف روانہ کر دیا جائے جس سے ایک طرف تسکین اعصاب ختم ہو جائے گی دوسری طرف حرارت کی زیادتی سے ہونے والی تمام تکالیف ہو جائیں گی۔

جگر و غدد میں تسکین کا مطلب

جب قلب و عضلات کی طرف دوران خون بڑھ جاتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ جگر و غدد میں دوران خون کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے حرارت کی کمی سے مریض کے جسم میں سستی و نڈھالی ہو جاتی ہے۔ مریض خشکی کی علامات میں مبتلا ہو جاتا ہے چونکہ تسکین کی وجہ سے جگر و غدد پوری طرح اخراج و انجذاب کا کام انجام نہیں دے سکتے اس لئے فاضل مادوں کے جسم و خون میں رکنے سے جلدی امراض پیدا ہو جائے ہیں جسم میں رسولیاں اور ٹیومر اسی تحریک میں ہوتا ہے۔

ان تکالیف و علامات کا علاج یہ ہے کہ دوران خون جگر و غدد کی طرف بڑھا دیا جائے جس سے تمام تکالیف غائب ہو جائیں گی۔

جگر و غدد میں تحلیل کا مطلب

اعصابی تحریک میں جب دوران خون دماغ و اعصاب میں زیادہ ہو جاتا

Scanned with CamScanner

ہے تو اس وقت جگر و غدد میں تحلیل ہو جاتی ہے جسم میں رطوبات زیادہ ہو جاتی ہیں لہٰذا کثرت اخراج بول ہے ، ہیضہ دست اور کثر پسینہ، جیسی علامات پیدا ہو جاتی ہیں حرارت کی زیادتی کی تمام علامات غائب ہو جاتی ہیں ہیپاٹائیٹس اور یرقان وغیرہ ہو تو ختم ہو جاتا ہے۔

تحلیل کا نقصان زیادہ یا تحلیل کا زیادہ

اوپر تینوں حیاتی اعضاء میں تحریک تحلیل اور تسکین کے عمل کو الگ الگ واضح کر کے پیش کیا گیا ہے اس سے تینوں حیاتی اعضاء میں تحلیل تحریک اور تسکین کی صورتیں واضح ہو گئی ہیں لیکن یہاں ایک سوال پیدا ہوتا ہے کہ جب کسی عضو میں تحریک ہوتی ہے تو اس کے نتیجے میں اس سے اگلے عضو میں تسکین اور اس سے پیچھے والے عضو میں تسکین ہوتی ہے

سوال یہ ہے کہ یہ تحلیل اور تسکین کی حالت برابر ہوتی ہے یا کم و بیش ہو تی ہے مثلاً برابر ہونے کا مطلب ہے کہ مثلاً اگر غدی تحریک ہو تو اس وقت دماغ و اعصاب میں تسکین ہو گی اور قلب و عضلات میں تحلیل ہو گی۔ اگر دماغ کی تسکین 50 فیصد ہو اور قلب کی تحلیل بھی 50 فیصد ہو تو اسے ہم کہیں گے کہ جتنی تحلیل ہوئی اتنی ہی تسکین ہوئی ہے یعنی برابر ہوئی ہے یا ایسا بھی ممکن ہے کہ کسی دوسرے مریض میں دماغ کی تسکین 25 فیصد ہو اور قلب کی تحلیل 75 فیصد ہو۔

جواب

اس سوال کا جواب یہ ہے کہ ہر مریض میں جہاں تحریک ہوتی ہے اس کے نتیجے میں دوسرے اعضاء میں تحلیل اور تسکین کی صورتیں مختلف ہوتی ہیں برابر نہیں ہوتیں مثلاً ایک مریض جو غدی تحریک کا ہے اسے غدی تحریک سے دورے پڑتے ہیں تو اس وقت اس کے اعصاب میں تسکین 80 فیصد ہے اور قلب میں تحلیل برائے نام 20 فیصد ہے چونکہ اعصاب کی تسکین زیادہ ہے لہٰذا تسکین اعصاب کی وجہ سے اعصاب کام چھوڑتے ہیں تو فوراً مریض گر جاتا ہے جسے دورہ کہتے ہیں ہم قانون مفرد اعضاء میں اسے غدی دورہ کہتے ہیں۔

اس کے برعکس ایک اور مریض بھی غدی تحریک کا ہے اس میں اعصاب کی تسکین بہت کم ہے لیکن عضلات کی تحلیل 80 فیصد ہے علامات میں سب عضلات کی تحلیل کی علامات ہونگی گوشت کی سختی ختم ہو کر تحلیل ہو جائے گا مریض ہڈیوں کا ڈھانچہ نظر آئے گا معدہ خراب ہونے کی علامات سب سے زیادہ ہونگی پاخانے بار بار پتلے ہونگے حرارت کا اخراج زیادہ ہو کر جسم ٹھنڈا رہنے لگے گا اور شدت کی صورت میں اکثر بخار ہو گا ایسے ہی مریض کے پیٹ پر گرم ٹکور کرائی جاتی ہے۔

اس کے علاوہ اس کی اور بہت سی مثالیں ہیں مثلاً

1- غدی شوگر کے مریض بھی روز بروز کمزور ہوتے جاتے ہیں ان میں بھی تحلیل عضلات کا عمل زیادہ ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ غدی تحریک کے باوجود عضلاتی

Scanned with CamScanner

دوا انہیں فائدہ کرتی ہے جس کی وجہ یہی ہوتی ہے کہ عضلاتی دوا سے عضلات کو تقویت ملتی ہے۔ اور مریض فائدہ محسوس کرتا ہے

-2 اسی طرح ورم اور سوجن میں جب غدی تحریک ہوتی ہے تو اس وقت عضلات میں تحلیل نہیں ہوتی بلکہ عضلات میں تو صفراوی رطوبات جمع ہو کر انہیں پھلا دیتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ ان میں دبانے سے گڑھا پڑتا ہے اس وقت اعصابی تسکین شدید ہوتی ہے یہی وجہ ہے اعصابی دوا دینے سے ورم اتر جاتا ہے

-3 اسی طرح خارش کے مریض میں جب عضلاتی تحریک ہوتی ہے تو غدی تسکین اور اعصابی تحلیل ہوتی ہے چونکہ اس وقت جلد پر پسینہ کے غدد کے منہ خشکی اور عضلاتی تحریک سے بند ہو چکے ہیں دوسری طرف حرارت کی کمی انہیں کھولنے نہیں دیتی اس لئے اس وقت غدی تسکین زیادہ ہوتی ہے لہٰذا غدی دوا سے خارش ٹھیک ہو جاتی ہے

-4 اسی طرح جب پیشاب میں خون آنے لگتا ہے تو اس وقت بھی عضلاتی تحریک ہوتی ہے اس وقت بھی غدی تسکین اور اعصابی تحلیل ہوتی ہے اس وقت چونکہ اعصابی تحلیل زیادہ ہونے کی بنا پر رطوبات کا اعتدال بگڑتا ہے یہی وجہ ہے اعصابی دوا دینے سے فوراً خونی بول ختم ہو جاتا ہے ایسی صورت میں غدی دوا سے فوری فائدہ نہیں ہوتا۔

-5 اسی طرح اعصابی تحریک میں جب بچے مٹی کھانے لگتے ہیں تو اس

وقت عضلاتی تسکین یا عضلاتی مادہ ان کے خون میں کم ہو چکا ہوتا ہے جسے مٹی کھا کر وہ پورا کرتا ہے اس کا علاج عضلاتی غذا دوا سے کیا جاتا ہے۔

اتنی لمبی بات کرنے کا مقصد یہ ہے کہ تشخیص مرض میں جب تحرک تلاش ہو جائے تو علاج تجویز کرتے وقت تحلیل اور تسکین کی کمی بیشی کا خیال ضرور رکھیں گے تا کہ فوری اور مستقل شفا کی صورت پیدا ہو سکے۔

☆☆☆

Scanned with CamScanner

تجویز علاج ادویہ واغذیہ

تشخیص مرض کے بعد جونہی تجویز علاج کا وقت آتا ہے تو فوراً ذہن میں یہ خیال آتا ہے کہ اب سے کونسی دوا دی جائے حالانکہ ایسا نہیں ہونا چاہیئے استاد محترم صابر ملتانیؒ نے فرمایا کہ تجویز علاج کا مطلب دوا ہرگز نہیں بلکہ علاج تو غذائی بھی تجویز ہو سکتا ہے اور کھانے کی بجائے صرف ٹکور مالش یا نطول اور دیگر بیرونی علاج بھی ہو سکتے ہیں لیکن مریض کو جب تک دوا کی شکل میں کچھ نہ ملے اس وقت تک اسے تسلی نہیں ہوتی اور نہ ہی وہ مطمعن ہوتا ہے اس لئے انہوں نے دواؤں کے شوقین حضرات کے لئے اپنا ایک فارما کوپیا ترتیب دیا جس میں تھوڑی سی دواؤں سے سر سے پاؤں تک امراض وعلامات کا علاج کر کے دکھایا اسی فارما کوپیا کی آسان تشریح پر مبنی میں نے ایک کتاب **تشریح فارما کوپیا** کے نام سے تحریر کی ہے جس میں فارما کوپیا کے نسخہ جات کی آسان تشریح وتوضیح بیان کی گئی ہے۔

قانون مفرد اعضاء میں چونکہ ادویات کو تین حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے جنہیں اعصابی ادویات غدی ادویات اور عضلاتی ادویات کا نام دیا گیا ہے۔ان ادویات پر بھی ہم نے خواص الاشیاء کے نام سے اعصابی مفردات پر مشتمل ایک کتاب غدی مفردات پر ایک کتاب اور عضلاتی مفردات پر ایک الگ کتاب

شائع کی ہے ان تینوں کتابوں میں اعصابی غدی اور عضلاتی ادویات کی قانون مفرد اعضاء کے تحت تشریح وتوضیح اور خواص وفوائد بیان کئے گئے ہیں ان تینوں مزاج کی ادویات میں سے کسی بھی دوا کو جب کھلایا جاتا ہے تو انسانی جسم میں جانے کے بعد جونہی وہ خون میں پہنچتی ہے تو خون میں اپنا اثر ظاہر کرتی ہے جسے اس دوا کے خون پر اثرات کہا جاتا ہے یہاں تجویز علاج ادویہ بیان کرنے سے پہلے خون پر عضلاتی ادویہ کے اثرات اور اسی طرح خون پر غدی اور اعصابی ادویات کے اثرات بیان کرتا ہوں تاکہ تجویز علاج ادویہ کو سمجھنا اور زیادہ آسان ہو جائے۔

خون پر ادویات کے اثرات

اعصابی ادویہ کے خون پر اثرات اعصابی ادویہ چونکہ تری کی حامل ہوتی ہیں اس لئے جب اعصابی ادویہ کھلائی جاتی ہیں تو خون میں رطوبت غریزی بڑھ جاتی ہیں خون کا قوام پتلا ہو جاتا ہے چونکہ خون میں ابتدائی طور پر کھاری اثر زیادہ ہو جاتا ہے اس لئے خون میں جمنے کی صلاحیت کم ہوتی ہے۔ اخراج خون بھی نہیں ہوتا۔ یہ تمام صفات کیلشیم میں بھی پائی جاتی ہیں اس کے علاوہ آک کا دودھ سونف۔ زیرہ سفید۔ قلمی شورہ جوکھار۔ صندل کہربا شمعی وغیرہ ادویہ خون کے قوام کو پتلا کرنے میں مدد دیتے ہیں۔ جب بھی اخراج خون روکنا ہو تو اس قسم کی ادویہ کھلا کر خون بند کیا جاسکتا ہے۔

Scanned with CamScanner

خون پر عضلاتی ادویہ کے اثرات

چونکہ عضلاتی ادویہ مولد سودا خشک سرد سے خشک گرم اور سرد مزاج کی حامل ہوتی ہیں۔ اس لئے ان کے استعمال سے ترشی وسودا کی زیادتی ہوجاتی ہے۔ان ادویہ کے استعمال سے خون کا قوام گاڑھا ہوجاتا ہے اور یہی وہ ادویہ ہیں۔جن کے استعمال سے لیفین یا انجماد کا مادہ پیدا ہوتا ہے عادتی جریان خون غدی تحریک اور صفرا کی کثرت کی وجہ سے پتلا ہوگیا ہو یا کسی حصہ جسم سے ایک دفعہ نکلنا شروع ہوجائے تو پھر بند ہونے کا نام نہ لیتا تو یہی ادویہ لیفین پیدا کر کے خون کا اخراج بند کرسکتی ہیں۔ ان ادویہ میں پھٹکڑی۔گیرو۔دم الاخوائین۔کونین وغیرہ شامل ہیں۔

یاد رکھیں

عضلاتی اعصابی ادویہ خون کا قوام گاڑھا کر کے اخراج خون کو روکتی ہیں۔ جبکہ عضلاتی غدی ادویہ خون کے قوام میں پتلا پن پیدا کر کے اور خون میں خشکی گرمی بڑھا کر اخراج کی صفت پیدا کردیتی ہیں۔

یہی وجہ ہے کہ ایسی ادویہ کے استعمال سے اکثر خونی قے خونی دست۔ بلغم میں خون آنا۔ حیض کی کثرت استحاضہ اور جریان خون کی علامات پیدا ہوجایا کرتی ہیں ان ادویہ میں لیفین یا فبرین کے خارج از بدن کرنے کی صفت بدرجہ اتم پائی جاتی ہے۔ان میں پپیتہ۔ جوہر علق یعنی جونک کے سر کا عصارہ اسی طرح لونگ دارچینی۔کچلہ۔افسنتین۔مصبر۔مرکی وغیرہ خون جمنے نہیں دیتے

خون پر غدی ادویات کے اثرات

غدی ادویہ محرک جگر وغدود اور مولد صفرا ادویہ ہیں جو خون میں لیفین اور فائبرین کو کم کردیتی ہیں جس سے خون میں پتلا پن پیدا ہوجاتا ہے انجماد خون کی صفت کم ہوجاتی ہے لہٰذا اگر کسی وجہ سے زخم ہوجائے تو خون کا اخراج جلد بند نہیں ہوتا۔

یاد رکھیں غدی ادویہ کے استعمال سے خون میں سوڈیم کلورائیڈ یا سوڈیم سائبریٹ یعنی نمکیات کی زیادتی ہوجاتی ہے جس سے خون منجمد نہیں ہوتا۔لیکن اگر کیلشیم اوگزلیٹ یا کیلشیم لیکٹیٹ وغیرہ مریض کو کھلا دیئے جائیں یا ان کی پچکاری کی جائے تو نمک نیوٹرل ہوجاتا ہے جس سے پھر انجماد خون ہونے لگتا ہے۔

سائنسی اصطلاح میں نمک (سوڈیم کلورائیڈ) میں اگر الکلی ملا دی جائے تو نمک بے اثر یا ختم ہوجاتا ہے۔

غدی ادویہ میں اجوائن دیسی۔ جمالگوٹہ۔ باچی۔رائی۔سنڈھ۔مرچ سیاہ وغیرہ شامل ہیں۔ان کے اثرات اعصابی مزاج کی ادویہ سے ختم کئے جاسکتے ہیں۔

خون پر ادویہ کے اثرات ذہن نشین کر لینے کے بعد انٹی بائیوٹک' انٹی الرجک' انٹی پین ادویات کے متعلق جاننا ضروری ہے تاکہ ہمیں اپنی دیسی ادویات میں انٹی بائیوٹک' انٹی الرجک' انٹی پین ادویات سے مریض کو فوری علاج مہیا کرسکیں

Scanned with CamScanner

 ادویات

خون پر عضلاتی ادو... ...ٹی بائیوٹک

بائیوٹک ادویات سے مراد جراثیم
خشک سرد سے خشک گرم ... ...ثیم کو مارتی ہیں قانون مفرد اعضاء کے تحت
استعمال سے ترشی و سودا ... ...ت کے ایک خاص تناسب سے ملنے کے بعد ہونے
قوام گاڑھا ہو جاتا ... ...پیدا ہوتے ہیں قانون مفرد اعضاء کے تحت ان جراثیموں
مادہ پیدا ہوتا ہے ... ...ادویات دینے سے پہلے ضروری ہے کہ یہ معلوم کر لیا جائے
ہو گیا ہو یا کسی ... ...ثیم مارنا چاہتے ہیں وہ کس قسم کی غذا سے نشوونما پا رہے ہیں یا ان کا
لیتا تو یہی ا... جب ہمیں یہ پتہ چل گیا تو ان کی غذا بند کر کے انہیں اپنی موت
پھٹکڑی ... ...دیا جاتا ہے اسی کے متعلق استاد صابر ملتانیؒ نے فرمایا" کہ جراثیموں کو
یاد رکھ... ...لئے ان کے پیچھے بندوقیں اٹھا کر دوڑنے کی بجائے جس مادے کے
...نے کے ...سے وہ پیدا ہوئے ہیں وہ مادہ مریض کو کھلانا بند کر دیا جائے لہٰذا وہ
...متعفن ہونے ... جراثیم غذا کی کمی خود اپنی موت آپ مر جائیں گے"
مختصر طور پر ہم انٹی بائیوٹک ادویات کو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی
ادویات کو کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس مزاج میں رطوبات کا نام ونشان نہیں ہوتا اور
رطوبات کے بغیر خمیر اور خمیر کے بغیر جراثیم نہیں بنا کرتے ہم اپنی دواؤں میں سے
حب معوی خاص اور حب اکسیر جدید کو انٹی بائیوٹک دوا کہتے ہیں اسی لئے اسے
کینسر کا نام بھی دیا ہے کیونکہ کینسر زدہ خلیات یا جراثیموں کو نیست ونابود کرنے

کے لئے یہ سرتاج دوا ہے۔

انٹی الرجک انٹی الرجک ادویات سے مراد ایسی ادویات جو الرجی کو وقتی طور پر روکتی ہیں اس کے لئے کوئی دوا مخصوص نہیں جس کا نام لیا جا سکے کہ یہ دوا انٹی الرجک ہے بلکہ دوا تجویز کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ کس قسم کی الرجی کا مریض ہے تو اسی کے حساب سے دوا تجویز کرنی ہوگی مثلاً اگر گلے کی خراش اور کھانسی وغیرہ کی الرجی تو تحریک کے مطابق غدی یا عضلاتی کھانسی میں سے جو بھی ہوگی اسی کی دوا دیں گے تو یہی دوا گلے کے لئے انٹی الجرک ہوگی۔

اسی طرح جسم پر سرخ یا سیاہ دانے بننے کی صورت میں ہونے والی الرجی کو جلدی الرجی یا خارش وغیرہ کی الرجی کہا جاتا ہے اس کے علاج کے لئے بھی پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ اگر یہ الرجی سردی کی شدت سے ہو رہی ہے تو یہ رات کو زیادہ اور دن کو کم ہوگی اور ٹھنڈے پانی میں کام کرتے وقت عورتوں کو زیادہ ہوگی ۔اس کے علاج کے لئے غدی عضلاتی ادویات انٹی الرجک ثابت ہونگی اور اگر یہی دانے اور خارش جیسی حالت دن کو دھوپ میں یا گرمی کے وقت زیادہ ہوتی ہے تو اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی ادویات جو خون کے جوش کو ٹھنڈا کرنے والی ہیں انٹی الرجک ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ سرخ دانے غدی تحریک میں اور سیاہ دانے عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوا کرتے ہیں علاوہ ازیں کھانسی اور دم کشی جیسی الرجی کے علاج سے پہلے تحریک کا تعین بہت ضروری ہے ورنہ علاج ناکام

Scanned with CamScanner

انٹی بائیوٹک' انٹی الرجک' انٹی پین ادویات

انٹی بائیوٹک ادویات انٹی بائیوٹک ادویات سے مراد جراثیم کش ادویات یا ایسی ادویات جو جراثیم کو مارتی ہیں قانون مفرد اعضاء کے تحت جراثیم چونکہ حرارت اور رطوبت کے ایک خاص تناسب سے ملنے کے بعد ہونے والے خمیر کے نتیجے میں پیدا ہوتے ہیں قانون مفرد اعضاء کے تحت ان جراثیموں کو مارنے کے لئے ادویات دینے سے پہلے ضروری ہے کہ یہ معلوم کرلیا جائے جن جراثیموں کو ہم مارنا چاہتے ہیں وہ کس قسم کی غذا سے نشوونما پا رہے ہیں یا ان کا مزاج کیا ہے؟ جب ہمیں یہ پتہ چل گیا تو ان کی غذا بند کر کے انہیں اپنی موت آپ مار دیا جاتا ہے اسی کے متعلق استاد صابر ملتانیؒ نے فرمایا'' کہ جراثیموں کو مارنے کے لئے ان کے پیچھے بندوقیں اٹھا کر دوڑنے کی بجائے جس مادے کے متعفن ہونے سے وہ پیدا ہوئے ہیں وہ مادہ مریض کو کھلانا بند کر دیا جائے لہٰذا وہ جراثیم غذا کی کمی خود اپنی موت آپ مر جائیں گے''

مختصر طور پر ہم انٹی بائیوٹک ادویات کو عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی ادویات کو کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس مزاج میں رطوبات کا نام ونشان نہیں ہوتا اور رطوبات کے بغیر خمیر اور خمیر کے بغیر جراثیم نہیں بنا کرتے ہم اپنی دواؤں میں سے حب مقوی خاص اور حب اکسیر جدید کو انٹی بائیوٹک دوا کہتے ہیں اسی لئے اسے حب کینسر کا نام بھی دیا ہے کیونکہ کینسر زدہ خلیات یا جراثیموں کو نیست ونابود کرنے

کے لئے یہ سرتاج دوا ہے۔

انٹی الرجک انٹی الرجک ادویات سے مراد ایسی ادویات جو الرجی کو وقتی طور پر روکتی ہیں اس کے لئے کوئی دوا مخصوص نہیں جس کا نام لیا جاسکے کہ یہ دوا انٹی الرجک ہے بلکہ دوا تجویز کرنے سے پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ کس قسم کی الرجی کا مریض ہے تو اسی کے حساب سے دوا تجویز کرنی ہوگی مثلاً اگر گلے کی خراش اور کھانسی وغیرہ کی الرجی تو تحریک کے مطابق غدی یا عضلاتی کھانسی میں سے جو بھی ہوگی اسی کی دوا دیں گے تو یہی دوا گلے کے لئے انٹی الجرک ہوگی۔

اسی طرح جسم پر سرخ یا سیاہ دانے بننے کی صورت میں ہونے والی الرجی کو جلدی الرجی یا خارش وغیرہ کی الرجی کہا جاتا ہے اس کے علاج کے لئے بھی پہلے یہ دیکھنا ہوگا کہ اگر یہ الرجی سردی کی شدت سے ہو رہی ہے تو یہ رات کو زیادہ اور دن کو کم ہوگی اور ٹھنڈے پانی میں کام کرتے وقت عورتوں کو زیادہ ہوگی ۔اس کے علاج کے لئے غدی عضلاتی ادویات انٹی الرجک ثابت ہونگی اور اگر یہی دانے اور خارش جیسی حالت دن کو دھوپ میں یا گرمی کے وقت زیادہ ہوتی ہے تو اس کے علاج کے لئے اعصابی غدی ادویات جو خون کے جوش کو ٹھنڈا کرنے والی ہیں انٹی الرجک ہیں۔ یہ بھی یاد رکھیں کہ سرخ دانے غدی تحریک میں اور سیاہ دانے عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوا کرتے ہیں علاوہ ازیں کھانسی اور دم کشی جیسی الرجی کے علاج سے پہلے تحریک کا تعین بہت ضروری ہے ورنہ علاج ناکام

Scanned with CamScanner

ہو جائے گا۔

انٹی پین ادویات

انٹی پین ادویات سے مراد درد روکنے والی ادویات ہیں ایسی ادویات جو فوری درد روک کر تڑپتے موئے مریض کو سکون دے دیں ایسی ادویات جہاں تڑپتے ہوئے مریض کو سکون دیتی ہیں وہاں دوسری طرف مرض کو مستقل اور کرانک بھی بنا دیتی ہیں موجودہ دور میں امراض کی روز بروز بڑھتی ہوئی تعداد کے پیچھے سب سے زیادہ کردار انہی درد روکنے والی دواؤں کا ہے کیونکہ ان دواؤں سے درد ہونے کا سبب دور نہیں ہوتا بلکہ اعصاب جو درد کو محسوس کراتے ہیں انہیں سن کر کے یا انہیں سست کر کے درد کا احساس ختم کر دیا جاتا ہے ایسی ادویات زیادہ تر عضلاتی اعصابی ہوتی ہیں اور کچھ دوائیں غدی اعصابی بھی ہوتی ہیں جن کے استعمال سے اعصاب میں دوران خون کم ہو کر یا تحلیل یا تسکین کی صورت پیدا ہو کر درد کا حساس کم یا ختم ہو جاتا ہے لیکن اندر ہی اندر مرض زوروں پر قائم رہتا ہے ایسی ادویات میں افیون' چرس بھنگ اور دیگر نشہ آور دوائیں مشہور ہیں جو سب کی سب عضلاتی اعصابی ہیں ان دواؤں کے کھاتے ہی اعصاب میں تحلیل ہو کر درد کا احساس کم ہو جاتا ہے دوسرے یہ کہ ایسی ادویہ رادع ہوتی ہے یہ وہاں سے خون کو واپس کر دیتی ہیں جو درد روکنے کا سبب بنتی ہیں یہی وجہ ہے کہ ایسی دواؤں کا درد کے مقام پر لیپ کرانے سے فوراً سکون ہو جاتا ہے

قانون مفرد اعضاء کے تحت اصل سرطان بھی عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوا کرتا ہے اور یاد رکھیں کہ کسی بھی علامت کا بگڑتے بگڑتے سرطان تک پہنچ جانا بھی ان نشہ آور سُن کرنے والی دواؤں کی وجہ سے ہی ہوتا ہے مریض وقتی طور مرض کنٹرول کرنے کے لئے یہ دوائیں کھاتا اور اپنا وقت پاس کرتا ہے آخر ایک وقت آتا ہے کہ یہی انٹی پین ادویات سے اسے فائدہ ہونا بند ہو جاتا ہے تو اور دوائیں بدل بدل کر دی جاتی ہیں جب کوئی دوا اثر نہ کرے تو اسے کہا جاتا ہے کہ اسے کینسر ہو گیا ہے جس وجہ سے دوائیں اثر نہیں کرتیں۔ یاد رکھیں یہی درد روکنے والی ادویات اسے سرطان میں تبدیل کر دیتی ہیں کیونکہ ایسی ادویات اکثر عضلاتی اعصابی (خشک سرد) ہوتی ہیں۔ اور عضلاتی تحریک میں ہی کینسر ہوتا ہے

☆☆☆

Scanned with CamScanner

قانون مفرد اعضاء اور

تشخیص و تجویز علاج کا طریقہ

امراض کے علاج میں جہاں تشخیص مرض کو اہمیت حاصل ہے میرے خیال میں اس سے بھی زیادہ اہمیت تجویز علاج کو ہے کیونکہ تشخیص کے بعد فوراً تجویز علاج کا مرحلہ آ جاتا ہے کہ اس مریض کو اس تحریک کی کون کون سی دوائیں دی جائیں جن کے کھاتے ہی فوراً تحریک تبدیل ہو کر آرام کی صورت پیدا ہو جائے۔ بعض اوقات صحیح تشخیص ہونے کے باوجود درست علاج تجویز نہ ہونے کی وجہ سے علاج ناکام ہو جاتا ہے یہاں تشخیص و تجویز علاج کے اصول بالمفرد اعضاء درج کر رہا ہوں۔

تشخیص مرض

ہر طریقہ علاج میں تشخیص کے مختلف طریقے ہیں لیکن قانون مفرد اعضاء کے ذریعے ہونے والی تشخیص کو ہم بالاعضاء تشخیص کہتے ہیں یعنی کسی بھی علامات کا اس کے متعلقہ حیاتی عضو سے تعلق واضح کر کے تشخیص کرنا مثلاً پیٹ درد کے مریض کے درد کا سبب تلاش کرنے کے لئے ہم معدہ کے اعصاب غدد اور عضلات میں سے کسی ایک میں کمی بیشی تلاش کریں گے اگر معدہ کے عضلات میں کمزوری سے درد ثابت ہوا تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ یہ درد تسکین عضلات یا خون میں دل کی غذا کم ہونے یا اعصاب کی غذا زیادہ ہونے سے درد کی علامت پیدا ہوئی ہے اسی طرح اگر آنکھ میں

درد یا نظر میں قبل از وقت کمی ہونی شروع ہو گئی ہے تو آنکھ کا مزاج غدی ہے کیونکہ آنکھ خود ایک غدود ہے اسی لئے اس کا تعلق جگر و غدد سے ہے لہٰذا آنکھ کی ہر علامت جگر کے نظام میں کمزوری یا تیزی سے ہو گی بالاعضاء تشخیص کرتے ہوئے ہم جگر کی تیزی و سستی کو تلاش کر کے جو بھی صورت ہو گی اسی کا علاج کریں گے یہی بالاعضاء تشخیص اور بالاعضاء علاج ہو گا۔

کسی بھی علامت کی بالاعضاء تشخیص کے لئے اس کے مرکزی حیاتی عضو تک پہنچنے کے لئے ہمیں تشریح اعضائے انسان کا علم ہونا بہت ضروری ہے تشریح اعضائے انسان کے مطالعہ سے ہمیں ہر عضو کا مزاج، اس کا جسم انسان میں مقام، اس کے ذمہ ہونے والے کام اور ان کے کام کرنے کا طریقہ کار اور ان کے کاموں میں رکاوٹ اور اس رکاوٹ کو دور کرنے کے متعلق پڑھایا جاتا ہے جب ہمارے طالب علم کو ہر عضو کے متعلق ان تمام باتوں کا علم ہو گا تو وہ ہماری بالاعضاء تشخیص تک بہت آسانی سے پہنچ جائے گا مثلاً

ایک شخص آ کر کہتا ہے کہ مجھے پسینہ زیادہ آتا ہے تو تشریح اعضائے انسان کے تحت پسینہ آنے یا بند ہونے کا تعلق جلد سے ہے اور جلد کا مزاج غدی ہے اور اس کا بالاعضاء تعلق ڈائریکٹ جگر سے ہیں لہٰذا پسینہ زیادہ آنا یا بالکل بند ہونا جگر کے دونوں نظام غدد ناقلہ اور غدد جاذبہ کے تحت ہو گا جلد میں ہی پسینہ روکنے اور خارج کرنے والے غدود ہوتے ہیں۔ جس کے افعال میں کمی بیشی سے ہی پسینہ کم و بیش ہو جاتا ہے

تشخیص کے لئے دیگر ضروری باتیں

Scanned with CamScanner

تشخیص کے لئے مریض کی دیگر علامات مثلاً پیشاب، پاخانہ، پسینہ، بلڈ پریشر، نیند، جسم کا موٹا پتلا ہونا، جسم پر اماس اور جلد کی رنگت وغیرہ کو مدنظر رکھنا پڑے گا۔ یہاں ہر ایک کی مختصر تشریح درج کر رہا ہوں۔

پیشاب

پیشاب کی دن رات کی مقدار رنگ اور وزن نوٹ کیا جائے جو معالج صرف پیشاب کے رنگ کو دیکھ کر تحریک کا تعین کرتے ہیں وہ اکثر غلطی کرتے ہیں کیونکہ پیشاب کا رنگ کسی غذا یا دوا سے عارضی تبدیل ہو جاتا ہے اسی لئے صبح کے پیشاب کو زیادہ ترجیح دی جاتی ہے لیکن اگر رات کو مریض کوئی دوا کھا کر سوئے گا تو اس دوا کے اثرات پیشاب میں ضرور آ جائیں گے لہٰذا پیشاب کے رنگ کے ساتھ اس کی مقدار اور وزن بھی دیکھا جائے گا۔

طب میں ایک تندرست آدمی کو دن رات میں چار سے پانچ بار پیشاب آنا چاہیے اور وزن میں ایک بار 200 سے 250 گرام ہونا چاہیے اس طرح چار پانچ بار میں چوبیس گھنٹے کے دوران ایک کلو سے سوا کلو فضلات کا اخراج براہ پیشاب ہوگا جو بالکل درست ہے یعنی ایک تندرست انسان کے جسم سے پیشاب کے راستے ایک سے سوا کلو فضلات خارج ہوں تو ٹھیک ہے ایسا شخص اعتدال کے قریب تر ہوتا ہے اور اس میں کوئی خاص غیر طبعی علامات نہیں ہوتیں اگر پیشاب کی مقدار اس سے زیادہ یا کم ہوئی تو دونوں صورتیں میں مرض میں داخل ہوں گی۔ قا..ہ کی تشخیص میں دیگر ضروری باتیں

درج ذیل ہیں۔

قارورہ دیکھنے کا طریقہ قارورہ کے امتحان سے پہلے اس چیز کو مدنظر رکھنا ضروری ہے کہ قارورہ صبح کا پہلا ہونا چاہیے اور کوشش کرنی چاہیے کہ قارورہ تمام لایا جائے تب مندرجہ بالا چھ صورتوں کو قارورہ میں تلاش کریں ہر ایک کی حقیقت اہمیت اور ضرورت کی تفصیل درج ذیل ہے۔

رنگت رنگت میں سب سے اہم وہی رنگ ہیں جو فطرت نے اس کائنات میں پیدا کئے ہیں (۱) نیلا (۲) پیلا (۳) سرخ۔ باقی رنگ اس کے ملنے سے پیدا ہوتے ہیں جیسے سبز رنگ نیلے اور پیلے رنگ کے ملنے سے بنتا ہے نارنجی رنگ پیلے اور سرخ رنگ کے ملنے سے بنتا ہے اسی طرح ارغوانی رنگ نیلے اور سرخ رنگ کے ملنے سے بنتا ہے۔

اقسام رنگ

(۱) مفرد رنگ نیلا پیلا سرخ

(۲) مرکب رنگ

سفید سرخی مائل سفید زردی مائل زرد سفیدی مائل زرد سرخی مائل سرخی زردی مائل سرخ سفید مائل

نیلا رنگ نیلے رنگ کو سفید رنگ بھی کہتے ہیں اس کی دو قسمیں ہیں

(۱) سفید زردی مائل (۲) سفید سرخی مائل ایسا پیشاب جس کا رنگ سفید زردی مائل

Scanned with CamScanner

ہو جسم میں رطوبت کی زیادتی اور حرارت کی کمی کا اظہار کرتا ہے اور سفید سرخی مائل یا نیلگوں پیشاب رقیق رطوبات کی کثرت اور حرارت کی انتہائی کمی کا اظہار کرتا ہے ایسا پیشاب ضعف گردہ وجگر اور تسکین قلب کی علامت ہے اور نزلہ وزکام، سلسل بول، ذیابیطس، لیکوریا، بندش حیض وغیرہ علامات کا پتہ دیتا ہے۔

سرخ رنگ قانون مفرد اعضاء میں سرخ رنگ کے بھی دو درجے ہیں (۱) سرخ سفیدی مائل، سرخ زردی مائل، سرخی مائل سفید رنگ کا قارورہ سودا سردی وخشکی کی علامت ہے ایسا پیشاب کے دوران خارش، رسولیاں، پتھریاں، قبض، ریاح معدہ، تبخیر، بدہضمی، کھٹے ڈکار، نیند کی کمی وغیرہ علامات پائی جاتی ہیں۔

جب قارورہ کا رنگ گہرا سرخ زردی مائل ہو جاتا ہے تو درج ذیل علامات پیدا ہو جاتی ہیں۔

(۱) سوزش معدہ، درد معدہ، نیند کی کمی، کثرت حیض، جسم کا دبلا پتلا ہونا، دق، اختلاج قلب وغیرہ۔

نوٹ:۔ جاننا چاہیے کہ کل سات رنگ ہیں جو مندرجہ بالا تینوں رنگوں کے امتزاج سے پیدا ہوتے ہیں لیکن اگر ان سات رنگوں کے شیشوں کو آگے پیچھے رکھ کر ایک طرف سے روشنی ڈالی جائے تو دیوار پر سفید رنگ آئے گا لیکن ایک شیشہ بھی نکال دیا جائے تو دیوار پر سیاہ سایہ ہوگا گویا یہ ساتوں رنگ سفید رنگ کے مرکب ہیں جب ان سات رنگوں کا امتزاج اندازے سے کم وبیش ہو جائے تو سیاہ رنگ بن جائے گا۔

اس تشریح کرنے کا مطلب یہ ہے کہ جب سفید یا سیاہ رنگ کی چیزوں میں

دوسرے رنگ کا امتزاج معلوم نہ ہو تو ہم اسے سفید یا بے رنگ اور سیاہ یا کالی شے کہتے ہیں۔

لہٰذا جب کسی مریض کا پیشاب بالکل سفید، بے رنگ اور پانی جیسا ہو تو سمجھنا چاہیے کہ طبیعت نے پانی میں تصرف ہی نہیں کیا اب قارورہ انتہائی حرارت غریزی کی کمی کا پتہ دیتا ہے اعصابی تحریک زوروں پر ہوتی ہے سلسل بول ذیابیطس، زکام، ریشہ، خام بلغم کا اخراج کثرت سے ہوتا ہے مریض نہ روشنی کو برداشت کرتا ہے نہ شور وغل کو، تنہائی میں چھپ کر رہنا پسند کرتا ہے۔

قارورہ کا سیاہ رنگ کا آنا انتہائی سردی خشکی کی دلیل اور سودا کا ضرورت سے بڑھ جانا ثابت کرتا ہے ایسے مریض میں اکثر ٹمپریچر کی انتہائی کمی ہو جاتی ہے ضعف قلب شدید ہوتا ہے سردی خشکی اور اکثر غلیظ بلغم ہوتی ہے خون کا قوام بھی گاڑھا ہو جاتا ہے نبض ٹھہرنے لگ جاتی ہے ایسا قارورہ زندگی سے مایوسی کا اظہار کرتا ہے۔

اگر خدانخواستہ سیاہ رنگ کے قارورہ والا مریض آئے تو اسے فوراً عضلاتی غدی یا غدی عضلاتی دوا کھلائیں جس سے حرارت غریزی بڑھے اگر جلد حرارت غریزی کو محفوظ کر لیا جائے تو مریض کے تلف ہونے کا خطرہ بہت کم ہوتا ہے۔

زرد رنگ قانون مفرد اعضاء میں زرد رنگ کی بھی دو حالتیں سمجھی جاتی ہیں

(۱) زرد سرخی مائل (۲) زرد سفیدی مائل

زرد سرخی مائل جب قارورہ کا رنگ زرد سرخی مائل ہو تو یہ اس امر کی

Scanned with CamScanner

دلیل ہے کہ جسم میں صفراوحرارت کی بے حد کثرت ہے یرقان اصفر میں بھی قارورہ اسی رنگ کا آتا ہے جسم میں خشک خارش ہوتی ہے پیشاب اکثر جلن کے ساتھ آتا ہے سینہ میں جلن ہاتھ پاؤں میں جلن ہوتی ہے خفقان قلب کی حالت ہوتی ہے بھوک بند ہوتی ہے دل کا حجم بڑھ جاتا ہے چونکہ حرارت کی زیادتی ہوتی ہے لہٰذا جسم کا گوشت پیلا ہوجاتا ہے ہاتھ پاؤں اور چہرہ تہوج، اماس اور سوجن ہوجایا کرتی ہے۔

زرد سفیدی مائل جب قارورہ کا رنگ زرد سفیدی مائل ہو تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ صفرا کا اخراج ہو رہا ہے اسی صورت میں پیشاب زیادہ جلن کے ساتھ آتا ہے اکثر سوزاک یا تقطیر بول اسی صورت میں ہوتا ہے چھپا کی یا دھپڑ نکلتے ہیں ابکائیاں اور قے آتی ہے وغیرہ۔

(۲) مقدار بول

جب قارورہ اعتدال سے زیادہ آئے تو رطوبات و بلغم کے زیادہ اخراج پانے کی دلیل ہے ایسا قارورہ اعصابی تحریک کا اظہار کرتا ہے۔

جب قاروہ اعتدال سے کم آئے تو یہ اس امر کی دلیل ہے کہ جسم میں رطوبات کی انتہائی کمی ہے ایسا قارورہ عضلاتی تحریک کا اظہار کرتا ہے۔

ایک خاص نکتہ جب قارورہ اعتدال سے کم آتا ہے تو اس کی دو صورتیں ہوتی ہیں اول قارورہ بغیر رکاوٹ اور بغیر جلن کے آتا ہے یہ عضلاتی تحریک کو ظاہر کرتا ہے دوم قارورہ قطرہ قطرہ اور شدید جلن کے ساتھ آتا ہے ایسا قارورہ غدی

تحریک کا مظہر ہے۔

(۳) مادہ مادہ سے مراد قانون مفرد اعضاء میں پیشاب میں اخراج پانے والے ایسے کیمیائی مواد کہتے ہیں جو کیمیائی امتحان سے ہی پہنچانے جاتے ہیں۔

الکلی	سالٹ	ایسڈٹی
کھار	نمکین	ترشی

مثلاً ایسا قارورہ جس میں الکلی و کھاری پن زیادہ ہو اس میں سرخ لٹمس ڈالنے سے نیلا ہوجائے گا یہ اعصابی و دماغی تیزی کی علامت ہے اور ترش و تیزابی قارورہ میں نیلا لٹمس ڈالنے سے سرخ ہوجاتا ہے اور ایسا قارورہ جس میں سالٹ (نمک) کی زیادتی ہوگی اس میں نیلا یا سرخ لٹمس اپنی اپنی اصل حالتوں پر قائم رہیں گے۔ جس قارورہ میں نیلا لٹمس سرخ ہوگا وہ غدی تحریک کا اظہار کرے گا۔

(۴) رسوب قارورہ کا رسوب اس جسم کا نام ہے جو قارورہ کی مائیت سے غلیظ اور اس سے ممتاز نظر آئے وہ خواہ قارورے میں معلق ہو یا اس کے اوپر تیر رہا ہو یا قارورے کی تہ میں بیٹھا ہوا ہو۔ رسوب کی تین اقسام ہیں۔

(۱) تیرنے والا رسوب (۲) معلق رسوب (۳) تہ نشین رسوب

تیرنے والا رسوب	معلق رسوب	تہ نشین رسوب
غدی	اعصابی	عضلاتی

تیرنے والا رسوب قارورہ کی سطح پر تیرنے والا رسوب جسم میں حرارت کی زیادتی کی علامت ہے اور یہ ظاہر کرتے ہیں کہ جسم میں شدید تحلیل ہو رہی ہے خصوصاً

Scanned with CamScanner

چربی اور جسم کا روغنی حصہ پگھل رہا ہے۔

نوٹ:۔ یاد رکھیں حرارت چیزوں کو تحلیل کر کے ہلکا کر دیتی ہے جس سے پانی تحلیل ہو کر اول بھاپ بنتا ہے پھر اوپر اڑ جاتا ہے یہی حال جسم میں حرارت سے تحلیل ہو کر اخراج پانے والے رسوب کا ہے۔

معلق رسوب ایسے رسوب جو قارورہ میں نہ تہ نشین ہوں اور نہ سطح پر تیریں بلکہ معلق ہوں ایسے رسوب رطوبت کی زیادتی کی علامت ظاہر کرتے ہیں کیونکہ رطوبت میں نہ شدید حرارت ہے جس سے اس میں ہلکا پن ہو اور نہ شدید سردی ہے جس سے اس میں بھاری پن ہو یہ اعصابی تحریک کو ظاہر کرتے ہیں۔

تہ نشین رسوب چونکہ سردی کی زیادتی سے چیزوں میں بھاری پن پیدا ہوتا ہے اس لئے جو رسوب قارورہ کی تہ میں بیٹھے ہوں گے وہ وزنی اور بوجھل ہوں گے جو جسم میں سردی خشکی کی زیادتی کا اظہار کرتے ہیں۔

رسوب بلحاظ رنگ تین اقسام کے ہیں سفید، سنہری، زرد اور سرخ، سفید رسوب بلغم زرد صفرا اور سرخ سوداو خشکی کی علامت ہوتے ہیں۔

رسوب بلحاظ رنگ		
سفید	زرد	سرخ

(۵) قوام قوام سے مراد قارورہ کا گاڑھا اور پتلا ہوتا ہے اس کی بھی تین اقسام ہیں رقیق، غلیظ، معتدل

قارورہ بلحاظ قوام		
رقیق	معتدل	غلیظ
اعصابی	غدی	عضلاتی

رقیق رقیق سے مراد پانی کی طرح جس میں مائیت غالب ہو ایسا قارورہ عدم نفخ، ضعف گردہ و مثانہ کی علامات کا اظہار کرتا ہے ایسا قارورہ اعصابی عضلاتی تحریک سے ہی آیا کرتا ہے۔

غلیظ ایسا قارورہ جس میں غلیظ مادے اخراج پاتے ہیں عدم نفخ کی علامت ظاہر کرتا ہے یعنی غدد میں سکون ہے کچھ اخلاط جزو بدن ہوئے بغیر خارج ہو رہے ہیں یہ عضلاتی اعصابی سردی خشکی کی علامت ہیں ان کا علاج غدی تحریک پیدا کر کے کیا جاسکتا ہے۔

نوٹ:۔ بعض دفعہ قارورہ میں سفید لسی کی طرح رسوب خارج ہوا کرتے ہیں جو اکثر زمین کو بھی سفید کر دیتے ہیں یہ تسکین غدد کی علامت ہیں۔

معتدل قارورہ کے رقیق اور غلیظ کی درمیانی حالت کو معتدل کہتے ہیں اور یہ غدی تحریک کا اظہار کرتا ہے۔

(۶) حجم حجم کے معنی جگہ گھیرنا ہے قارورہ کے حجم سے مراد یہ ہے کہ ایک ہی وزن سے مختلف مریضوں کے پیشاب کا حجم ناپنا ہے مثلاً ایک ایک پونڈ کی تین بوتلوں میں ایک پاؤ وزن مختلف مریضوں کا قارورہ ڈالا جن کا وزن ایک ہونے کے باوجود بوتلیں مختلف مقامات تک بھری ہیں زیادہ حجم والی بوتل والا قارورہ اعصابی تحریک کا اظہار کرتا ہے درمیانہ حجم غدی تحریک اور کم حجم عضلاتی تحریک اظہار کرتا ہے مندرجہ بالا امور پر تشخیص مرض کے لئے عمل کرنا ضروری ہے اگر کوئی حکیم یا معالج ان امور پر

Scanned with CamScanner

پابندرے گا انشاء اللہ اسے کبھی بھی تشخیص مرض میں دھوکا نہیں لگے گا۔

پاخانہ

پاخانہ بھی تندرستی کی حالت میں دن رات میں صرف ایک بار بغیر کسی تکلیف کے کھل کر آنا چاہیئے قوام نہ زیادہ نرم اور نہ ہی سخت ہو ایسے متعدل پاخانے کی نشانی یہ ہوتی ہے کہ باتھ روم کے باہر کھڑے شخص کو یہ معلوم ہو کہ یہ شخص چھوٹا پیشاب کر کے آیا ہے لیکن وہ بڑا کر کے آیا ہو یعنی پاخانہ کرتے وقت دو تین منٹ سے زیادہ وقت نہیں لگنا چاہیئے اگر زیادہ وقت لگے گا تو اس کا مطلب ہے کہ پاخانہ میں لیس اور چکنائی پیدا ہو چکی ہے جس وجہ سے پاخانہ جلدی خارج نہیں ہوتا۔اس کے علاوہ آنتوں میں سوزش اور خراشیں بھی ایسی علامات کا سبب ہو سکتی ہیں۔حکیم محمد یٰسین صاحب اس کے بارے میں فرماتے ہیں کہ

''براز ایک فضلہ ہے جو نظام غذائیہ کے مکمل ہونے پر آخر میں اخراج پاتا ہے جس طرح قارورہ فضلہ کی صورت میں نظام بولیہ کے مکمل ہونے پر آخر میں خارج ہوتا ہے اس لئے براز کے متعلق پوری معلومات حاصل کرنے کیلئے نظام غذائیہ کو پورے طور پر ذہن میں حاضر رکھنا چاہیے تاکہ اس میں جو خرابی اور نقص ظاہر ہو اس کو پورے طور پر سمجھا جاسکے یعنی براز کی خرابی کے ساتھ اس امر کا بھی پتہ لگ جائے کہ نقص نظام غذائیہ میں کہاں پیدا ہوا ہے نظام غذائیہ میں منہ،خوراک کی نالی،معدہ، امعاء،جگر اور لبلبہ شریک ہیں ہر عضو بلکہ ہر عضو کے مفرد انسجہ کا اثر و افعال کی خرابی کو مد نظر رکھنا چاہیے۔

براز کا معائنہ کرنے میں تقریباً وہی صورتیں اختیار کی جاتی ہیں جو قارورہ میں بیان ہو چکی ہیں جن میں براز کی مقدار براز کا قوام اور براز کی رنگت قابل ذکر ہیں۔

۔صحت مند براز تندرست آدمی کے براز کو بھی ذہن میں رکھنا چاہیے جو عام طور پر مناسب مقدار جو غذا کے انداز کے مطابق قوام میں معتدل نہ زیادہ رقیق اور نہ زیادہ سختی لئے ہوئے اور رنگت میں سنہری ہوتا ہے لیکن قوت ہضم و غذا کی کمی بیشی اور ماحول کی وجہ سے براز کی مقدار و قوام اور رنگت پر بھی اثر پڑ جاتا ہے ان کے علاوہ براز کی بو اس کی مرض و صحت پر دلالت کرتی ہے اخراج کے بعد کمی بیشی کے اثرات کے علاوہ جب کچھ عرصہ تک براز پڑا رہے تو اس کی بو میں تیزی و شدت اور کیڑے پیدا ہو جاتے ہیں۔

مقدار مقدار میں کمی بیشی کی دونوں صورتیں حالت مرض پر دلالت کرتی ہیں کمی مقدار اعضائے غذایہ کے ضعف،قوت دافعہ و ہاضمہ کی کمزوری یا قوت ماسکہ کی تیزی پر دلالت کرتی ہے ایسے براز پر اکثر قولنج کا شبہ پیدا ہوتا ہے زیادتی مقدار میں قوت ماسکہ کی کمزوری اور قوت دافعہ کی شدت پر دلالت کرتی ہے اور اکثر جسم میں صفرا کی زیادتی کا اظہار کرتی ہے اس سے جسم اکثر کمزور رہتا ہے اور خون کم پیدا ہوتا ہے اگر غذا کی کمی اور بھوک کی کمی کے ساتھ براز کی مقدار زیادہ ہو تو یہ ضعف جسم کی علامت ہے ایسی صورت میں جسم کے اندر تحلیل جاری ہوتی ہے یہ صورت خصوصاً تپ دق میں پائی جاتی ہے۔

Scanned with CamScanner

قوام برز کے قوام میں تین صورتیں پائی جاتی ہیں (۱) رقیق (۲) غلیظ (۳) خشکی اورسدے ، رقیق براز عام طور پر حرارت کی زیادتی اور اس کے ساتھ رطوبات کی کثرت پر دلالت کرتا ہے غلیظ لیسدار براز میں کبھی صرف لیس ہوتی ہے جو غذا لیسدار ہونے یا خلط کے لیسدار ہونے کی علامت ہے اور کبھی اعضائے جسم کی سوزش اور تحلیل پر دلالت کرتا ہے کبھی لیسدار براز کے ساتھ چکناہٹ بہت زیادہ ہوتی ہے جو قوت کے گرنے پر دلالت کرتی ہے خشکی اور سدوں کا براز میں ظاہر ہوتا اس میں سردی کی زیادتی اورگا ہے رطوبات میں کثرت تحلیل کی وجہ سے ہوتا ہے اور کبھی اس امر کا اظہار ہوتا ہے کہ صفرا کا اخراج جگر سے امعاء کی طرف نہیں ہو رہا ہے اس سے عام طور پر قبض وضعف جگر ومعدہ کا پیدا ہونا ظاہر ہوتا ہے براز کے قوام ہی سے بو میں کمی بیشی پیدا ہوتی ہے بو کی تیزی حرارت کے مادے میں اثر کی زیادتی کو ظاہر کرتی ہے اور پتہ چلتا ہے کہ مادہ زیادہ متعفن ہو گیا ہے۔

اسی طرح بو کی کمی یا فقدان اس امر کی دلیل ہے کہ حرارت جسم میں کم ہو گئی ہے یا مواد پر اثر انداز نہیں ہوئی یہ صورت ضعف بدن کی علامت ہے کبھی بو کا فقدان اس امر کو ظاہر کرتا ہے کہ قوتیں ساقط ہو گئی ہیں اور مریض کو زیادہ عرصہ تک زندہ رہنا مشکل ہے۔

براز کی رنگت براز میں رنگت قارورہ کی طرح دلالت کرتی ہے اور انہی اثرات کو ظاہر کرتی ہے یعنی سرخی رنگ ریاح اور ترشی کی زیادتی اور خون میں جوش کو ظاہر کرتی ہے براز میں زرد رنگ کا غلبہ صفرا کی زیادتی اور جگر وغدد کے افعال

میں تیزی کو ظاہر کرتا ہے براز کی سفیدی کثرت بلغم اور اعصاب کے افعال میں تیزی کو ظاہر کرتا ہے براز کے رنگ میں سیاہی معدہ کے رک جانے یا قویٰ کے ساقط ہو جانے پر دلالت کرتا ہے یہ صورت سبز رنگ کے براز سے بھی ظاہر ہوتا ہے کیونکہ یہ سبزی ہمیشہ زردی میں سیاہی کے شامل ہونے سے پیدا ہوتی ہے یہ جسم میں سردی کے غلبہ کو ظاہر کرتا ہے براز میں خون اور پیپ کا شامل ہونا اعضائے غذائیہ میں زخم اور پھوڑوں کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور کبھی بواسیر اور زحیر خونی پر دلالت کرتا ہے اور بعض اوقات ایسا براز ریاضت نہ کرنے کی وجہ سے اعضاء میں مواد کے متعفن ہو جانے کی وجہ سے بھی ہوتا ہے براز کے ساتھ قراقر اور جھاگ کا اخراج پانا عام طور پر مواد میں خمیر کی زیادتی پر دلالت کرتا ہے براز میں نہایت تیزی وسڑاند اور بدبو سیاہی اکثر موت کی دلیل ہوتی ہے۔☆☆☆

پسینہ

پسینہ زیادہ آنا اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ جسم کے مخرج زیادہ کھل گئے ہیں یا یوں کہہ لیں کہ غدد ناقلہ کا فعل تیز ہو کر پسینہ کے راستے رطوبات کے اخراج کا عمل تیز ہو چکا ہے اور اگر پسینہ بالکل بند ہو جائے تو غدد جاذبہ کا عمل تیز ہو گا اور جلد کے راستے اخراج کا عمل بند ہو گیا ہے اور مسامات جلد بالکل بند ہو گئے ہیں اب جب تک مسامات جلد نہ کھلیں گے اس وقت تک دوبارہ پسینہ نہیں آ سکے گا۔ مسامات جلد بند ہونے کا ایک سبب خون میں خشکی سردی کی زیادتی بھی ہو جاتی ہے جس طرح ہمیں عام ماحول میں اگر سردی زیادہ ہو تو پسینہ نہیں آتا اور اگر گرمی کا موسم ہو تو فوراً پسینہ

Scanned with CamScanner

آنے لگتا ہے۔

بلڈ پریشر

آج کل ہماری کی ہوئی تشخیص میں بلڈ پریشر بہت رکاوٹ بنتا ہے ہر معالج اس وقت پریشان ہو جاتا ہے جب اس نے تمام علامات سے تو غدی تحریک تشخیص کی کر لی یعنی مریض گرمی خشکی کا شکار ہے لیکن جب بلڈ پریشر چیک کیا جائے تو وہ لو ہوتا ہے مریض بھی کہتا ہے کہ میرا بلڈ اکثر لو رہتا ہے لیکن پیشاب جل کر کم مقدار میں آتا ہے اور جسم پر سوجن وغیرہ بھی آ چکی ہے۔

یاد رکھیں ایسا مریض خون کی کمی کا شکار ہوتا ہے خون کی کمی سے اس کا بلڈ پریشر لو ہوتا ہے اس مسئلہ پر میں یہاں تفصیل میں نہیں جاتا کیونکہ بلڈ پریشر کے متعلق یہ باتیں تفصیل سے میری کتاب بلڈ پریشر میں شائع ہو چکی ہیں۔

بہرحال بلڈ پریشر کے کم یا زیادہ ہونے کے ساتھ ساتھ اس کے کم یا زیادہ ہونے کے سبب کو تشخیص کرتے وقت ضرور ذہن میں رکھیں۔

یادداشت

یہاں یہ بات بھی ذہن میں رکھیں کہ بعض اوقات ہماری تمام تشخیص اعصابی تحریک کی ہوتی ہے لیکن خلاف توقع بلڈ پریشر ہائی ہوتا ہے ایسا اکثر شدید ریاح گیس اور تبخیر کے مریض میں ہوتا ہے ایسے شخص کے پیٹ میں اس قدر ریاح بنتے ہیں کہ ان کا دباؤ شریانوں کی دیواروں پر پڑتا ہے تو شریانوں کے اندر خون کا دباؤ زیادہ ہو کر بلڈ ہائی ہو جاتا ہے ایسے مریض کے بلڈ پریشر کی ایک نشانی ہوتی ہے کہ اسے اگر کسی

غذا یا دوا سے دو تین ڈکار آ جائیں یا ہوا خارج ہو جائے تو ساتھ ہی بلڈ پریشر نارمل ہو جاتا ہے اسی لئے ہم ایسے بلڈ پریشر کو گیس سے ہونے والا بلڈ پریشر کہتے ہیں لہٰذا ہم بلڈ پریشر کی بجائے اعصابی تحریک کو مدنظر رکھ کر عضلاتی غدی سے غدی عضلاتی غذائیں دوائیں دیں یا ایسی دوائیں دیں گے جس سے اس کے گیس اور معدہ کی تبخیر کا علاج ہو سکے تو جیسے ہی اس کے پیٹ کا نظام اور دیگر علامات معدہ دور ہونگی ساتھ ہی بلڈ پریشر بھی نارمل ہو جائے گا۔

بلڈ پریشر ہائی اور لو دونوں اکھٹے نہیں ہوا کرتے

ہم نے اپنی کتب میں بار بار لکھا ہے کہ دو مخالف مزاج علامتیں ایک ساتھ کسی مریض میں نہیں ہو سکتیں یعنی ایک ہی وقت میں گرمی کی علامتیں بھی ہوں اور ساتھ ہی سردی کی زیادتی کی علامتیں بھی ہوں لیکن آپ نے دیکھا ہوگا کہ کچھ مریض بلڈ پریشر کے بارے میں یہ بات کہتے ہیں کہ ہمیں بلڈ پریشر کبھی ہائی ہو جاتا ہے اور کبھی لو ہو جاتا ہے یعنی ایک جیسا نہیں رہتا۔

غور کریں کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ ایک ہی مریض کو ایک دن میں بلڈ ہائی بھی ہوتا ہو اور پھر کچھ دیر بعد لو ہو جاتا ہے ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا اور نہ ہی ہوا کرتا ہے بلکہ یہ ایک بہت بڑا دھوکا ہے جو مریض اور معالج دونوں کو ہوتا ہے۔

یاد رکھیں

ایسے مریض کو بلڈ پریشر ہمیشہ صرف ہائی یا صرف لو ہی ہوا کرتا ہے ہائی ہونے کی صورت میں جب وہ ہائی بلڈ پریشر کو کم کرنے کے لئے دوا کھاتا ہے تو اس دوا

Scanned with CamScanner

کی مقدار خوراک زیادہ ہونیکی وجہ سے لو ہو جاتا ہے یا یوں کہ لیں کہ اس مریض کا بلڈ پریشر مرض کے لحاظ سے ہائی ہی ہوتا ہے دوا کی مقدار خوراک زیادہ ہونے کی وجہ سے لو ہو جاتا ہے اسی لئے میں ماہنامہ میں اکثر لکھتا ہوں کہ کچھ امراض ایسی ہوتی ہیں جو مریض کو خود بخود ہوا کرتی ہیں اور کچھ امراض ایسی ہوتی ہیں جو دواؤں سے پیدا ہوتی ہیں یا سب دواؤں کی پیدا کردہ بیماریاں ہیں۔

یاداشت

یہاں ایک اور بات بھی ذہن نشین کر لیں کہ بلڈ پریشر ہائی یا لو (دونوں) مریض کو پہلی بار دواؤں سے ہی ہوتے ہیں مقصد یہ کہ بلڈ پریشر ایسا مرض نہیں ہے کہ جو خود بخود ہو جائے یہ ہر مریض میں کسی دوسرے مرض کے لئے کھائی جانے والی دواؤں سے ہونے لگتا ہے یعنی وہ کسی اور مرض کے علاج کے لئے دوا کھاتا ہے جس کے ری ایکشن کے طور پر اسے بلڈ ہائی یا لو ہونے لگتا ہے۔

الغرض تشخیص امراض میں دیگر علامات کے ساتھ بلڈ پریشر کو لازمی مدنظر رکھیں تاکہ علاج کامیاب ہو سکے۔

نیند

نیند کم آنا یا زیادہ آنا سے بھی تشخیص مرض میں بہت مدد دیتی ہے نیند ہمیشہ اس وقت آتی ہے جب اعصاب و دماغ میں سکون ہو اور دماغ و اعصاب کا سکون ختم ہو جائے تو نیند تو دور کی بات ہے باقی جسم کا سکون بھی تباہ و برباد ہو جاتا ہے لہٰذا یا رکھیں

کہ زیادہ نیند آنے کی صورت میں تسکین اعصاب کی طرف اشارہ ہے اور نیند کم یا ختم ہونے کی صورت میں تحریک اعصاب کی طرف اشارہ ہے جب خشکی کی زیادتی سے نیند ختم ہوتی ہے تو اس وقت عضلاتی تحریک ہوتی ہے اعصاب میں تحلیل کی وجہ سے نیند میں کمی واقع ہوتی ہے۔

جسم موٹا یا بالکل دبلا پتلا ہونا

قانون مفرد اعضاء کے تحت موٹا پا اگر سخت ہو تو عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے ایسا موٹا پا پہلوانوں کو ہوتا ہے ان میں طاقت بھی وافر ہوتی ہے۔ جبکہ نرم موٹا پا جس میں موٹا پا تو ہوتا ہے لیکن جسم میں طاقت نہیں ہوتی بلکہ جسم روئی کی طرح نرم ہوتا ہے اسے ہم نرم موٹا پا کہتے ہیں یہ غدی تحریک میں ہوتا ہے ایک تیسری قسم کا موٹا پا جو چربی کی زیادتی سے ہوتا ہے یہ اعصابی تحریک کی شدت سے ہوا کرتا ہے اس کے برعکس بالکل دبلے پتلے شخص میں لازمی طور پر اخراج کا عمل تیز ہوتا ہے یا ایسا شخص کسی بھی عضو کی مشینی تحریک کا مریض ہوتا ہے کیمیائی تحریک کا تو ہو نہیں سکتا کیونکہ مادوں اور رطوبات کے ضرورت سے زیادہ اخراج کی وجہ سے تو وہ دبلا پتلا ہو چکا ہے اب صرف یہ تشخیص کرنا باقی ہے کہ آیا صفراوی مادے خارج ہو چکے ہیں یا سوداوی و بلغمی جو بھی صورت ہوئی وہی صحیح تشخیص ہوگی۔

جسم پر اماس

جسم میں ہاتھوں پاؤں یا آنکھوں یا کسی بھی حصہ پر اماس ظاہر ہو جائے تو یہ

Scanned with CamScanner

غدی عضلاتی تحریک کی شدت کا نتیجہ ہوتی ہے ایسے مریض کو لازمی طور پر پیشاب کم آتا ہے اگر ایسا مریض کہے کہ مجھے پیشاب زیادہ آتا ہے تو اسے زیادہ بار تو ضرور آتا ہو گا لیکن مقدار میں لازمی طور پر کم ہو گا۔ کیونکہ جب پیشاب کی مقدار اور باریاں دونوں زیادہ ہوں تو اماس اور سوجن کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

تشخیص امراض کے لئے ایک اور اہم بات

تشخیص امراض کے لئے پرانے زمانے کے حکماء کا یہ طریقہ علم الادویہ پر زیادہ مشتمل تھا وہ ہر علامت کے علاج کے لئے جڑی بوٹیاں کا علم زیادہ جانتے تھے ان سے جب بھی کسی علامت کا ذکر کیا جاتا تو فوراً کسی بوٹی کا نام لیتے کہ اس علامت کا علاج اس بوٹی سے ہوسکتا ہے اس طرح انہوں ہر علامت کے لئے بوٹیوں کے نام یاد کر رکھے تھے چونکہ بدن انسان میں پائی جانے والی علامات کی تعداد سینکڑوں میں ہے لہٰذا انہیں ان کے علاج کے لئے سینکڑوں بوٹیاں کے نام ہر وقت یاد رکھنے پڑتے تھے یہی وجہ ہے کہ جب ان کی حکمت مکمل ہوتی تو خود بوڑھے ہو جاتے یا قریب المرگ ہو جاتے۔

قانون مفرد اعضاء نے ان لمبی چوڑی تشریحات اور سیکنڑوں علامات کو تین حیاتی اعضاء میں سمیٹ کر ہر علامت کا بالاعضاء حیاتی اعضاء سے تعلق جوڑ کر سمندر کو کوزے میں بند کر دیا ہے اب ہمیں سینکڑوں علامات کے لئے سینکڑوں جڑی بوٹیاں یاد رکھنے کی ضرورت نہیں بلکہ صرف ہر علامت کا حیاتی مفرد اعضاء کے ساتھ تعلق جاننے کی ضرورت ہے۔

مثلاً ایک شخص کو پاخانے بار بار آتے ہیں تو ہمیں معلوم ہونا چاہیئے کی پاخانے روکنے کا کام عضلات کے ذمہ ہے اور عضلات کا مرکز دل ہے لہٰذا جس شخص کے پاخانے نہیں رکتے اس کے عضلاتی نظام میں کمزوری یا تسکین ہو گئی ہے لہٰذا عضلاتی غذا دوا سے فوراً مطلوبہ فوائد حاصل ہو سکتے ہیں۔ اسی طرح ایک شخص کو نسیان ہو گیا ہے اس کا علاج ہر معالج اعصابی غذاؤں سے کرنے کی کوشش کرتا ہے جس میں مکھن بادام اور ہر قسم کی اعصابی غذائیں کھانے کی ہدایت کرتا ہے لیکن تشریح اعضائے انسان کے تحت اس کا بالاعضاء تعلق قلب و عضلات سے کی تسکین سے ہے لہٰذا ہر عضلاتی غذا دوا حافظہ میں اضافہ کرے گی۔ اس کے برعکس بالاعضاء تشخیص و تجویز نہ کرنے والا معالج اس مقصد کے لئے بادام کے مرکبات اور دیگر اعصابی غذائیں تجویز کرے گا۔

تشریح اعضائے انسان پر عبور حاصل کرنا

یہ کام تشریح اعضائے انسان پر عبور حاصل کئے بغیر نہیں ہوسکتا لہٰذا کامل طبیب بننے کے لئے تمام کتب سے پہلے تشریح اعضائے انسان یعنی اناٹومی و فزیالوجی کا مطالعہ اچھی طرح کر لیں تو ہی قانون مفرد اعضاء کے آسان طریقہ تشخیص پر عبور حاصل کیا جا سکتا ہے۔ اسی نقطہ کے پیش نظر ہم اپنے طالب علموں کو سب سے پہلے تشریح اعضائے انسان کی کتب پڑھنے کی ہدایت کرتے ہیں۔ لیکن تشریح اعضائے انسان بھی قانون مفرد اعضاء کے تحت لکھی جانے والی ہی پڑھی جائے کیونکہ قانون مفرد اعضاء کے تحت تشریح اعضائے انسان کو تین حصوں میں تقسیم کر کے بیان کیا

Scanned with CamScanner

جائے تو مقصد سمجھ میں آتا ہے ہم نے تشریح اعضائے انسان کی دو کتابیں جگر اور قلب سے متعلقہ اعضاء کی تشریح پر تحریر کی ہیں انشاءاللہ تیسری کتاب جلد شائع ہوگی۔

تشریح اعضائے انسان پڑھنے کے بعد ہمیں ہر عضو کا جسم انسان میں محل وقوع اس کا مزاج اس کے کام کرنے کا طریقہ کار اور کام نہ کرنے یا ضرورت سے زیادہ کام کرنے کی صورت میں کیا اسباب وارد ہوتے ہیں اور ان اسباب کو کیسے دور کیا جائے یہ سب کچھ تشریح اعضائے انسان میں بیان کیا جاتا ہے۔

جب ہمارے طالب علم کو ہر عضو کے متعلق مندرجہ بالا معلومات ذہن میں ہونگی تو کسی بھی علامات کا نام آتے ہی فوراً اس عضو کا نام سامنے آجائے گا جس کے ذمہ اس علامت کو ٹھیک کرنا ہے اس طرح فوراً علاج ذہن میں آجائے گا۔

اعضاء سے علامات کا علم سیکھیں

اسی لئے ہم کہتے ہیں کہ علامات سے اعضاء کی طرف نہیں بلکہ اعضاء سے علامات کی طرف آئیں یا اعضاء سے علامات کا علم سیکھیں مثلاً یہ یاد کرنے کی کوشش نہ کریں کہ فلاں علامت کا کس عضو سے تعلق ہے اور کیا علاج ہے بلکہ یہ یاد کرنے کی کوشش کریں کہ کس عضو کی خرابی (اس کے افعال میں کمی بیشی) سے یہ علامات ہوئی ہے جب سب سے پہلے بات اعضاء کی ہوگی تو نظریہ مفرد اعضاء کا مقصد بھی پورا ہو جائے گا ایسا کرنے والا ہی قانون مفرد اعضاء کا ماہر طبیب ہوگا اور کبھی خطاء نہیں کھائے گا۔ مثلاً ایک شخص کو گلے سے خوراک نگلنے میں مشکل پیش آنے لگی ہے چند دن بعد خوراک نگلتے وقت درد ہونے لگتا ہے اور پھر کچھ اور دن بعد نگلنا بالکل بند ہو

جاتا ہے جسے ڈاکٹر گلے کا کینسر کہتے ہیں لیکن قانون مفرد اعضاء کے معالج کے سامنے جب یہ علامات آئیں گی تو فوراً سمجھ جائے گا کہ غذا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے کا کام عضلات کے ذمہ ہے لہٰذا اس مریض کے گلے کے عضلات غذا کو ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچانے سے قاصر ہیں مختصر یہ کہ یہ تسکین عضلات کا مریض ہے گلے کے عضلات کی تسکین کو تحریک میں بدل کر کامیاب علاج کیا جاسکتا ہے لیکن جن کے پاس قانون مفرد اعضاء جیسا بالاعضاء علم نہیں ہے لہٰذا وہ اسے گلے کا کینسر کہ کر اس کے لاکھوں روپے لگوا کر بھی اسے زندگی سے مایوس کردیں گے۔

بالکل اسی طرح

ایک دوسرا مریض جس کا جگر سکڑ کر چھوٹا ہو گیا ہے ہمارے طالب علم کے سامنے فوراً صغر الکبد کا نام آتے ہی تحریک جگر اور تسکین اعصاب کی علامات سامنے آجائیں گی اس کا علاج اعصابی تسکین کو ختم کرنے کے لئے اعصابی غذا و دوا سے کرے گا جب کہ ایسا بالاعضاء علم نہ رکھنے والا اسے بیاپسی اور دیگر کینسر کے ٹیسٹ کرانے کا حکم دے گا کینسر کا نام سنتے ہی مریض کے پاؤں تلے سے زمین نکل جائے گی اور وہ نہ مرتا ہوا بھی تھوڑے ہی عرصہ میں راہی ملک عدم ہو جائے گا۔

آخری بات

تشخیص و تجویز علاج میں بعض معالجین کے سامنے یہ مقصد ہوتا ہے کہ ہمارے علاج سے ایک بار مریض فوراً مرض میں آفاقہ محسوس کرے بعد میں چاہے دوبارہ بگڑ جائے کیونکہ اگر مریض کو دوا کھانے کے بعد ایک دو دن میں واضح فرق نہ

Scanned with CamScanner

ہوا تو وہ دوبارہ نہیں آتا ایسا کرنا معالج کی شان کے خلاف ہے۔

علاج کرنا آسان ہے لیکن اسے قائم رکھنا بہت مشکل ہے

ہم نے تمام طریقہ علاج کا مطالعہ کرنے کے بعد یہ بات نوٹ کی ہے کہ کسی بھی عام یا پیچیدہ مرض کا علاج کرنا اتنا مشکل کام نہیں ہے بلکہ اس علاج کو قائم رکھنا بہت مشکل ہے درد سے تڑپتے ہوئے مریض کو درد روکنے والی دوا فوراً درد روک کر سکون تو دے دیتی ہے لیکن کچھ ہی دیر بعد درد پہلے سے زیادہ شدت کے ساتھ شروع ہو جاتا ہے لہٰذا کامیاب علاج اسی کو کہیں گے جب مرض ختم ہو کر بعد میں لمبا عرصہ ختم رہے اس کی حد تین ماہ تک ہوتی ہے اگر کوئی علاج ٹھیک ہونے کے بعد تین ماہ تک دوبارہ نہ ہو تو اسے مستقل مرض سے چھٹکارا ملنا کہتے ہیں اگر مرض ٹھیک ہونے کے ایک دو ہفتہ بعد دوبارہ رونما ہو گئی تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ اس مرض کا علاج نہیں ہوا تھا بلکہ اسے کسی دوا سے دبایا گیا تھا مستقل کامیاب علاج کے لئے قانون مفرد اعضاء کے مندرجہ بالا تشخیص و تجویز کے اصولوں کے مطابق اگر علاج کیا جائے تو میرا خیال ہے کہ کبھی ناکام نہیں ہوگا۔

لہٰذا یاد رکھیں

کہ کامیاب علاج کے لئے درست تشخیص ہونا بہت ضروری ہے اور درست تشخیص کے لئے قانون مفرد اعضاء کے تحت ہر علامات کا حیاتی اعضاء سے تعلق سیکھنا ضروری ہے اور اس مقصد کے لئے تشرح اعضائے انسان کا مطالعہ از حد ضروری ہے لہٰذا تشریح اعضائے انسان کا مطالعہ آج سے ہی شروع کریں جہاں کہیں مشکل پیش

آئے تو ہم ہر طرح سے تعاون کرنے کو تیار ہیں۔

چہرہ اور ظاہری جسم سے تشخیص

چہرے اور ظاہری جسم کو دیکھ کر امراض کی تشخیص کرنا اگرچہ مشکل امر ہے لیکن تھوڑی سے محنت سے یہ علم پورے طور پر حاصل ہو سکتا ہے اور اگر معالج اس پر دسترس حاصل کر لے تو اس کی عزت اور وقار میں از حد اضافہ اور اس کی شہرت دور دور تک پہنچ جاتی ہے ذیل میں اس علم کے متعلق چند اصولی باتیں بیان کی جاتی ہیں جن میں غور و فکر کرنے سے معالج کا ذہن کھل جاتا ہے اور وہ ہر مرض کو چہرے اور ظاہری جسم سے معلوم کر سکتا ہے اس علم کو حکم لگانا کہتے ہیں حکم لگانے میں تین حالتوں کو مدنظر رکھنا چاہیے (۱) چہرے اور جسم کی رنگت (۲) چہرے اور جسم کی ہیئت (۳) چہرے اور جسم کی علامات۔

۱۔ رنگت چہرے اور جسم کی رنگت اخلاط کے رنگوں سے پیدا ہوتی ہے اس میں اخلاط کے رنگوں کو ہی مدنظر رکھنا پڑتا ہے رنگوں کا ذکر قارورہ میں تفصیل سے کیا گیا ہے مثلاً سرخ رنگ خون کے جوش اور قلب و عضلات کی تیزی سے دلالت کرتا ہے زرد رنگ صفرا کی زیادتی اور جگر و غدد کے افعال میں تیزی کو ظاہر کرتا ہے سفید رنگ بلغم کی کثرت اور دماغ و اعصاب کے افعال میں شدت کو بیان کرتا ہے اسی طرح سیاہ رنگ سوداویت اور طحال و غدد جاذبہ کے افعال و اثرات کو نمایاں کرتا ہے جب ان رنگوں کا پورے طور پر یقین ہو جاتا ہے تو غور و فکر کے بعد ذہن فوراً ان اعضاء کی طرف رجوع کرتا ہے جہاں پر یہ اخلاط پیدا ہوتے ہیں قیام کرتے ہیں صاف ہوتے ہیں

Scanned with CamScanner

اوراخراج پاتے ہیں ان رنگوں سے ایک طرف خون کی کیمیاوی حالت کا علم ہوتا ہے دوسری طرف وہ ان اعضاء کی طرف اشارہ کرتے ہیں جن کی حالت غیر طبعی ہونے سے ان اخلاط میں کمی بیشی سے یہ رنگ پیدا ہوتے ہیں۔

ان دونوں صورتوں کو دیکھ کر ذہن میں فوراً مرض کا ایک تصور ابھرتا ہے پھر چہرے اور جسم کی باقی علامات دیکھنے کے ساتھ حق الیقین کی حد تک مرض کا تعین کیا جاسکتا ہے لیکن یاد رہے کہ جب کسی ایک رنگ کے دیکھنے کے بعد اس کے متعلقہ عضو کی طرف توجہ کی جائے تو ساتھ ہی دیگر اخلاط اور ان کے اعضاء کی کمی بیشی اور افعال واثرات کو بھی مدنظر رکھ لینا چاہیے کیونکہ حکم لگانے میں ان کی حالت کا اظہار کرنا بھی ضروری ہوتا ہے۔

۲۔ ہیئت سے مقصد چہرے اور جسم کا دبلا یا موٹا پن اور اس میں کمی اور زیادتی وغیرہ ہے جسم میں چربی یا رطوبت کی زیادتی اعصاب کے فعل میں تیزی کی علامت ہے اس میں عصبی امراض کو مدنظر رکھیں اگر چہرہ خوش رنگ و چمک دار اور اس میں کساد ہو تو چربی کی زیادتی ہے اگر چہرہ میں پھیکا پن دھبے اور ڈھیلا پن ہو تو پانی کی کثرت ہے اگر جسم میں گوشت کی زیادتی ہو تو جگر اور گردوں کے فعل میں تیزی ہے اگر چہرے پر تازگی اور چمک ہو تو جگر میں تیزی اور حرارت میں زیادتی ہے اور اگر چہرہ مرجھایا ہوا اس پر داغ دھبے ہوں تو گردوں کے فعل میں تیزی ہے اگر جسم دبلا پتلا اور چہرہ اندر کی طرف پچکا ہوا ہو تو دل کے فعل میں تیزی ہے اگر ساتھ تازگی اور چمک ہے تو ساتھ خون کی پیدائش ہے اور اگر چہرے پر چھائیاں اور داغ ہوں تو سودا کی زیادتی اس میں معدہ اور طحال کو مدنظر رکھیں ان کے ساتھ رنگوں سے اخذ کردہ نتائج کو ان کے ساتھ

تطبیق دے کر پھر حکم لگائیں۔

۳۔ ظاہری علامات ایسی علامات زیادہ تر بچوں میں بے ہوش یا نشے میں مدہوش یا نیند کی حالت میں کام دیتی ہیں ان کے علاوہ دیگر لوگوں میں بھی دیکھ کر حکم لگایا جاسکتا ہے اس میں جسم کی ساخت وتناسب بالوں کی کثرت وقلب اور بناوٹ، سرد چہرہ، آنکھ وکان، ناک وہونٹ اور ہاتھ و پاؤں کا تناسب اور اس کے ساتھ چہرے کی لمبائی و چوڑائی وخدوخال اور ساتھ ہی عضو کا کشادہ اور تنگ ہونا خاص طور پر چہرے پر داغ، مسے، پھنسیاں اور دانے وغیرہ قابل ذکر ہیں ان کے ساتھ ہی باقی جسم کی بناوٹ، لمبائی، چوڑائی، چال ڈھال، بدن کا کسی طرف جھکاؤ جسم کی حرکت اور چال میں جھٹکنا اور اسی قسم کی کوئی اور بے ترتیبی کو بھی مدنظر رکھ لیا جائے۔

ان سب سے بڑھ کر ذہنی کیفیات اور ان میں مریض کے جذبات غم وغصہ اور خوف وندامت اور مسرت وشادمانی کا ضرور تجزیہ کرنا چاہیے پھر ان سب علامات کو متعلقہ اعضاء کے ساتھ تطبیق دینی چاہیے احساسات کا زیادہ تر تعلق دماغ واعصاب کے ساتھ ہے۔

رطوبات کی کمی بیشی جگر وگردوں اور غدد کے ساتھ متعلق ہے پھر ان علامات کو رنگوں اور ہیئت کی علامات کے ساتھ تصدیق کرکے حکم لگائیں چہرہ اور ظاہری جسم کے تشخیص میں ذیل کی علامتیں خاص طور پر قابل غور ہیں۔

۱۔ گال گالوں کی سرخی اور غیر معمولی تمازت (چمک) جس کے ساتھ [illegible] اڑا ہوا ہو اور گھبراہٹ کے آثار ہوں اور عام طور پر پھیپھڑوں کے ورم

اوراختلاج قلب پردلالت کرتا ہے مردوں کے گالوں پرسیاہ نشان سوزش گردہ، مثانہ اورخصیوں کے امراض کی علامت ہے عورتوں کے گالوں پر چھائیوں کا پڑجانا سوزش خصیۃ الرحم وخرابی حیض اورسیلان الرحم کی نشانی ہے کسی ایک گال کے سرخی اس طرف کے عضلات خصوصاً پھیپھڑوں کے ورم کے علامت ہے۔

۲۔ ہونٹ ہونٹوں کا موٹا ہوجانا تبخیر جسم وسوزش اعصاب کی علامت ہے اورہونٹوں میں سرخی سیاہی مائل پھنسی، سوزش دماغ کی علامت ہے ہونٹوں کی گہری چمک دارسرخی سل، سفیدی کمی خون اور بخار کی دلیل ہے اسی طرح ہونٹوں کی سرخی جسم کی اندرونی سوزش کی طرف اشارہ کرتی ہے ہونٹوں کی زردی صفرا کی زیادتی اوراس کے امراض خصوصاً قے کی دلیل ہے ہونٹوں کا خشک رہنا معدہ میں سوزش اور مالی خولیا کی علامت ہے سفید رنگ کی تہ چڑھ جانا جوڑوں کی خرابی وجلن اور بخار کی علامت ہے لمبے بخاروں میں ہونٹوں کی خشکی زیادہ ہوتی ہے سرسام اور پھیپھڑوں کے اورام میں ہونٹوں پرخشک قسم کی چپڑیاں جم جاتی ہیں ہونٹوں کا پورے طور پر بند نہ ہونا لقوہ کی بہت بڑی علامت ہے ہونٹون کا لٹک جانا ضعف جگراور فالج کی علامت ہے۔

۳۔ منہ منہ کا کھلا رہنا، ضعف قلب اور پھیپھڑوں کی کمزوری کی علامت ہے اس کے برعکس منہ کا سختی سے بند ہونا تشنج وورم دماغ اور غشی کی علامت ہے منہ سے رال ٹپکنا دماغی واعصابی سوزش اور بعض لوگوں میں امعاء کے کیڑوں اور شدید تبخیر شکم کی طرف اشارہ ہے۔

۴۔ آنکھ آنکھ کی زردی صفراوی امراض مثلاً یرقان سوالقنیہ اوراستسقاء سرخی دردسر، سفیدی نزلہ وزکام اور درد جس کے ساتھ سوزش اعصاب، سیاہی بلغم کی غلظت اورخرابی خون کی علامت ہے آنکھوں کے پپوٹوں کی پھنسیاں عصبی سوزش، آنکھوں کے گردسیاہ حلقے امراض گردہ وامعاء اور بواسیر وخون میں تیزابیت کی علامت ہے آنکھوں کے گردگڑھے پڑجانا خصوصاً بچوں میں اعصاب اور آنتوں کی سوزش کا اظہار ہے اس میں پیاس اوراسہال کی شدت ہوتی ہے آنکھوں میں اداسی کا پایا جانا ضعف باہ اور جنسی امراض کی طرف اشارہ ہے۔

عام علامات چہرے کسی مقام پر مثلاً ہونٹ، ناک اور کان وغیرہ پر سوزش ناک سرخی، سیاہی مائل پھنسی کا نمودار ہونا مریض کے حق میں خطرناک ہوسکتا ہے اورایسے مریض کا علاج اگر غوروفکر توجہ سے نہ کیا جائے تو اس کا بچنا مشکل ہوجاتا ہے کیونکہ یہ سوزش وورم دماغ کی علامت ہے اگر اس کے ساتھ ہچکی بھی جو ایسا مریض ذرا مشکل ہی سے جان بر پاسکتا ہے لیٹے ہوئے مریض کے گھٹنے اگر پیٹ کی طرف اکٹھے تو فالج اوردردگردہ کی علامت ہے اگر مریض اپنی حرکت اور چال میں اپنے پاؤں کو جھٹکا دے تو مریض کے گردوں میں خرابی ہے۔

موت کے قرب کی علامات

(۱) منہ کا کھلا رہنا (۲) آنکھوں کا پتھرایا ہوا معلوم ہونا (۳) ناک کا مڑ جانا (۴) چہرے پر پریشانی کے آثار (۵) سینے پر بلغم کی زیادتی اور اس کا اخراج نہ پانا اور اس میں گھنگرو کی سی آواز کا پیدا ہونا (۶)

Scanned with CamScanner

مریض بے ربط باتیں کرنا (۷) ہاتھ پاؤں میں کھچاؤ اور سکت کا نہ پایا جانا (۸) نبض کا عام طور پر نملی ہوجانا اور قارورہ میں سیاہی کا پیدا ہوجانا اکثر خطرناک علامات ہیں۔

ان علامات کو جان لینے کے بعد فوراً حکم نہیں لگانا چاہیے خصوصاً موت کا حکم لگانے میں خطرہ کی شدت کا اظہار کرنا چاہیے موت کا ذکر نہیں کرنا چاہیے کیونکہ زندگی اور موت صرف اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے اکثر قریب المرگ مریضوں میں پھر زندگی پیدا ہوتے دیکھی گئی ہے یا صحیح علاج سے صحت لوٹ آتی ہے اور خطرہ کا اظہار کرنے سے قبل مریض کی علامات اور رنگت وہیئت کی علامات کو بھی صاف مدنظر رکھنا چاہیے۔

علی ھذا القیاس یہ کوئی مشکل علم نہیں ہے اس پر مکمل دسترس حاصل کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ جب کوئی مریض مطب میں آئے تو پہلے اس کے چہرے اور ظاہری جسم کو دیکھ کر مرض کو اخذ کریں اور اسکے بعد بقیہ علامات نبض اور قارورہ وغیرہ سے تصدیق کریں کہ ظاہرہ تشخیص کس حد تک صحیح ہے اس طرح رفتہ رفتہ اس قدر دسترس پیدا ہوجاتی ہے کہ ایک معالج مریض کو صرف دیکھنے کے ساتھ ہی اس کے امراض کو بیان کردیتا ہے۔☆☆☆

تشخیص کا ایک اور طریقہ

قدیم اطباء اور معالجین تشخیص کا ایک طریقہ یہ بھی کرتے تھے کہ مریض جب بیمار ہوتا تو اسے کہتے یہاں بیٹھ جاؤ اور کاغذ پنسل لے کر یاد کرو اور لکھو کہ گزشتہ چار پانچ دنوں میں کیا کچھ کھاتے رہے یاد کر کے لکھو کیونکہ جو کچھ کھایا اسی نے تو بیمار کیا ہے اور جو کچھ نہیں کھایا وہ بیمار نہیں کرسکتا تو اس سے وہ یہ تشخیص کرتے

کہ گزشتہ دنوں جو کچھ کھایا اس کا مزاج کیا ہے جو بھی اس کا مزاج ہوگا اسی مزاج کا مرض تشخیص ہوجائے گا اور اب اس تشخیص کے مطابق علاج تجویز ہوجائے گا مثلاً ایک شخص نے بتایا میری صحت بالکل ٹھیک تھی بلکہ اب بھی ٹھیک ہے مگر اچانک سرعت انزال اور کمی انتشار کی علامت ہوگئی یہ کبھی ایسا نہیں تھا مگر یکدم سارا نظام بالکل زیرو ہوگیا۔

میں نے اس سے اس طریقہ تشخیص کی غرض سے پوچھا کہ گزشتہ دنوں جو کچھ کھایا پیا ہے اسے یاد کر کے لکھ کر دو تو اس نے مجھے لکھ کر دیا کہ گزشتہ دنوں میں کئی شادیوں میں گیا اور وہاں گوشت خوب کھایا پھر گھر میں بھی انڈے وغیرہ زیادہ کھائے اور خشک میوہ جات میں مونگ پھلی کشمش اور کباب وغیرہ خوب کھائے۔

تو میں نے غدی تحریک اور گرم غذاؤں کو سبب مرض تشخیص کر کے اعصابی غذائیں دوائیں کھانے کو کہا تو اللہ کے فضل سے اس کی ساری علامات ٹھیک ہوگئیں۔

اس دن کے بعد میں نے فیصلہ کرلیا کہ مردانہ طاقت میں کمی کا سب سے زیادہ سبب گرم چیزیں بنتی ہیں ان گرم اور غدی غذاؤں سے مادے مقدار میں کم اور قوام میں پتلے ہوجاتے ہیں جس سے رکاوٹ ختم ہوکر سرعت انزال کا مرض ہوجاتا ہے اور چونکہ مادوں کی مقدار میں کمی ہوتی ہے اس سے مریض میں

Scanned with CamScanner

جنسی خواہش ختم ہو جاتی ہے یاد رکھیں کہ عورتوں میں جنسی خواہش گرم غذاؤں سے بڑھتی ہے اور مردوں میں گرم چیزوں سے جنسی خواہش کم یا ختم ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ حرارت کی زیادتی سے عضو کی سختی ختم ہو جاتی ہے کیونکہ حرارت اور گرمی سے تو لوہا بھی نرم ہو جاتا ہے یہ گرم غذائیں اور دوائیں عضو خاص کو کیا خاک سخت کریں گی۔ اور جب تک عضو سخت نہ ہو تو باقی ساری چیزیں بے کار ہوتی ہیں اس لئے گرم غذائیں ہی اکثر مردانہ کمزوری کا سبب بنتی ہیں جب کہ عام لوگوں کا خیال ہے اور ہمارے گھروں میں اور عوام الناس میں یہ خیال پایا جاتا ہے کہ اگر کسی کو مردانہ کمزوری ہو گئی ہو تو اسے گرم کشتے یا گرم دواؤں یا گرم غذائیں کھلائی جائیں حالانکہ یہ خیال بالکل غلط ہے

تو بات طریقہ تشخیص کی ہو رہی تھی تو اس طرح بھی ان قدیم اطباء نے تشخیص کا جو طریقہ اختیار کیا وہ کسی حد تک ٹھیک تھا اور اس طریقہ تشخیص سے غذائی علاج کا تصور بھی واضح ہو جاتا ہے جب کہ اس کے علاوہ کسی بھی طریقہ غذائی علاج کو یکسر نظر انداز کیا جاتا ہے۔

تجویز علاج میں مرض کا علاج اور کمزوری کا علاج

استاد صابر ملتانی فرماتے ہیں کہ بڑھاپے میں سبھی اعضاء موجود ہونے کے باوجود اگر کسی چیز کی کمی ہوتی ہے تو صرف طاقت کی کمی ہوتی ہے صرف طاقت کی کمی سے اس کا اٹھنا بیٹھنا ہو جاتا ہے۔ کم سننا کم دیکھنا اور چکھنا سونگھنا

سب کم ہو جاتا ہے اسے کوئی مرض بھی نہیں ہوتا اگر صرف طاقت بحال ہو جائے تو وہ دوبارہ جوان ہو جاتا ہے حقیقت میں طاقت کی کمی نے ہی اسے بوڑھا کر دیا ہے۔ تو تجویز علاج میں ضروری ہے کہ مریض کا جب علاج تجویز کریں تو مرض کی دوا کے ساتھ ساتھ طاقت کی بحالی کا بھی انتظام کیا جائے

مثلاً غدی تحریک کے مریضوں کو جب اعصابی دوا تجویز کرتے ہیں تو ان کو جو طاقت کی غذائیں دے سکتے ہیں وہ درج ذیل ہیں

ایک مریض غدی دورے کا ہے اسے غدی دورے کی دوا کے ساتھ ساتھ کمزوری کے لئے سویاں دودھ والی، ہڈی کا گودا، چاول کھیر والے جو کا دلیہ گاجر کا جوس یا مربہ اور بادام کا حلوہ استعمال کرائیں۔

غدی دمہ کے مریض کو بھی انہی غذاؤں کے ساتھ ساتھ دیسی گھی کسی شکل میں لازمی استعمال کرائیں اعصابی دمہ ہو تو مربہ آملہ یا ہریڑ اور دہی وغیرہ طاقت دیں گی۔

اعصابی تحریک کے مریضوں کو عضلاتی دوا کے ساتھ انڈے اور بیسن کا حلوہ ابیسن کے لڈو اور مربہ آملہ ہریڑ اور دہی وغیرہ سے طاقت آئے گی۔

اسی طرح غدی دواؤں کے مریضوں کو ادرک کا حلوہ بکرے کا قیمہ شہد کھجور اور کھجور کا ملک شیک طاقت کی غذائیں ہیں

اسی طرح چٹنی مقوی قلب و مولد خون جو ٹماٹر سے تیار ہوتی ہے بہت

Scanned with CamScanner

طاقت والی غذا ہے بیسن کے لڈو یا بیسن کے دہی بھلے طاقت پیدا کرتے کرتے ہیں ہم خود سردیوں میں اپنے بچوں کو سکول جاتے وقت بیسن کے لڈوان کے بستے میں ڈال دیتے ہیں تاکہ بریک ٹائم کھایا کریں۔

شوگر کے غدی مریضوں کو جو کمزوری ہوتی ہے۔ یہ وہ شوگر سے ہرگز نہیں ہوتی بلکہ شوگر کی دواؤں سے ہوتی ہے اگر مریض اپنے علاج کے ساتھ طاقت کو بحالی کرنے کے لئے غذائیں اور مقویات کا استعمال کرے تو کمزوری نہیں ہوتی مثلاً غدی شوگر میں سفوف مغلظ کانسخہ بے حد مفید ہے سرعت انزال کے علاوہ منی کی کمی کو دور کرتا ہے۔سویاں دودھ والی اور جو کا دلیہ مقوی غذا ہے استسقاء میں ڈاچی کے دودھ سے اچھی غذا نہیں اور حمل کے پہلے چار ماہ گائے کے نر بچے کا دودھ سے اعلیٰ ہے بلکہ پہلے چار ماہ تمام عضلاتی غذائیں اور چھٹے سے آخری ماہ تک تمام اعصابی غذائیں نہایت اعلیٰ غذا ہیں۔

عورتوں کو کمر درد کی دواؤں کے ساتھ ساتھ حلوہ مقوی کمر کس والا جس میں کمر کس چاروں گونداور چاروں مغز وغیرہ شامل ہیں مکمل نسخہ تشریح فارما کوپیا میں ہے کمر درد کے لئے فوری اثر ہے دواؤں کے ساتھ استعمال کرنے سے علاج لمبا نہیں ہوتا۔

جگر کے متعلقہ تمام کینسر کے مریض عضلاتی تحریک کی شدت کی وجہ سے کینسر میں مبتلا ہوتے ہیں انہیں دواؤں کے ساتھ ہڈی کا گودا یا ہڈی کی یخنی

استعمال کرائی جائے جو غذا کے ساتھ ساتھ دوا کے فوائد بھی بڑھاتی ہے اور جلد شفاء کا سبب بنتی ہے

اسی طرح بلڈ کینسر جس میں خاص طور پر تھیلا سیمیا کے بچے جن میں بون میرو ختم ہو جاتا ہے انہیں بھی ہڈی کا گودا یا ہڈی کی یخنی بہت جلد خون بننے کا سبب بنتی ہے بلکہ میں نے تو یہاں تک دیکھا ہے کہ اگر اپنے علاج سے ہڈی کی یخنی کو نکال دیں تو باقی علاج اکثر ناکام ہو جاتا ہے یہ غذا کے ساتھ ساتھ دوا کا کام بھی کرتی ہے۔

پلیٹ لیٹس سیلز جب کم ہو جائیں تو ہڈی کی یخنی اور جو کا دلیہ اور ڈاچی کا دودھ نہایت مقوی غذائیں ہیں۔

گنٹھیا کے مریضوں کے جوڑوں میں روغن کم یا ختم ہو جاتا۔ ہے اس لئے پین کلر کے ساتھ روغن پیدا کرنے کے لئے روغنی غذائیں جس میں ہڈی کی یخنی لازمی استعمال کرائیں۔ ورنہ پین کلر نے جب کام چھوڑا تو مریض مستقل بیڈ پر چلا جاتا ہے۔

جنسی امراض میں طاقت کی دواؤں کے ساتھ ساتھ منی پیدا کرنے والی غذائیں استعمال نہ جائیں تو طاقت کی دوائیں ایک طرف بلڈ پریشر ہائی کرنے لگتی ہیں اور دوسری طرف کچھ عرصہ بعد فائدہ دینا چوڑ دیتی ہیں منی پیدا کرنے والی غذائیں اعصابی ہوتی ہیں اور منی کو گاڑھا کرنے والی غذائیں عضلاتی ہوتی

Scanned with CamScanner

ہے۔

دورے جھٹکے والے بچوں میں کمزوری کے لئے مربہ گاجر یا گاجر کا حلوہ بادام کا حلوہ اور بکرے کا قیمہ کالی مرچ سے استعمال کرائیں اس کے علاوہ دیسی گھی کا کوئی مرکب جو اعصابی اجزا پر مشتمل ہو استعمال کرائیں۔

ڈپریشن کے مریضوں کا چونکہ دل کمزور ہوتا ہے اس لئے عضلاتی غذاؤں میں مربہ آملہ چنے بھنے کشمش ملا کر کھلائیں دہی بہت مقوی غذا ہے۔

کمی بھوک کے بچوں کا بوڑھوں کو کشمش کا قہوہ بھوک لگانے کے ساتھ ساتھ طاقت بھی دیتا ہے۔

فالج میں کوئی ایک حصہ جسم میں جہاں حس ختم ہوتی ہے وہاں طاقت بھی ختم ہو جاتی ہے حس بیدار کرنے کی دوا کے ساتھ طاقت کی غذا اسی مزاج کے مطابق دیں اگر فالج غدی تحریک سے ہو تو مکھن بادام خاص غذا ہے مربہ گاجر اور بادام کا حلوہ دیں۔ اگر فالج اعصابی ہو تو عضلاتی غذا دوا دیں

خارش کے مریض کو زیرہ سفید الائچی کا قہوہ اور ادرک کا کوئی مرکب دیں۔

معدے کا السر میں مربہ آملہ اور دہی مقوی غذا ہے

برص میں مکھن بادام اور ہڈی کی یخنی اور بنولہ کا مغز کسی بھی شکل میں دیں مقوی غذا ہے۔

☆☆☆

مرض اور دواؤں کی علامات میں فرق

مریض ہمارے پاس آ کر جتنی بھی تکالیف بتاتا ہے یا اپنے دکھ بیان کرتا ہے تو ان علامات میں سے صرف بیس فیصد علامات مرض کی ہوتی ہیں اور اسی فیصد علامات اس مرض کے لئے استعمال کی جانے والی دواؤں کی ہوتی ہیں

مثال کے طور پر ایک مریض بیان کرتا ہے کہ

مجھے پانچ سال سے شوگر ہے اور شوگر کی دوائیں کھا رہا ہوں۔

پیشاب بار بار آتا ہے رات کو کئی بار اٹھنا پڑتا ہے۔

بعض اوقات پیشاب کی رکاوٹ نہیں رہتی باتھ روم جانے سے پہلے قطرے نکل جاتے ہیں۔ پاؤں سن ہو جاتے ہیں اور درد کرتے ہیں۔

تھوڑا چلنے سے سانس تنگ ہو جاتا ہے۔ خون گاڑھا ہو گیا ہے اسے پتلا کرنے کی دوا بھی کھا رہا ہوں نظر کمزور ہو گئی۔ اور دن بدن اور کمزور ہوتی جا رہی ہے

حافظہ کمزور ہو گیا ہے بات بات پر بھولتا ہے طبیعت میں چڑچڑا پن ہو گیا ہے۔

ہڈیوں سے کڑ کڑ کی آوازیں آتی ہیں۔ جوڑوں میں درد رہتا ہے

بلڈ پریشر کبھی ہائی اور کبھی لو ہونے لگتا ہے ۔

مردانہ طاقت ختم ہو گئی ہے۔

پاؤں میں جوتے کے اندر کوئی کنکر معلوم ہونا حالانکہ نہیں ہے

Scanned with CamScanner

پاؤں ٹھنڈے ہوتے ہیں مگر محسوس گرم ہوتے ہیں احساس بگڑ گیا ہے۔
سکون والی نیند ختم ہوگئی ہے جتنا بھی سو جائیں طبیعت فریش نہیں ہوتی بلکہ سو کر اٹھنے کے بعد بھی تھکاوٹ رہتی ہے

مندرجہ بالا علامات پر اگر غور کریں تو پتہ چلتا ہے کہ جب مریض کو شوگر نہ تھی تو یہ علامات بھی نہ تھیں صرف ایک شوگر کا مرض لگا اور اسی ایک شوگر کی دوا کھائی تو اس دوا کے بعد ایک ایک کر کے علامتیں بڑھتی گئیں اور اس وقت مریض شوگر کو بھول گیا ہے اور دس بارہ اور علامات کا رونا رو رہا ہے لہٰذا یہ جان لیں کہ صرف ایک شوگر کے علاوہ سب علامات شوگر کی دوا کی ہیں۔ اگر کوئی نہ مانے تو ہم ایک ایک علامت کا تجزیہ کر لیتے ہیں

تجزیہ علامات

میں نے اپنی شوگر کی کتاب میں دلائل سے یہ ثابت کیا کہ جب بھی کسی نئے مریض کو شوگر ہوتی ہے تو وہ ہمیشہ اعصابی تحریک کی ہوتی ہے اس کا علاج ہر طریقہ علاج میں عضلاتی دوائیں ہوتا ہے تو چونکہ شوگر اعصابی تحریک میں ہوتی ہے۔ لہٰذا مریض کو پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں آتا ہے جب پیشاب بار بار اور زیادہ مقدار میں آتا ہے تو اس کے نتیجے میں پیاس بڑھتی ہے اور منہ خشک ہونے لگتا ہے پیشاب اور پیاس کی زیادتی سے ہی نئے مریض کو اپنے جسم میں سب سے پہلی بار شوگر کا احساس ہوتا ہے اس وقت اور کوئی علامت نہیں بس ایک

شوگر اور دوسرا پیشاب اور پیاس کی شدت ہوتی ہے ان کے علاوہ باقی سب علامات بعد میں پیدا ہوتی ہیں ان بعد میں پیدا ہونے والی علامات کی وجہ یہ ہے کہ جب اعصابی شوگر کے علاج کے لئے عضلاتی دوا کھائی جاتی ہے تو اس سے پیشاب کی کثرت کم ہو جاتی ہے اور ساتھ ہی پیاس بھی نارمل ہو جاتی ہے جب پیشاب اور پیاس نارمل ہو جاتی ہے تو شوگر بھی نارمل ہو جاتی ہے لیکن یہ سلسلہ زیادہ دیر نہیں چلتا مریض مسلسل اس دوا کو جب کسی ماہ تک کھاتا جاتا ہے تو اب اس دوا کے ضرورت سے زیادہ استعمال سے یا لمبا استعمال سے پیشاب نارمل سے بھی کم ہو جاتا ہے جب پیشاب نارمل سے بھی کم ہوتا ہے تو اس کی باریاں بڑھ جاتی ہیں کیونکہ پیشاب کی یہ بڑی صفت ہے کہ جب مقدار کم ہو تو باریاں زیادہ ہوتی ہیں اور جب مقدار زیادہ ہو تو باریاں کم ہوتی ہیں لہٰذا پیشاب کم ہونے سے باریاں بڑھ جاتی ہیں یہی وجہ ہے کہ مریض بار بار رات کئی بار اٹھنے لگتا ہے اور جب پیشاب کرنے باتھ روم جاتا ہے تو راستے میں ہی نکلنے کو ہو جاتا ہے یعنی برداشت بھی ختم ہو جاتی ہے۔

دوسری طرف عضلاتی دوا کے کثرت استعمال سے خون میں پانی کم ہو کر خون گاڑھا ہو جاتا ہے جس کے نتیجہ میں سانس کی تنگی ہوتی ہے یہی وجہ ہے کہ مریض بتاتا ہے کہ مجھے سانس تنگی سے آتا ہے اور یہی عضلاتی خشکی کی بنا پر جوڑوں میں موجود روغنی مادہ ختم ہو جاتا ہے جس کی وجہ سے کڑکڑ کی آوازیں آنے

Scanned with CamScanner

لگتی ہیں انہی دواؤں کی خشکی سے نیند کا سکون ختم ہو جاتا ہے مریض کو سوتا ہوا اگر دیکھو تو ایسے لگتا ہے کہ بہت گہری نیند سویا ہوا ہے لیکن جب اسے اٹھایا جائے تو تھوڑے سے اشارے پر ایسے اٹھ جاتا ہے کہ جیسے سویا ہی نہیں اسے طب قدیم میں نیند نہیں بلکہ غنودگی کہتے ہیں۔

دواؤں کی خشکی سے حافظہ کمزور ہو کر بات بات پر بھولنے لگتا ہے نسیان شدید ہو جاتا ہے بلڈ پریشر کبھی ہائی اور کبھی ہونے لگتا ہے اور جب یہ علامات لمبا عرصہ ہوں تو نظر کمزور ہو کر عینک لگ جاتی ہے مریض کے جسم کے نصف سے زیادہ اعضاء مرض میں مبتلا ہو چکے ہوتے ہیں یہی وجہ ہے کہ جب اکثر اعضاء اپنے طبعی افعال انجام دینے سے معزور ہو جاتے ہیں تو مردانہ طاقت ختم ہو جاتی ہے اس کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے یہ کہ عضلاتی دواؤں سے جب خون میں رطوبات کم ہو جاتی ہیں تا جان لیں کہ منی بھی ایک رطوبت ہے لہٰذا منی بھی کم ہو جاتی ہے وہ بھی خشک ہو جاتی ہے لہٰذا جنسی خواہشات کم یا ختم ہو جاتی ہیں کئی کئی ماہ گزر جاتے ہیں خواہش پیدا نہیں ہوتی یہ سب شوگر کی وجہ سے نہیں بلکہ شوگر کی دوا کی وجہ سے ہے یہی وجہ ہے کہ ہم اپنے مریضوں کو مشورہ دیتے ہیں کہ جب تک شوگر کی دوا چل رہی ہے اس وقت تک مردانہ طاقت کی دوا کا کوئی فائدہ نہ ہوگا کیونکہ ہم اپنی دوا سے رطوبات پیدا کریں گے اور شوگر کی دوا رطوبات کو ختم کرے گی تو دونوں دواؤں کا کوئی فائدہ نہ ہوگا وقت اور پیسہ الگ ضائع ہوگا اور سائیڈ

ایفیکٹس الگ ہونگے۔

یادداشت

یاد رکھیں ایسے مریض کا علاج کرنے سے پہلے شوگر کا علاج دوا کے بغیر کیا جائے تو کامیاب ہوتا ہے۔اب شوگر کا علاج بغیر دوا کرنے کے لئے مزاج کے مطابق قہوہ پلانا پڑے گا اور پرہیز وغذا بھی مزاج کے مطابق بتانی پڑے گی جہاں تک واک کا تعلق ہے اس سے شوگر واک کے دوران صرف ہونے والی توانائی میں خرچ ہو کر کم ہو جاتی ہے ورنہ زائد شوگر بننے کا عمل بند نہیں ہوتا یہی وجہ یہ کہ شوگر کے مریض کو مستقل آرام نہیں آتا۔

دواؤں کی مزید علامات جو مریض میں نہیں ہوتی صرف محسوس ہوتی ہیں ڈپریشن کے مریض جتنی بھی علامات بتاتے ہیں ان میں۔سے 95 فیصد علامات ان میں نہیں ہوتیں صرف پانچ فیصد ہوتی ہیں اب جو باقی علامات مریض بیان کرتا ہے وہ سب کی سب اسے محسوس ضرور ہوتی ہیں مگر جسم میں موجود نہیں ہوتیں اب صرف محسوس ہونے والی اور موجود علامات کا تجزیہ کریں تو پتہ چلتا ہے کہ اصل بات کوئی اور ہے مثلاً وہ کہتا ہے کہ میرے معدے میں بہت گرمی ہے آج تک میری گرمی ختم نہ ہو سکی یاد رکھیں اس کے معدے میں گرمی نہیں ہوتی اگر ہم بھی ٹھنڈی چیزیں کھلائیں گے تو کبھی ٹھیک نہ ہوگا پھر وہ کہتا ہے کہ مجھے دائمی قبض ہے میں ہر طرح کے قبض کشا نسخے استعمال کئے مگر میری قبض نہیں ختم ہوئی

Scanned with CamScanner

یادرکھیں ایسے مریض کو قبض بھی نہیں ہوتی بلکہ اسے قبض کرنے والی عضلاتی دوائیں دی جائیں تو وہ ٹھیک ہوجاتا ہے جب اس سے پوچھیں کہ پاخانہ دن میں کتنی بار آتا ہے تو وہ کہتا ہے کہ چار پانچ بار آتا ہے حالانکہ قبض میں تو دو دن بعد بھی مشکل سے آتا ہے۔

اسی طرح مریض کہتا یہ کہ میرے معدہ میں ورم اور خشکی ہے اور میرے بالوں میں سر میں بہت خشکی ہے اور میرے کانوں میں خشکی ہے بلکہ یہاں تک کہتا ہے کہ آج تک میری خشکی ختم نہ ہوئی۔

یادرکھیں اسے بھی خشکی نہیں ہوتی اس کے منہ سے خشکی کا لفظ سن کر اگر تری والی غذائیں دوائیں تجویز کیں تو مریض کا فائدہ کی بجائے نقصان ہوجائے گا اسی طرح مریض کہتا ہے کہ میرا بلڈ پریشر ہائی اور لو ہوتا رہتا ہے بلکہ ایک ہی دن میں کئی بار کبھی ہائی اور لو ہوتا ہے مجھے سمجھ نہیں آتا کہ میں بلڈ پریشر ہائی کی دوا کھاؤں یا بلڈ پریشر لو کی دوا کھاؤں۔

یادرکھیں بلڈ پریشر ہائی اور لو کے الگ الگ اسباب ہیں اور مخالف اسباب ہیں ایک ہی شخص میں اور ایک ہی دن میں دو مخالف علامات کیسے ہوسکتی ہے ایک ہی دن میں گرمی کی شدت اور کچھ دیر بعد گرمی کی کمی کیسے ہوسکتی ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ

مندرجہ بالا سب علامات مریض میں نہیں ہوتیں بلکہ صرف محسوس ہوتی

ہیں یہاں تک کہ ایک مریض کہتا ہے کہ میرے پاؤں میں بوٹ کے اندر روڑی معلوم ہوتی ہے جب جوتا تار کر صاف کرتا ہوں تو کچھ بھی نہیں ہے بس یہ روڑی صرف محسوس ہوتی ہے موجود نہیں ہوتی اسی طرح کا ایک مریض بتاتا ہے کہ میں صاف فرش یا کچی مٹی والی صاف جگہ پر بھی ننگے پاؤں چلوں تو ایسے لگتا ہے کہ جیسے بجری پر چل رہا ہوں ان علامات کا اصل سبب ریاح ہوتا ہے ریاح کے اثرات اگر دل کے پردوں پر پڑ جائیں تو ڈپریشن کی علامات ہوجاتی ہیں جو کچھ مالیخولیا سے بھی ملتی جلتی ہوتی ہیں اور انہی ریاح کے اثرات دماغ کے پردوں پر پڑ جائیں تو پاگل پن کی علامات ظاہر ہوجاتی ہیں یہاں یہ بات بھی یادرکھیں اصلی پاگل شخص دماغ خراب ہونے سے نہیں ہوتا بلکہ دل کمزور یا دل خراب ہونے سے ہوتا ہے یہ بہت لمبی بات ہے میں نے اپنی کتب میں اس پر پہلے ہی تفصیل سے بیان کیا ہے یہاں دوبارہ نہیں کرتا۔ بس اتنا سمجھ لیں کہ جو علامات محسوس ہوتی ہیں اور موجود نہیں ہوتیں ان سب کے پیچھے اصل سبب ریاح اور دواؤں کے اثرات کا ہوتا ہے یعنی ریاح اور دواؤں کے سائیڈ ایفیکٹس کے اثرات اس علامت کو نہ ہونے کے باوجود محسوس کراتے ہیں ایسا مریض اپنے جسم کے اندر اتنی علامات بتاتا ہے کہ اتنی علامات ایک انسان میں ہو نہیں سکتیں اور اگر ایک انسان میں ہوجائیں تو زندہ نہیں رہ سکتا یہ سب ریاح کی بندش کے کارنامے ہیں جونہی ریاح خارج کرنے والی دوائیں دی جاتی ہیں سب علامات اسی ایک دوا سے ٹھیک ہو

Scanned with CamScanner

جاتی ہیں۔

تفصیل کے لئے میری کتاب شوگر اور قانون مفرد اعضاء اور ریاح کے امراض کا مطالعہ فرمائیں۔☆☆☆

علامات سے تشخیص میں دھوکہ

غیر طبعی حس کی علامات

پاؤں میں روڑ یا سوئیاں چبھنا، پاؤں ٹھنڈے مگر محسوس گرم ہونا معدے میں جلن محسوس ہونا مگر حقیقت میں معدہ ٹھنڈا ہونا، ہر کسی سے بلاوجہ معافی مانگنا تھوڑا کہنا مگر زیادہ محسوس ہونا

ہمارے مطب میں بہت سارے مریض اپنی مرض کی حقیقت بتاتے ہوئے ایسی ایسی باتیں بتاتے ہیں جو علامات ان میں نہیں ہوتیں لیکن انہیں محسوس ہوتی ہیں اور کچھ مریض اتنی زیادہ باتیں اور علامات بتاتے ہیں جتنی ایک انسان میں ہو ہی نہیں سکتیں لیکن وہ کہتا ہے کہ میرے اندر یہ سب علامات ہیں اگر اسے کہیں کہ نہیں ہیں تو وہ یہ سمجھے گا کہ حکیم صاحب کو میری مرض کی سمجھ نہیں آئی اس لئے اسے یہی کہنا ہوگا کہ ہاں یہ سب علامات آپ کے اندر موجود ہیں اور ان کا الگ الگ سب کا علاج کرنا ہوگا لیکن حقیقت میں ایسا نہیں ہوتا اور نہ ہی ہو سکتا ہے۔

مثلاً ہیپاٹائٹس سی کے ۹۹ فیصد مریضوں کو ہیپاٹائٹس سی نہیں ہوتا (اور بھی بہت سی علامات ہیں جو مریض میں نہیں ہوتیں مگر ٹیسٹ میں آتی ہیں ان کا بعد میں ذکر کریں گے) اگر ہم اسے کہیں کہ تجھے ہیپاٹائٹس سی نہیں ہے تو یہ سمجھے گا کہ حکیم صاحب کو میری مرض کی سمجھ نہیں آئی بڑی بڑی لیبارٹری والوں کے ٹیسٹ غلط نہیں ہو سکتے لہٰذا کسی اور سے علاج کراتے ہیں۔

یادداشت

یہاں یہ بات یاد رکھیں کہ جب بھی کوئی مرض یا علامت ہوتی ہے تو اس کی نشانیاں ضرور ہوتی ہیں مثلاً

اگر خارش ہو تو جسم پر اس کے نشانات ضرور ہونگے اگر دھپڑ ہو تو بھی کوئی نشان ہونگے اگر سیاہیاں ہوں تو بھی نشان ہونگے اگر برص کے سفید داغ ہوں تو بھی سفید نشان ہونگے اگر کینسر ہو تو بھی اس کی نشانیاں ہونگی (تفصیل کے لئے بلڈ کینسر کی کتاب کا مطالعہ کریں) اگر کسی بچے کو تھیلاسیمیا ہو تو اس کی بھوک بند ہو جاتی ہے آنکھوں پر ورم اور تلی کا مقام سخت ہو جاتا ہے اگر گردے فیل ہوں تو خالی پیٹ قے اور ابکائی آتی ہے پیٹ میں پانی ہو تو پیٹ ڈھول کی طرح بڑھ جاتا ہے ہاتھ پاؤں پر ورم ہو تو موٹے نظر آتے ہیں یرقان پیلا ہو تو آنکھیں زرد اور ناخن و پیشاب زرد ہلدی کی طرح ہوگا اور اسی طرح اگر یرقان کالا ہو تو بھی ناخن کالے آنکھوں اور جسم پر سیاہی پھیلتی نظر آئے گی۔

Scanned with CamScanner

الغرض کوئی بھی علامت مریض میں ہو تو اس کی نشانیاں ضرور جسم کے کسی نہ کسی حصہ پر ظاہر ہوتی ہے ایسی کوئی مرض نہیں جو انسان میں ہو ٹیسٹوں میں آئے اور اس کی کوئی نشانی ظاہر نہ ہو۔

لیکن افسوس

یہاں روزانہ مریض آ کر کہتے ہیں مجھے ڈپریشن کا مرض ہے اس سے پوچھتے ہیں کہ اس کی کیا علامات ہیں تو کوئی بھی نہیں بتاتے اگر بتاتے ہیں تو معدہ کی خرابی کی کوئی علامات بتاتے ہیں اسی طرح کہتے ہیں کہ گلے کے تھائی رائیڈ گلینڈ بڑھ گئے اس کی دوائیں کھا رہے ہیں اور تمام عمر کھائیں گے لیکن نہ گلا بڑھا ہوا ہے نہ گلے میں ورم ہے نہ گلے کا رنگ بدلا ہے نہ بولنے میں مشکل ہے نہ ہی کھانے میں نگلنے میں کوئی مشکل ہے نہ ہی نبض و پیشاب سے گلینڈ کے ورم کی کوئی علامت موجود ہے بس صرف ٹیسٹ میں آیا ہوا ہے معلوم نہیں کہ ایسا کیوں ہوتا ہے اور کیوں ٹیسٹوں میں آتا ہے اسی طرح ہیپاٹائیٹس سی کے مریضوں میں آپ کالے یرقان کی ایک بھی علامت تلاش کریں تو نہ ملے گی لیکن وہ اس کے کورس اور دوائیں کئی ماہ سے مسلسل کھا رہا ہوتا ہے جب ٹھیک ہو جاتا ہے تو وہ خوش ہو جاتا ہے کہ میرا کالا یرقان ٹھیک ہو گیا یا کوئی دوسرا مرض ٹھیک ہو گیا حالانکہ مرض ہوتا ہی نہیں نہ مریض کو معلوم ہے اور نہ ہی معالج کو معلوم ہے کہ اسے کیا مرض تھا اور دوا کس مرض کی دی گئی جس سے وہ ٹھیک ہوا مرض تو حقیقت

میں ظاہر ہی نہ ہوا تھا صرف ٹیسٹوں میں تھا اور دواؤں سے ٹیسٹوں میں ہی ختم ہو گیا اور مریض ٹیسٹ دیکھ جوڑ گیا تھا اب وہی ٹیسٹ دیکھ کر خوش ہو جاتا ہے

یاد رکھیں

کوئی مرض ایسا نہیں ہوتا جس کی جسم پر اندر باہر کوئی علامت ظاہر نہ ہو مثلاً چھوٹے بچوں کو جب دورے پڑتے ہیں تو اس کی ایک بہت بڑی نشانی ظاہر ہوتی ہے کہ اس کے منہ سے رال بہتی ہے ماں ہر وقت منہ صاف کرتی ہے تو ہم جب اس کا علاج کرتے ہیں تو دورے بعد میں ٹھیک ہوتے ہیں لیکن یہ رال بہنا پہلے بند ہو جاتی ہے منہ خشک ہو جاتا ہے ہم اپنے مریض کو مرض ٹھیک ہونے کی نشانیاں بتاتے ہیں کہ آپ کے مریض کا علاج تو لمبا ہے لیکن یہ علامات ظاہر ہونگی یا سابقہ علامات میں یہ فلاں فلاں علامت پہلے ٹھیک ہونگی اگر یہ علامات ٹھیک ہو جائیں یا فلاں نشانیاں ظاہر ہو جائیں تو آپ سمجھیں کہ ہمارا مریض ٹھیک ہو جائے گا

غیر طبعی حس کی علامات

بات کسی اور طرف چلی گئی ہم غیر طبعی حس کی علامات بیان کر رہے تھے تو حقیقت میں مریض کو جو علامات محسوس ہوتی ہیں لیکن اس میں موجود نہیں ہوتیں وہ نظام حس کے بگاڑ سے محسوس ہوتی ہیں مثلاً ایک شخص کہتا ہے کہ میرے پاؤں گرم اور جلتے ہیں لیکن ہاتھ لگانے سے ٹھنڈے ہوتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

جوتے میں کنکر معلوم ہوتا ہے لیکن ہوتا نہیں ہے۔ معدہ میں جلن ہوتی ہے لیکن حقیقت میں نہیں ہوتی۔

تھوڑا ڈانٹا جائے تو وہ اسے زیادہ محسوس کرتا ہے۔

ایک شخص نے بتایا کہ اس کا بیٹا ہر کسی سے معافی مانگتا ہے کہ مجھے معاف کردو حالانکہ اس نے کوئی جرم نہیں کیا جس کی معافی مانگتا ہے لیکن اسے یہ محسوس ہوتا ہے کہ میں نے کوئی غلط کام کیا ہے جس کی معافی مانگوں۔

شوگر کے مریضوں میں پاؤں وزنی معلوم ہونے لگتے ہیں مریض کہتا ہے کہ مجھے ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے میرے پاؤں کے ساتھ دو دو کلو کے باٹ باندھے ہوئے ہیں اور جب میں چلتا ہوں تو ان کو اٹھا کر چلتا ہوں ان کا واضح طور پر وزن معلوم اور محسوس ہوتا ہے۔

اکثر گھروں میں ہونے والے لڑائی جھگڑوں کی بنیاد بھی یہی ہوتی ہے کہ ایک شخص دوسرے کے رویے کو غلط محسوس کرتا ہے حالانکہ وہ غلط نہیں ہوتا وہ اسے غلط سمجھ کر اس سے جھگڑا کرتا ہے دونوں فریق اپنی اپنی بات کو ثابت کرنے کے لئے دلائل دیتے ہیں اگر خوش قسمتی سے کسی بھی دو فریقوں کا ذہن مل جائے تو انہیں دونوں کی باتیں غلط معلوم نہیں ہوتی یہی دو دوست ہوتے ہیں

ایک شخص کسی دوسرے کا جب حق کھاتا ہے تو اسے اپنا حق سمجھ کر ہی کھاتا ہے اگر وہ یہ محسوس کرے کہ یہ میرا نہیں ہے تو کبھی بھی کسی کا حق نہ کھائے۔

علاج مندرجہ بالا سب علامات صرف محسوس ہوتی ہیں کسی انسان میں موجود نہیں ہوتیں لہٰذا جب یہ علامات ہوتی ہی نہیں تو ان کا علاج بھی نہیں ہوگا بلکہ ان غیر طبعی احساسات کو اعتدال پر لانا ہوگا جس کے بگاڑ سے اسے ایسی علامات محسوس ہوتی ہیں۔

میرے خیال میں احساسات کو نارمل کرنے کے لئے تینوں اعضاء دل، دماغ، جگر کے افعال کا اعتدال پر ہونا ضروری ہے جب تینوں اعضاء کے جذبات اور احساسات نارمل ہونگے تو ایسی غیر طبعی علامات نہیں ہونگی یعنی کوئی بھی تحریک شدت اختیار نہ کرے بلکہ اعتدال پر ہوں جس کے انسان کو چاہیئے کسی ایک مزاج کی غذا یا اپنی پسند کی کوئی ایک ہی غذا کو کثرت سے نہ کھائے بلکہ ملی جلی غذائیں کھائے تاکہ تینوں اخلاط برابر پیدا ہوں اور کسی ایک کی شدت ہو کر ان کا اعتدال نہ بگڑے اور غیر طبعی علامات پیدا نہ ہوں باقی جہاں تک غیر طبعی حس کا تعلق ہے تو یہ اکثر غدی تحریک اور اعصابی تسکین میں ہوتا ہے اس کا سب سے اعلیٰ علاج غدی اعصابی غذائیں دوائیں ہیں جن کے استعمال سے دوران خون اعصاب کی طرف رواں دواں ہو جاتا ہے اور حس کی بے اعتدالی دور ہو جاتی ہے اور ایسی مندرجہ بالا علامات ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

علاج اگر اعصاب میں تسکین یا سستی ہو تو اعصابی غدی اور اعصابی عضلاتی غذاؤں دواؤں سے اسے تیزی و تحریک میں لایا جا سکتا ہے اور اگر

Scanned with CamScanner

اعصاب میں پہلے ہی تیزی ہو تو غدی یا عضلاتی تحریک پیدا کر کے اعصاب کے احساسات کو اعتدال پر لایا جا سکتا ہے۔

ایک اور سبب ان غیر طبعی علامات کے احساسات کا ایک اور سبب ریاح ہوتا ہے غیر طبعی ریاح کا دباؤ اگر اعصاب کے پردوں اور دل کے پردوں پر پڑ جائے تو بھی احساسات کو دھوکا ہونے لگتا ہے لہٰذا اگر مریض میں ریاح کا دباؤ ہو تو ریاح ختم کرنے کی دوائیں دیں جن میں جوارش کمونی اور تریاق تبخیر اور حب سنگ دانہ خاص دوائیں ہیں۔

یہاں ایک اور بات یاد رکھیں کہ جو مریض اپنے اندر بے شمار علامات بتاتا ہے وہ صرف ریاح کا مریض ہوتا ہے اگر وہ صرف ایک علامت ریاح کی بندش کا علاج کرے تو باقی ساری علامات ختم ہو جاتی ہے۔

قدرتی ترشی یا بعد میں ہونے والی یا بننے والی ترشی

کچھ چیزیں قدرتی کھٹی ہوتی ہیں جیسے لیموں اچار انار وغیرہ اور کچھ چیزیں بعد میں خراب ہو کر کھٹی ہو جاتی ہیں مثلاً دودھ خراب ہو کر کھٹا ہو جاتا سالن یا دودھ بھی خراب ہو کر کھٹا ہو جاتا ہے۔

یادداشت

یاد رکھیں بعد میں کھٹی ہونے والی چیزیں کھٹی ہونے سے پہلے خراب

ہوتی ہیں اگر وہ خراب نہ ہوں تو کھٹی نہیں ہوتیں ان میں تعفن خمیر اور سڑاند پیدا ہو جاتی ہے ان کا رنگ بھی بدل جاتا ہے لیکن جب انسانی جسم میں یہ عمل ہوتا ہے تو طبیعت مدبرہ بدن خود بھی ترشی پیدا کرتی ہے جب جسم و خون میں ترشی کی کمی ہو جائے اور اس قدر کمی ہو جائے کہ جسم کو نقصان کا خطرہ ہو تو طبیعت کھائی جانے والی غذاؤں کو ترشی میں تبدیل کر دیتی ہیں اسی موقع پر مریض کہتے ہیں کہ ہم جو بھی غذا کھائیں وہ میٹھی ہو یا نمکین ہو یا کڑوی ہو یا مرچ والی ہو اس کے کھانے کے بعد کھٹے ڈکار آتے ہیں تو سمجھدار معالج جان جاتا ہے کہ اس کے خون میں ترشی کی انتہائی کمی ہو چکی ہے طبیعت ہر میٹھی اور کڑوی چیز کو ترش کر دیتی ہے لہٰذا اس مریض کو ترش غذا دوا کھلانی چاہیئے اس مریض کو بطور دوا جوارش املی اور املی آلو بخارے کا پانی پلانا چاہیئے اسے لئے پرانی کتب میں لکھا کہ (املی باوجود ترش ہونے کے کھٹے ڈکاروں میں مفید ہے) جس کی وجہ یہی ہے کہ اس کے استعمال سے خون میں ترشی کی کمی پوری ہو کر کھٹے ڈکار بند ہو جاتے ہیں تو اس سے پتا چلا کہ جب خون میں ترشی کم ہو تو جسم مصنوعی ترشی پیدا کرتا ہے اور ہم قدرتی ترشی کھلا کر اس کی کمی کو پورا کرتے ہیں بالکل اسی طرح جیسے بخار سے پہلے جسم میں حرارت کم ہو جاتی ہے جسے پورا کرنے کے لئے طبیعت بخار چڑھا کر جسم کو گرم کر دیتی ہے اور ہم بخار کے لئے اسے گرم دوائیں کھلا کر اس کی حرارت کی کمی پورا کرتے ہیں جسے طبیعت پورا کرنا چاہتی ہے

Scanned with CamScanner

بالکل اسی طرح قدرتی حرارت اور مصنوعی حرارت کا تصور بھی ہے قدرتی حرارت اللہ پاک نے غذاؤں اور دواؤں میں پیدا کی ہے اور مصنوعی حرارت ہم کسی چیز کو حرکت دے کر پیدا کرتے ہیں جیسے ہم دونوں ہاتھوں کو رگڑیں تو گرم ہو جاتے ہیں یا ورزش کریں تو جسم گرم ہو جاتا ہے۔

لہٰذا مصنوعی ترشی اور قدرتی ترشی کے استعمال سے پہلے اس کا موقع استعمال کا تعین بہت ضروری ہے تاکہ علاج میں ناکامی نہ ہو۔ المختصر قدرتی ترشی سے جسم میں ترشی بڑھتی ہے اور بعد میں بننے والی ترشی سے تبخیر بڑھتی ہے جو ریاح کا سبب بنتی ہے۔

گردوں پر ورم یا گیس کی علامات

ورم نظر آجاتا ہے اور گیس نظر نہیں آتی

گردے کے درد کی تشخیص میں یہ معلوم کرنا ہوتا ہے کہ یہ درد گیس کی وجہ سے ہے جسے ریح گردہ کہتے ہیں یا گرمی کی وجہ سے ہے گیس سے بھی وہاں ورم کی سی کیفیت پیدا ہو جاتی ہے اور گرمی سے تو اصلی ورم ہو جاتا ہے۔

گردے کے درد میں ورم ہو تو غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے اور گیس ہو تو اعصابی تحریک سے ہوگا اور اگر پتھری ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوگی اور اگر ریت ہو تو عضلاتی غدی تحریک ہوگی۔

یاد رکھیں ورم ہو تو مقام ورم پر ورم نظر آتا ہے لیکن اگر گیس ہو تو گیس نظر

نہیں آتی ہاں اگر گیس سے بھی ورم ہو تو ورم ہی نظر آتا ہے لیکن یہ تشخیص کرنا پڑتی ہے کہ یہ ورم گرمی سے ہے یا گیس سے ہے اس کی کچھ نشانیاں مریض میں نظر آتی ہیں جو یہ ہیں۔

گیس کے ورم میں پیشاب زیادہ ہوگا جب کہ گرمی کے ورم میں پیشاب کم ہوگا۔

گیس کے ورم میں دبانے سے گڑھا نہیں پڑتا اور گرمی کے ورم میں گڑھا پڑتا ہے۔

گیس کا ورم کبھی زیادہ اور کبھی کم ہوتا رہتا ہے جب کہ گرمی کا ورم ایک ہی حالت پر رہتا ہے۔

گیس کا ورم رات کو زیادہ اور گرمی کا ورم دن کو زیادہ ہوتا ہے۔

علاج دونوں صورتوں کا علاج غدی اعصابی ہے اگر گرمی کا ورم ہو تو بھی غدی اعصابی دواؤں سے صفراء خارج ہوگا اور ورم ختم ہوگا اور اگر ریاح ہوں تو حب سنگ دانہ مرغ اور غدی اعصابی ہاضم گیس خارج کرنے والی بہترین دوائیں ہیں اس کے علاوہ گیس خارج کرنے کے لئے فوری اثر بیرونی نیم گرم ٹکور ہے کسی بھی ویز سے پیٹ پر اور گردوں کی طرف نیم گرم ٹکور کی جائے تو فوراً درد میں آفاقہ ہو جاتا ہے۔

نسخہ جات میری کتاب تشریح فارما کوپیا میں درج ہیں۔

Scanned with CamScanner

نبض سے تشخیص

فن طبابت میں نبض ایک ایسی حقیقت ہے کہ جب تک مریض نبض نہ دکھائے اور معالج نبض نہ دیکھے مریض کی تسلی نہیں ہوتی جن طریقہ علاج میں نبض نہیں دیکھی جاتی وہ بھی نبض پر ہاتھ ضرور رکھتے ہیں خواہ انہیں دیکھنی نہیں آتی اور نہ ہی انہیں نبض کا علم ہوتا ہے۔

جہاں تک اطباء کا تعلق ہے تو پرانے معالج نبض دیکھنے کے محتاج نہیں ہوتے انہیں فیس ریڈنگ سے ہی اتنا تجربہ ہو چکا ہوتا ہے کہ وہ مریض کو ایک نظر دیکھ کر سب حالات بتا دیتے ہیں چونکہ ان کا ہاتھ نبض پر ہوتا ہے اس لئے مریض یہی سمجھتا ہے کہ حکیم صاحب نے میری ساری بیماری نبض دیکھ کر بتائی ہے حالانکہ ایسا نہیں ہوتا ایک بار ہمارے سامنے ہمارے تایا جان حکیم محمد شریف صاحب نے ایک مریض کو نبض دیکھے بتایا کہ تمہارا دل بڑھ گیا ہے یعنی عظم قلب ہو گیا ہے وہ سن کر بہت پریشان ہوا کہ اسے کئی ٹیسٹوں کے بعد اور ان ٹیسٹوں کا کئی دن کے بعد رزلٹ آنے پر پتہ چلا تھا کہ تمہارا دل بڑھ گیا ہے تو اس کے جانے کے بعد میں نے تایا جان سے پوچھا کہ آپ کو کیسے پتہ چلا کہ اس کا دل بڑھ گیا ہے آپ نے تو نبض بھی نہیں دیکھی تو انہوں نے بتایا کہ جب اندرونی اعضاء بڑھتے ہیں تو باہر سے جسم سکڑنا شروع ہو جاتا ہے اور جب باہر سے جسم پھولتا ہے تو اندرونی اعضاء سکڑتے ہیں مثال کے طور پر جن مریضوں کے گردے فیل ہو جاتے ہیں

ان کے گردے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں تو جوں جوں گردے سکڑتے ہیں کے چہرے پر اماس اور سوجن سے پھلاوٹ ہونا شروع ہو جاتی ہے اور چہرے کی رنگت سے پتہ چلتا ہے کہ یہ پھلاوٹ جگر اور گردوں سے متعلق ہے لہٰذا اگر اندرونی عضو جو بھی سکڑے گا وہ جگر اور گردوں کے متعلق ہو گا یعنی رنگت سے اعضاء کا تعین ہوا کہ مقام مرض دل یا دماغ یا جگر ہے اور پھلاوٹ سے ان اعضاء کا سکیڑ ثابت ہوا تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ اس مریض کا جگر یا گردے سکڑ گئے ہیں۔

نبض کے متعلق ایک اہم سوال

ایک ہی مریض ایک ہی وقت میں اگر کسی بھی طریقے کے چار یا پانچ ماہرین اطباء کو نبض دکھائیں تو سب کی نبض الگ الگ ہوتی ہے کسی دو کا ایک ہی نبض پر اکتفا ہو سکتا ہے لیکن اکثر کی بتائی ہوئی نبض مختلف ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہے

جواب یہ بہت ہی اہم سوال ہے اس کا جواب تشریح اعضائے انسان کے تحت سمجھا جا سکتا ہے کہ نبض چونکہ محسوس کی جاتی ہے دیکھی نہیں جاتی اس لئے معالج کو محسوسات اور احساس کا علم ہونا چاہئیے کہ کن چیزوں سے انسان میں محسوسات بڑھتے ہیں اور کن چیزوں سے کم ہوتے ہیں یا جب محسوسات بڑھ جائیں تو کیا علامات ہوتی ہیں ور جب محسوسات کم ہو جائیں تو کیا علامات ہوتی ہیں (تفصیل کے لئے ہماری کتاب تشریح اعضاء انسان حصہ سوم اعصابی کا

Scanned with CamScanner

مطالعہ کریں)

تو یاد رکھیں کہ جب کسی انسان میں محسوسات اور حس کم ہو جائے تو اسے کسی چیز کی سختی نرمی اور گرمی وسردی کم محسوس ہوتی ہے اور اگر محسوسات زیادہ یا تیز ہو جائیں تو کسی چیز کی سختی نرمی اور سردی وگرمی زیادہ محسوس ہوتی ہے مثلاً ایک شخص کی حس بڑھ گئی ہے تو اس کے محسوسات بھی بڑھ جائیں گے وہ ہر چیز کو زیادہ محسوس کرے گا اگر بدقسمتی سے ایسا شخص طبیب بن جائے تو وہ جب نبض دیکھے گا تو نبض سست ہوگی مگر اسے زیادہ محسوس ہوگی اس لئے وہ اعصابی نبض کو عضلاتی بتائے گا وہ جھوٹ نہیں بولے گا وہ تو وہی بتائے گا جو اسے محسوس ہوئی اسے اصل میں محسوس ہی کم ہوا جس کی وجہ سے وہ غلط نبض بتاتا ہے اسی طرح اگر کسی طبیب کے محسوسات (احساسات) تیز ہو جائیں تو وہ وہ اعصابی نبض کو عضلاتی بتائے گا کیونکہ اس کی حس بڑھ گئی ہے۔

لٰہذا درست نبض محسوس کرنے کے لئے معالج کی اپنی نبض یا اس کے محسوسات بھی نارمل یعنی اعتدال پر ہونے ضروری ہے۔ ورنہ غلط نبض سے غلط علاج تجویز ہو جائے۔

عام طور پر بوڑھے معالج کو زیادہ تجربہ کار سمجھا جاتا ہے اور حقیقت بھی یہ ہے کہ اس پر اعتماد بھی زیادہ ہوتا ہے اور اس کے علاج سے مریض ٹھیک بھی زیادہ ہوتے ہیں لیکن بوڑھے شخص میں حس کم ہو چکی ہوتی ہے اس کی خواہشات بھی کم

ہو چکی ہوتی ہیں اس میں حرارت اور رطوبت بھی کم ہو چکی ہوتی ہے لیکن اس کے باوجود اس کی دیکھی ہوئی نبض زیادہ موثر ہوتی ہے اس کی کیا وجہ ہوتی ہے

اس کی وجہ اس کی دیکھی ہوئی وہ نبض نہیں بلکہ تجربہ ہوتا ہے وہ ہاتھ تو نبض پر رکھتا ہے لیکن اپنے تجربہ سے سب کچھ جانچ جاتا ہے اور مریض کے منہ کی صرف ایک بات سے ساری علامات کا اندازہ لگا لیتا ہے لیکن اس کی کی ہوئی ساری تشخیص نبض کے ذمہ لگ جاتی ہے کہ اس نے نبض دیکھ کر ساری تشخیص کی ہے۔ اگر کوئی نوجوان معالج بھی پچاس سے زیادہ مریض روزانہ دیکھتا ہو تو اس کا تجربہ بھی بوڑھے شخص کی طرح بڑھ سکتا ہے لیکن یہاں معالج کا حال یہ ہے کہ آٹھ دس سے زیادہ مریض نہیں ہوتے اس لئے تجربہ کم ہوتا ہے اور علم زیادہ ہوتا ہے جس کی وجہ سے تشخیص میں مشکل پیش آتی ہے

اعصابی، غدی اور عضلاتی نبض کی پہچان کا طریقہ

چونکہ اعصابی نبض سب سے نیچے اور غدی نبض اس کے اوپر ہوتی ہے اس لیئے جب اعصاب کی تحریک کا تعلق غدد سے ہوتا ہے تو یہ نبض گہرائی میں زیادہ حرکت میں اور موٹائی میں نہایت موٹی ہوتی ہے یہ نبض گہرائی میں ہونے کی وجہ سے ایک انگل پر دباؤ دینے سے محسوس ہوتی ہے اس نبض میں قارورہ کا رنگ سفید زردی مائل ہوتا ہے۔ جب اعصاب ودماغ کا تعلق جگر سے ہٹ کر عضلات سے ہو جائے تو اس وقت نبض قلب کے تعلق کی وجہ سے قدرے اوپر

Scanned with CamScanner

آجاتی ہے اور دو انگلیوں تک محسوس ہوتی ہے لیکن پہلی یعنی اعصابی غدی کی نسبت تیز ہوتی ہے اور موٹائی میں زیادہ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے پانی سے بھری ہوئی ہو معمولی دباؤ سے دب جاتی ہے بعض حالتوں میں نبض اوپر ہوتی ہے اگر اسے ادھر ادھر حرکت دی جائے تو ڈھیل رسی کی طرح ادھر ادھر ہوسکتی ہے اس میں قارورہ کا رنگ سفید ہوتا ہے۔

جیسا کہ اوپر کے نوٹ میں لکھا جا چکا ہے کہ عضلاتی نبض بالکل اوپر ہوتی ہے جب عضلات کا تعلق اعصاب سے ہوتا ہے تو یہ نبض رفتار میں تیز اور ریاح سے پر ہوتی ہے۔ اعصابی تعلق کی وجہ سے جسمی طور پر قدرے موٹی لیکن حرکت میں تیز ہوتی ہے ہاتھ رکھتے ہی تین انگلیوں تک محسوس ہوتی ہے اس میں قارورہ کا رنگ ہلکا سرخ ہوتا ہے۔

چونکہ یہ خالص عضلاتی نبض ہے اس لئے جب اس کا تعلق اعصاب سے ہٹ کر غدد وجگر سے ہوجاتا ہے تو یہ نبض حرکت میں انتہائی تیز جسمی طور پر پتلی اور باریک معلوم ہوتی ہے شریانوں میں سکیڑ کی وجہ سے سخت اور منحنی ہوتی ہے۔ ادھر ادھر حرکت نہیں کرسکتی ہاتھ رکھتے ہی چار انگلیوں سے بھی کراس کرتی ہوئی معلوم ہوتی ہے قارورہ کا رنگ سرخ زردی مائل ہوتا ہے۔

جب غدد وجگر کا تعلق عضلات سے ہوجاتا ہے تو یہ نبض عضلاتی غدی کی طرح گہرائی میں آنا شروع ہوجاتی ہے چونکہ اس نبض میں غدد کا تعلق عضلات

سے ہوتا ہے اسلئے یہ نبض حرکت میں قدرے تیز ہوتی ہے عضلاتی نبض کی نسبت معمولی سا دباؤ دینے سے معلوم ہوتی ہے ہاتھ رکھنے سے چار انگل سے تین انگل تک محسوس ہوتی ہے قارورہ کا رنگ زرد سرخی مائل ہوتا ہے۔

اس نبض میں غدد کا تعلق عضلات سے ہٹ کر اعصاب سے ہوجاتا ہے

یہ خالص غدی نبض ہے اس تحریک میں چونکہ حرارت خارج ہوتی ہے اس لئے شریانیں سکڑنا شروع ہوجاتی ہیں اسی وجہ سے نبض باریک اور حرکت میں سست چھونے سے بالکل درمیان میں تین انگلیوں کے نیچے محسوس ہوتی ہے اس نبض میں قارورہ کا رنگ زردی سفیدی مائل ہوتا ہے۔

تشریح مقامات نبض

مقام نبض — جب بھی کسی مریض کی نبض دیکھی جاتی ہے یا تو وہ ہاتھ لگاتے ہی اوپر معلوم یا کم وبیش دباؤ دینے سے اس کی ٹھوکروں کا احساس ہوتا ہے ہم نے اس حالت کے اظہار کا نام مقام نبض رکھا ہے طب یونانی میں جو نبض مقام۔ سے دیکھی جاتی ہے اس کا نام مشرف ومنخفض اور معتدل ہے۔

مشرف (بلند):۔ وہ نبض ہے جو ہاتھ لگاتے ہی اوپر معلوم ہو۔

یہ قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی نبض ہے۔

منخفض (پست):۔ وہ نبض ہے کافی دباؤ دینے مشرف اوپر عضلاتی

Scanned with CamScanner

سے نیچے ہڈی پر معلوم ہو یہ قانون مفرد اعضاء میں
اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل — درمیانی غدی
منخفض — نیچے اعصابی

معتدل:۔ وہ نبض ہے جو مشرف اور منخفض کے درمیان معلوم ہو قانون مفرد اعضاء میں یہ نبض غدی نبض کہلاتی ہے۔

(۲) مقدار نبض

مقدار سے مراد کسی چیز کی لمبائی چوڑائی اور گہرائی معلوم کرنا ہوتا ہے لیکن یہاں مقدار نبض سے مراد اس کی لمبائی اور چوڑائی معلوم کرنا ہے اونچائی یا گہرائی کا تعلق مقام نبض سے ہے طب یونانی میں لمبائی اور چوڑائی کے تحت جو نبض دیکھی جاتی ہے اس کے یہ نام دیئے گئے ہیں۔ (۱) طویل۔ قصیر۔ معتدل (۲) عریض۔ ضیق۔ معتدل۔

طویل (لمبی):۔ وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نسبت لمبائی میں زیادہ معلوم ہوں قانون مفرد اعضاء میں یہ عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

قصیر (چھوٹی):۔ یہ نبض طویل کی متضاد ہے یہ ایک دو انگلیوں پر بڑی مشکل سے محسوس ہوتی ہے یہ اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل:۔ یہ نبض طویل اور قصیر دونوں کے درمیان واقع ہوتی ہے۔ لمبائی میں دو سے تین انگلیوں پر تھوڑا سا دباؤ دینے پر معلوم ہوتی ہے۔

جانچنے کا معیار چونکہ نبض انگلیوں سے دیکھی جاتی ہے اس لئے

طوالت، قصیر اور معتدل کو ماپنے کے لئے انگلیاں ہی معیار مقرر کی گئی ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ نبض دیکھنے میں جو چار انگلیاں استعمال کی جاتی ہیں وہی اس مقصد کیلئے معیار بھی ہیں۔

مثلاً نبض کی لمبائی ان چار انگلیوں تک یا اس سے بھی گزرتی ہوئی محسوس ہو تو ہم ایسی نبض کی طویل کہیں گے اگر اس کی طوالت دو تین انگلیوں تک ہے تو یہ معتدل کہلائے گی اگر دو سے کم ہو جائے تو یہ قصیر کہلائے گی۔

عریض (چوڑی)

وہ نبض ہے جس کی چوڑائی معتدل شخص کی نسبت زیادہ محسوس ہوتی ہے عریض نبض کہلاتی ہے۔

ضیق (تنگ)

یہ نبض عرض کی کمی کا اظہار کرتی ہے یہ غدی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل وہ نبض ہے جو عریض اور ضیق کے درمیان معلوم ہو یہ عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

یادداشت: نبض دو اسباب سے چوڑی ہوا کرتی ہے (۱) رطوبت سے (۲) ہوا سے اور ضیق دو اسباب سے باریک ہوا کرتی ہے (۱) خشکی سے (۲) حرارت کی کمی سے۔

جانچنے کا معیار

نبض پر چاروں انگلیاں اس طرح رکھیں کہ وہ اپنے سروں پر کھڑی

Scanned with CamScanner

ہو جائیں پھر ان کے پوروں کے سروں سے نبض کا احساس کریں اگر نبض کی چوڑائی نصف پورے کی چوڑائی سے زیادہ ہو تو نبض عریض ہے اگر نصف پورے تک ہے تو معتدل اور اگر نصف سے کم ہے یا چوتھائی کے برابر ہے تو ضیق ہوگی۔

(۳) حجم نبض جب کسی مریض کی نبض ہم دیکھتے ہیں یا تو وہ نبض بہت موٹی محسوس ہوتی ہے یا بہت باریک یا ان دونوں کے درمیان ، ایسی نبض کو قانون مفرد اعضاء میں حجم کہتے ہیں۔

موٹی نبض :۔ وہ نبض جس کے اجزاء معتدل شخص کی نبض کی موٹائی سے زیادہ محسوس ہوتے ہیں یہ نبض رطوبات کی زیادتی کی وجہ سے پھول جاتی ہے اور بہت موٹی معلوم ہوتی ہے یہ اعصابی نبض ہے۔

باریک نبض (پتلی) وہ نبض ہے جس کے اجزاء معتدل شخص کی نبض کی نسبت کم معلوم ہوں یہ نبض حرارت کے اخراج کا اظہار کرتی ہے قانون مفرد اعضاء میں غدی اعصابی کہلاتی ہے۔

معتدل :۔ وہ نبض جو موٹی اور باریک کے درمیان محسوس ہو یہ حرارت اور رطوبت کے اعتدال کو ظاہر کرتی ہے۔

اعصابی	موٹی
عضلاتی	معتدل
غدی	باریک

(۴) قرع نبض

یہ حقیقت ہے کہ جب بھی ہم کسی مریض کی نبض دیکھتے ہیں تو وہ کم وبیش قوت کے ساتھ انگلیوں کے پوروں پر ٹھوکر لگاتی ہے نبض کی ٹھوکروں کی قوت کو احساس کرنا قرع نبض کہلاتا ہے اس کی بھی تین اقسام ہیں (۱) قوی (۲) ضعیف (۳) معتدل۔

قوی :۔ وہ نبض ہے جو انگلی کے پوروں کے گوشت کو اس زور سے ٹھوکر لگائے کہ اس کا اثر پورے کی گہرائی تک پہنچتا محسوس ہو ایسی نبض قوت حیوانی کے قوی ہونے پر دلالت کرتی ہے قانون مفرد اعضاء میں عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل :۔ وہ نبض ہے جو قوی اور ضعیف کے درمیان ہو۔

جانچنے کا معیار چار انگلیوں کو نبض پر رکھیں پھر ان کو آہستہ آہستہ دبائیں اس کے بعد معلوم کریں کہ انگلیاں نبض کو آسانی سے دبا رہی ہیں یا نبض ان کو سختی کے ساتھ دھکیل رہی ہے یہی قرع نبض ہے۔

(۵) رفتار نبض جب بھی کسی مریض کی نبض دیکھی جاتی ہے تو انگلیوں کو نبض کی چال تیز یا سست معلوم ہوتی ہے قانون مفرد اعضاء میں ایسی نبض کو جو چال کے تحت پہچانی جائے رفتار نبض کہتے ہیں اسکی بھی تین اقسام ہیں (۱) سریع (۲) بطی (۳) معتدل۔

Scanned with CamScanner

سریع وہ نبض ہے جس کی حرکت تھوڑی مدت میں ختم ہو جاتی ہے یعنی رفتار میں تیز ہو یہ نبض کاربانک ایسڈ گیس (ترشہ) کی زیادتی کا اظہار کرتی ہے اور عضلاتی نبض کہلاتی ہے۔

بطی (سست) وہ نبض ہے جو سریع کے مخالف ہو یہ اس چیز کی علامت ہے کہ قلب کو ہوائے سرد کی حاجت نہیں۔

معتدل جو سریع اور بطی کے درمیان پائی جائے۔

(٦) قوام نبض (شریان کی سختی نرمی)

یہ نبض شریان کی حالت جسم کا اظہار کرتی ہے یعنی اس سے نبض کی سختی اور نرمی کا پتہ چلتا ہے اس کی تین اقسام ہیں۔(۱) صلب (۲) لین (۳) معتدل

صلب (سخت)

وہ نبض ہے جس کو انگلیوں سے دبانے پر اس میں سختی کا اظہار ہو یہ بدن کی خشکی کا اظہار کرتی ہے قانون مفرد اعضاء میں یہ عضلاتی نبض ہے۔

لین (نرم) وہ نبض ہے جو صلب کے مخالف ہو یہ رطوبت کی زیادتی پر دلالت کرتی ہے اور اعصابی نبض کہلاتی ہے۔

معتدل وہ نبض ہے جو سخت (صلب) اور نرم (لین) کے درمیان ہو یہ

Scanned with CamScanner

حرارت اور رطوبت کے اعتدال کا اظہار کرتی ہے

جانچنے کا معیار نبض پر انگلیاں رکھ کر جسم نبض کو محسوس کریں اور یہ جانچنے کی کوشش کریں کہ اس کا جسم آسانی کے ساتھ دبتا ہے یا نہیں اس امر کو بھی ذہن نشین کر لیں کہ یہ نبض جسم نبض کی سختی اور نرمی و اعتدال کو جانچنے کے لئے ہے نبض تنی ہوئی ہے یا ڈھیلی ہے جیسا کہ اوپر نقشہ میں عضلاتی نبض باوجود دباؤ کے نہیں دب رہی اور اعصابی نبض کتنی دب چکی ہے۔

☆☆☆

ماہنامہ قانون مفرد اعضاء دنیاپور

مدیر اعلیٰ ☆ حکیم محمد عارف دنیاپوری

اگر آپ قانون مفرد اعضاء یا طب یونانی کے طبیب ہیں اور اپنے علم وفن میں کمال حاصل کرنا چاہتے ہیں تو ماہنامہ قانون مفرد اعضاء کا مطالعہ کریں اس کا باقاعدہ مطالعہ آپ کے علم وفن میں اضافہ کرے گا۔

سالانہ چندہ مع خاص ایڈیشن عام ڈاک سے 700 رجسٹری ڈاک سے 1000 روپے صرف ارسال کریں

Scanned with CamScanner

چند علامات

اوران کا بالاعضاء اسباب کے تحت تجویز علاج

چونکہ ہرعلامت ہرتحریک میں ہوتی ہے اور ہوسکتی ہے اس لئے ہم یہ کبھی نہیں کہہ سکتے کہ فلاں علامت صرف ایک ہی تحریک میں ہوتی ہے اور کسی تحریک میں ہونہیں سکتی اگر ایسا ہو یا ایسا ہو جائے تو یہ علاماتی علاج بن جائے گا ہر علامت کی الگ الگ تحریک فکس ہو جائے گی اور کوئی بھی شخص کسی مرض کا نام سن کر کتاب سے اس کی تحریک دیکھ کر اس کی دوا دے گا اور وہ ٹھیک ہو جائے گا لیکن ایسا نہیں ہوتا اور نہ ہی ہوسکتا ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ

اول کوئی بھی علامت طبعی طور پر جس تحریک میں ہوتی ہے اس کے علاوہ باقی تحریکوں میں اس سے ملتی جلتی علامات ہوتی ہیں جنہیں غلطی سے وہی علامت سمجھ لیا جاتا ہے۔ جب علامت وہی سمجھا جاتا ہے تو تحریک بھی وہی سمجھ لی جاتی ہے اور جب تحریک وہی ہے تو تجویز علاج بھی وہی ہوگا مثال کے طور پر بواسیر عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے لیکن اس سے ملتی جلتی علامات باقی سب تحریکوں میں ہوتی ہیں

مثلاً عضلاتی اعصابی تحریک ہو تو بواسیر ہوتی ہے اور عضلاتی غدی تحریک ہو تو بواسیر کے ساتھ خون بھی آتا ہے غدی عضلاتی تحریک ہو تو آنتوں میں ورم اور معدہ و انتوں میں جلن بالکل بواسیر جیسی ہوتی ہے غدی اعصابی تحریک ہو تو

آنتوں میں لیس سے بواسیر جیسی علامات ہوتی ہیں ایسا مریض بڑے پاخانہ کے لئے پندرہ بیس منٹ باتھ روم میں بیٹھتا ہے پھر بھی تسلی نہیں ہوتی جب اتنی دیر باتھ روم میں بیٹھتا ہے تو پاخانہ کی جگہ جلن بالکل بواسیر جیسی ہوتی ہے اعصابی عضلاتی تحریک ہو تو معدہ میں حرارت کی کمی سے غذا ہضم نہ ہونے کی وجہ سے تعفن خمیر سے جلن پاخانہ اور بار بار پاخانہ کی علامت ہو جاتی ہے یہ بھی بواسیر سے ملتی جلتی علامات ہیں جنہیں بواسیر ہی کہا جاتا ہے اور اعصابی غدی تحریک ہو تو معدہ و آنتوں میں رطوبات کی کثرت سے بواسیری علامات ہوتی ہیں جس میں پاخانہ تھوڑا تھوڑا بار بار آتا ہے لہٰذا بار بار آنے سے جلن اور درد مقعد بھی ہونے لگتا ہے جو بواسیر کی نشانی ہی سمجھا جاتا ہے

مندرجہ بالا پیرے میں آپ نے چھ کی چھ تحریکوں میں بواسیر اور بواسیر سے ملتی جلتی علامات دیکھی ہیں ان میں اصلی بواسیر تو صرف عضلاتی تحریک سے ہوگی باقی غدی اور عضلاتی بواسیری علامات میں بواسیر ہرگز نہ ہوگی بلکہ اس سے ملتی جلتی علامات ہونگی لیکن ان ملتی جلتی علامات کو بھی مریض بواسیر کا نام ہی دیتا ہے اور علاج کی صورت میں دوا بھی بواسیر ہی کی کھاتا ہے چونکہ عضلاتی کے علاوہ مریضوں کو بواسیر ہوتی ہی نہیں لہٰذا وہ ٹھیک نہیں ہوتے ہر طرح کے مجرب اور خاندانی نسخے ناکام ہو جاتے ہیں مریض کہتا ہے کہ میں نے بواسیر کی سب دوائیں کھائی لیکن ٹھیک نہیں ہوتی لیکن ہم کہتے ہیں کہ آپ کو بواسیر ہی نہیں ہے اگر

Scanned with CamScanner

بواسیر ہوتی تو کسی کی دوا تو کام کرتی سب کی دوائیں تو غلط نہ تھیں

بالکل اسی طرح دیگر امراض میں تشخیص مرض کا پہلا نقطہ ہی یہ ہے کہ جو مرض ٹیسٹ میں آ رہا ہے یا جو مرض مریض بتا رہا ہے کہ مجھے فلاں مرض ہے سب سے پہلے یہ دیکھا جائے کہ آیا ٹیسٹ میں آنے والی یا مریض کے کہنے والی مرض بھی ہے یا کوئی اور مرض ہے یہاں ہم عام طور پر ہونے والی چند علامات اور ان کی طبعی اور غیر طبعی تحریکات یعنی اس کی اصلی علامات اور اس سے ملتی جلتی علامات کو بیان کریں گے تاکہ ہمیں معلوم ہو جائے کہ جو مریض ہمارے سامنے بیٹھا ہے اسے وہی مرض ہے یا اس سے ملتی جلتی علامات میں سے کوئی علامت ہے یا کسی اور تحریک سے ہو رہی ہے تاکہ علاج میں ناکامی نہ ہو۔

دمہ کے اسباب اور تشخیص و تجویز علاج

قانون مفرد اعضاء میں دمہ بھی تینوں تحریکات میں ہوتا ہے جسے اعصابی دمہ۔ غدی دمہ اور عضلاتی دمہ کہا جاتا ہے تینوں میں علامت تو ایک ہی ہوتی ہے جسے سانس چڑھنا کہا جاتا ہے مریض کا تھوڑی حرکت سے ہی سانس تنگ ہوتا ہے لیکن فرق یہ ہوتا ہے کہ اگر اعصابی تحریک ہو تو پیشاب کی کثرت سے خون سے رطوبات کا زیادہ اخراج ہو کر خون میں پانی کی کمی سے خون گاڑھا ہو جاتا ہے جب یہ گاڑھا خون پھیپھڑوں کی باریک شریانوں میں جاتا ہے تو وہاں پھنس جاتا ہے اور مریض کو زور زور سے سانس لینا پڑتا ہے اور پھیپھڑوں کو

زور سے حرکت کرنا پڑتی ہے۔

اسی طرح جب غدی تحریک ہوتی ہے پیشاب کم ہو کر فاضل مادے خون رہ کر خون کو گاڑھا کر دیتے ہیں جب یہ گاڑھا خون پھیپھڑوں کی باریک شریانوں میں جاتا ہے تو وہاں پھنس جاتا ہے اور مریض کو زور زور سے سانس لینا پڑتا ہے اور پھیپھڑوں کو زور سے حرکت کرنا پڑتی ہے۔

بالکل اسی طرح جب عضلاتی تحریک ہوتی تو عضلاتی تحریک کی شدت سے خشکی سے خون کا پلازما ہی کم یا خشک ہو جاتا ہے جس سے خون میں گاڑھا پن ہو جاتا ہے جب یہ گاڑھا خون پھیپھڑوں کی باریک شریانوں میں جاتا ہے تو وہاں پھنس جاتا ہے اور مریض کو زور زور سے سانس لینا پڑتا ہے اور پھیپھڑوں کو زور سے حرکت کرنا پڑتی ہے۔

مندرجہ بالا تینوں قسم کے دمہ میں خون گاڑھا ہوتا ہے اور خون گاڑھا کے اسباب الگ الگ ہیں اب جب بھی کوئی دمہ کا مریض آئے تو تینوں میں سے کوئی ایک سبب ہوگا جسے تشخیص کرنا ہوگا جب اس کی تشخیص ہو گئی تو علاج تجویز کرتے وقت جو بھی سبب دریافت ہوا اسے ختم کرنے کی دوا دیں گے نہ کہ صرف دمہ کو ختم کرنے کی دوا دیں گے مثلاً اگر غدی تحریک اور پیشاب کی کمی سے خون گاڑھا ہے تو پیشاب آور دوا ہی اس کے دمہ کا علاج ہوگا جس میں عرق بزوری غدی اعصابی ملین اور اعصابی عضلاتی ملین ہی ایسے دمہ کا علاج ہوگا۔

Scanned with CamScanner

اسی طرح اگر اعصابی تحریک سے کثرت بول کی وجہ سے دمہ ہوا ہے تو عضلاتی دوادیں جس میں حب مقوی خاص اور عضلاتی اعصابی ملین یا تریاق دیں گے جسے دیتے ہی کثرت بول کم ہو کر سانس ٹھیک ہونے لگے گا بالکل اسی طرح اگر عضلاتی تحریک کی وجہ سے خون میں پانی کم ہوا اور خشکی کی شدت ہوئی تو حرارت پیدا کر کے خشکی کو ختم کرنے کی کوشش کریں گے جس کے لئے غدی عضلاتی اور غدی اعصابی غذائیں دوائیں ایسے دمہ کا کامیاب علاج ہیں ایسی تشخیص کو ہی بالاعضاء تشخیص کہا جاتا ہے،

دورے کے اسباب اور تشخیص و تجویز علاج

اصلی دورے غدی تحریک میں ہوتے ہیں جس میں اعصاب میں تسکین سے دماغ و اعصاب کا رابطہ کٹ جاتا ہے اور مریض جہاں کھڑا ہوتا ہے یا بیٹھا ہوتا ہے دورہ میں چلا جاتا ہے یہی وہ دورے ہوتے ہیں جس میں نروس بریک ڈاؤن ہوتا ہے اس وقت غدی تحریک شدید ہوتی ہے اس کے علاج کے لئے اور سوئے ہوئے اعصاب کو جگانے کے لئے اعصابی غذائیں دوائیں بہت اعلیٰ علاج ہیں جس میں اعصابی غدی سے اعصابی عضلاتی غذائیں دوائیں دے سکتے ہیں،

ریاح کے اعصاب پر دباؤ سے دورہ ہو تو اعصابی تحریک ہو گی جس کا علاج عضلاتی دواؤں سے کیا جاتا ہے جس میں عضلاتی اعصابی ملین تریاق

تنجیر اور حب مقوی خاص جیسی دوائیں بے حد مفید و مجرب ہیں ان کے ساتھ ہم عرق معدہ جو عرق چہار کا بدل ہے دیتے ہیں اور اجوائن پودینہ کا قہوہ دیتے ہیں تو اللہ کے فضل سے چند دنوں میں فائدہ ہو جاتا ہے

عورتوں میں حیض کی بندش سے دورہ ہو تو عضلاتی اعصابی تحریک ہوتی ہے ایسے دوروں کا علاج کرنے سے پہلے مدر حیض دوائیں دی جاتی ہیں تاکہ بندش حیض دور ہو جائے بعض اوقات حیض کی بندش نہیں ہوتی لیکن آتا کم ہے یا صرف ایک ایک دو دن ہی آتا ہے ایسی مریضہ کے جسم میں خشکی کی شدت ہو جاتی ہے اسے بندش کے ساتھ ساتھ خارش اور خشکی کی دیگر علامات بھی ہوتی ہیں انہیں حیض کھولنے کے لئے ہم اپنے مطب میں حب صابر حب مقوی خاص اور شربت مفید النساء دیتے ہیں جونہی حیض کا دورانیہ نارمل ہو جاتا ہے تو ساتھ ہی دورے ٹھیک ہو جاتے ہیں۔

دورے اور جھٹکے میں فرق

بالکل یہی صورت اور تحریک جھٹکے کے مریض میں ہوتی ہے دورے اور جھٹکے میں صرف وقت کا فرق ہے جھٹکا چند سیکنڈ کا ہوتا ہے اور دورہ چند منٹ کا ہوتا ہے اور اگر دورہ لمبا کئی ماہ یا کئی سال تک قائم رہے تو اسے ہی قومہ کہا جاتا ہے اس وقت وہی اعصاب کا رابطہ جسم سے کٹ جاتا ہے جب کہ عضلات اور غدد متواتر اپنا کام کرتے رہتے ہیں۔

Scanned with CamScanner

خرابی معدہ کے اسباب اور تشخیص و تجویز علاج

معدہ کے امراض میں سرفہرست قبض کا نام آتا ہے اور کہا جاتا ہے کہ معدہ کی امراض میں سب سے بڑی مرض قبض ہے اور اسی قبض کا علاج سب سے مشکل سمجھا جاتا ہے حقیقی قبض عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے جس میں پاخانہ دو دن یا تین دن بعد آتا ہے لیکن یہاں جس مریض کو ایک دن میں چار بار پاخانہ آتا ہے وہ بھی کہتا ہے کہ مجھے قبض ہے لہٰذا یہاں قبض اور قبض جیسی تمام صورتیں اور ان کی تحریکات بیان کرتا ہوں۔

اگر پاخانہ دو یا تین دن بعد آئے تو اس وقت عضلاتی تحریک ہوگی آنتوں میں خشکی ہوگی۔علاج عضلاتی غدی تجویز ہوگا اور اگر پاخانہ ایک دن میں تین چار بار آئے اور سخت ہو تو اس وقت آنتوں میں لیس ہوتا ہے جو اعصابی تحریک سے ہوگا اس وقت عضلاتی تحریک اور عضلاتی دوا کی ضرورت ہوتی ہے دوسرے لفظوں میں ہم یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس مریض کو قبض کھولنے کی نہیں بلکہ قبض کرنے والی عضلاتی دواؤں کی ضرورت ہے کیونکہ عضلاتی دواؤں غذاؤں اور عضلاتی تحریک سے لیسدار مادہ انتوں سے ختم ہو جاتا ہے اس لئے ایسی غذاؤں اور دواؤں پاخانہ کو روزانہ ایک بار لاتی ہیں اور قبض جیسی علامت ختم ہو جاتی ہے۔

اسی طرح پاخانہ پتلا اور تھوڑا تھوڑا پیچش کی صورت میں آتا ہو تو اس

وقت غدی تحریک ہوتی ہے اس کا علاج اعصابی دواؤں سے کیا جاتا ہے ان اعصابی دواؤں سے جونہی غدی تحریک ختم ہوگی تو پاخانہ بالکل ٹھیک ہو جائے گا بالکل اس طرح قبض کرنے والی دواؤں کی تجویز کی جاتی ہے جب پاخانے زیادہ آتے ہوں اور انہیں روکنا مقصود ہو تو اس وقت بھی تینوں تحریکوں کے مطابق ہی تشخیص کی جاتی ہے مثلاً اگر اعصابی تحریک سے موشن ہوں تو عضلاتی دواؤں سے رکتے ہیں جس میں عضلاتی اعصابی ملین اور تریاق تبخیر بے حد مفید اور فوری اثر دوائیں ہیں۔

عضلاتی تحریک تو خشکی کی تحریک ہے اس تحریک میں پاخانے بار بار نہیں آیا کرتے نہ ہی کوئی یہ تصور کرتا ہے کہ عضلاتی تحریک میں بھی موشن لگیں گے یا لگ سکتے ہیں لیکن یاد رکھیں کسی بھی عمل کی انتہا کے بعد اس کا ردعمل شروع ہو جاتا ہے جو اس کے مخالف ہوتا ہے استاد محترم صابر ملتانیؒ نے پہلی بار اس بات کا انکشاف کیا کہ قبض کرنے والی دواؤں میں سب سے تیز دوا افیون ہے جس ایک چاول خوراک بھی پاخانہ اور منی کو روک دیتی ہے اسی لئے اسے امساک کے لئے بھی استعمال کیا جاتا ہے لیکن ایک وقت آتا ہے کہ روزانہ افیون کھانے والے کو جو نشہ کے طور پر روزانہ افیون کھاتا ہے اسے پاخانہ لگ جاتے ہیں تو اب اس کے پاخانے کون روکے گا تو آپ نے فرمایا کہ انہونی کے پاخانے ہم غدی دواؤں سے روک لیتے ہیں اس لئے عضلاتی موشن کا علاج بھی غدی عضلاتی

Scanned with CamScanner

دواؤں سے ممکن ہے۔

اور اگر غدی تحریک سے پاخانے بار بار آتے ہوں تو انہیں روکنے کے لئے اعصابی غدی محرک دماغ قابض نسخہ بے حد مفید و موثر صرف ایک دو خوراکوں میں پاخانے روک دیتا ہے جس کا نسخہ یہ ہے

نسخہ محرک دماغ (قابض)

ہوالشافی کشنیز 100 گرام زیرہ سفید 50 گرام، تخم خشخاش 50 گرام، تخم کدو 100 گرام سب کو باریک کر کے سفوف بنالیں بس تیار ہے۔

مقدار خوراک ایک چھوٹا چمچہ صبح شام ہمراہ آب تازہ یا چائے نیم گرم پلائیں

افعال و اثرات میں اعصابی غدی ہے یہ مرکب ایسے مریضوں کے لئے مفید ہے جنہیں اسہال آتے ہوں اس کے علاوہ سوزاک حاد اور نیند نہ آنے میں مفید ہے جن مریضوں کو ہر وقت کھانے کا خیال رہتا ہو اس سے کاذب بھوک بند ہو کر اسہال بھی رک جاتے ہیں جس کے بعد مریض تندرست ہو جاتا ہے بچوں کے مرض عطاش جس میں دست اور شدید پیاس کے ساتھ قے بھی ہوتی ہو کے لئے بے حد مفید ہے۔

ہماری کتب و رسائل کے مطالعہ کے دوران

کسی قسم کی مشکل پیش آئے تو

ہم سے رابطہ کریں انشاءاللہ آپ کے تمام مسائل حل کئے جائیں گے

منجانب حکیم محمد عارف دنیاپوری

گردہ کے امراض کے اسباب اور تشخیص و تجویز علاج

گردہ کے امراض میں سب سے خطرناک علامت گردہ کا سکیڑ ہے اگر گردہ سکڑ جائے تو دوبارہ بڑا بہت مشکل ہوتا ہے اسکے بعد گردہ کی پتھریاں اور گردہ کا ورم بڑی بیماریاں ہوں جو اکثر ہو رہی ہیں قانون مفرد اعضاء میں گردہ کا سکیڑ غدی تحریک میں ہوتا ہے اور پتھری عضلاتی تحریک میں بنتی ہیں اور گردے میں ریح کا درد اعصابی تحریک میں ہوتا ہے علاج کے لئے گردہ کے سکیڑ کو ختم کرنے کے لئے غدی اعصابی سے اعصابی غدی غذائیں دوائیں دیتے ہیں اور بیرونی طور پر گل کیسو والی ٹکور بھی کراتے ہیں جس سے گردہ کا سکیڑ ٹھیک ہونے لگتا ہے یاد رکھیں جب گردے واش ہوتے ہیں تو اس وقت گردہ کا سکیڑ ہی واش کرانے پر مجبور کراتا ہے اگر گردے کا سکیڑ دور ہو جائے تو گردے واش ہونا بھی بند ہو سکتے ہیں۔

عضلاتی تحریک سے پتھری ہو تو حب سنگ دانہ اور مغز ریٹھا کا کیپسول بھر کر دیتے ہیں اور تمام غدی غذائیں کھلاتے ہیں

ریح گردہ ہو تو ریاح کو ختم کرنے کے لئے تریاق تبخیر غدی عضلاتی ملین اور حب سنگ اور عرق چہار دیتے ہیں تو گردہ کی ہوا ختم ہو ریح سے ہونے والا درد ختم ہو جاتا ہے۔

رسولیاں

Scanned with CamScanner

رسولیاں سے ملتی جلتی تین چیزیں ہیں جنہیں رسولیاں ہی کہا جاتا ہے اول تو ٹیومر یا رسولی ہوتی ہے دوم غدد بڑھ کر رسولی جیسے بن جاتے ہیں جنہیں فائبرائیڈ بھی کہتے ہیں سوم پانی کی تھیلیاں ہوتی ہیں جنہیں پانی کی رسولی کا نام دیا جاتا ہے ان تینوں میں سے کوئی بھی ہو تو مریض کو رسولی ہی کہا جاتا ہے قانون مفرداعضاء میں حقیقی رسولی عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوتا ہے لہٰذا نئے طالب علم رسولی کا نام سنتے ہی سب قسم کی رسولی کو عضلاتی اعصابی ہی سمجھ لیتے ہیں حالانکہ ایسا نہیں ہے۔

یاد رکھیں اصلی رسولی عضلاتی تحریک میں ہوتی ہے اس میں بھی دو قسمیں ہوتی ہیں اول درد کرے تو عضلاتی غدی ہوتی اور درد نہ کرے تو عضلاتی اعصابی ہوتی ہے پانی کی تھلیاں ہوں یا غدد کا ورم ہو ان دونوں میں غدی عضلاتی تحریک ہوتی ہے تھائی رائیڈ گلینڈ بھی اسی تحریک میں ہوتے ہیں تھائی رائیڈ کی بھی پھر آگے دو قسمیں ہوتی ہیں اول صورت میں گلے کے باہر بڑھے ہوئے نظر آتے ہیں اور دوم صورت میں بڑھے ہوئے نظر نہیں آتے صرف خون میں ان کا مادہ بڑھتا ہے گلے یا کسی اور مقام پر نہیں بڑھتا۔

انسان کے طبعی مزاج کے لحاظ سے تشخیص کا طریقہ

قانون مفرداعضاء میں حیاتی اعضاء تین ہیں جنہیں اول دماغ اور جگر کہا جاتا ہے انہی تینوں میں سے کسی ایک میں دوران خون بڑھ جائے تو اس

میں تحریک سمجھا جاتا ہے اور تشخیص کرتے وقت ان تینوں حیاتی اعضاء میں سے کسی ایک میں تحریک ہوتی ہے اور یہی تحریک ہی تشخیص مرض کے لئے تلاش کرنی ضروری ہوتی ہے عام طور پر تو یہی سمجھا جاتا ہے کہ اگر کوئی نیا طالب تحریک تلاش کرنا سیکھ لے تو وہ کامیاب معالج بن جاتا ہے تو تحریک تلاش کرنے کے مختلف طریقے جو اس کتاب میں بیان کئے ہیں ان سب کو الگ رکھ کر یہاں طبعی مزاج کے لحاظ سے تشخیص کا طریقہ درج کر رہا ہوں۔

قانون مفرداعضاء میں بچوں کا طبعی مزاج اعصابی مقرر ہے اور جوان مردوں کا عضلاتی مقرر ہے اور عورتوں کا طبعی مزاج غدی مقرر ہے ان تینوں قسم کے طبعی مزاج ان کے تندرستی کے دوران ہوں گے یعنی یہ طبعی مزاج تندرستی میں ہوگا اگر کوئی بچہ بوڑھا یا جوان مرد عورت بیمار ہے تو اس کا مطلب ہوگا کہ وہ اپنے طبعی مزاج سے ہٹ گیا ہے مثلاً بچہ اگر کسی بڑی مرض میں مبتلا ہو گیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ اب وہ اعصابی مزاج سے ہٹ گیا ہے غدی یا عضلاتی بن گیا ہے اب ایک تشخیص تو ہو گئی کہ بیمار بچہ خواہ وہ کسی بھی بیماری میں مبتلا ہو اس کا مزاج اعصابی نہیں ہوگا عضلاتی یا غدی ہوگا۔

اسی طرح جوان اور تندرست مردوں کا مزاج عضلاتی ہوتا ہے اب جوان مرد جو بیمار ہوگا تو وہ عضلاتی مزاج سے ہٹ جائے گا اعصابی یا غدی بن جائے گا اس میں بھی ایک تشخیص تو ہو گئی کہ اب یہ عضلاتی نہیں ہے غدی اور

Scanned with CamScanner

اعصابی دونوں میں سے کوئی ایک ہوگا۔

بالکل اسی طرح جوان عورت کا مزاج بیماری کی صورت میں غدی نہیں ہوگا اعصابی یا عضلاتی ہو جائے گا اس کی بھی ایک تشخیص تو ہوگئی کہ بیمار عورت اعصابی یا عضلاتی مزاج میں سے کسی ایک میں مبتلا ہوگی میں نے اکثر اپنی کتب میں لکھا کہ جن عورتوں کے بچے نہیں ہوتے اور وہ بے اولاد رہ جاتی ہیں وہ اعصابی یا عضلاتی مزاج کی ہوتی ہیں کبھی بھی غدی مزاج کی نہیں ہوتیں اسی طرح جو عورتیں اپنے ہی خاوند کو قتل کر دیتی ہیں اور خود جیل چلی جاتی ہیں وہ بھی غدی مزاج کی نہیں ہوتی اعصابی یا عضلاتی مزاج کی ہوتی ہیں بلکہ اکثر عضلاتی مزاج کی ہوتی ہیں ان میں عورتوں کی صفات ختم ہو کر مردانہ صفات پیدا ہو جاتی ہیں اس لئے وہ اپنے طبعی مزاج کے خلاف کام کرتی ہیں۔

بعض عورتیں پہلے ٹھیک ٹھاک ہوتی ہیں اور ان کے بچے بھی ہوتے ہیں لیکن بعد میں کسی مرض کی وجہ سے ان کا طبعی مزاج بگڑ جاتا ہے اور وہ کوئی غلط کام کر بیٹھتی ہیں اور ساری زندگی پچھتاتی ہیں ہر وقت لڑائی جھگڑا کرنے والی عورتیں بھی غدی مزاج کی نہیں ہوتیں ۔بالکل اسی طرح جن عورتوں کے چہرے پر چھائیاں دانے نکل آتے ہیں یا جو عورتیں بہت زیادہ موٹی یا بہت زیادہ پتلی ہو جاتی ہیں یا جو عورتیں بدصورت ہو جاتی ہیں یا بدسیرت ہو جاتی ہیں وہ سب کی سب غدی مزاج کی نہیں ہوتی بلکہ اکثر عضلاتی یا پھر اعصابی مزاج کی ہوتی ہے

اسی طرح جن بچوں میں بچوں کی صفات ختم ہو جاتی ہیں وہ بھی اعصابی مزاج کے نہیں ہوتے بچوں کے بڑے بڑے امراض جن میں دورے جھٹکے بے ہوشی مرگی جیسی علامات اور کسی بچے کا شوگر یا کینسر جیسی بڑی علامات میں مبتلا ہو جانا بھی تب ہی ہوتا ہے جب اس کا طبعی مزاج اعصابی ختم ہو جاتا ہے

نتیجہ بحث

مندرجہ بالا طبعی مزاج کے لحاظ سے جو تشخیص ہوگی اس سے ہمیں تینوں تحریکوں میں سے ایک کا پتہ چل جائے گا باقی دو تحریکیں رہ جائیں گی اب ہمیں تینوں میں سے ایک تحریک تلاش نہیں کرنا ہوگی بلکہ دو میں ایک تلاش کرنا ہوگی مثلاً جب ایک بچہ کسی بڑی مرض میں مبتلا ہوگا تو اعصابی تحریک تو ہو نہیں سکتی باقی دو تحریکیں غدی یا عضلاتی میں سے ایک تلاش کرنا ہوگی اس طرح ہمیں تشخیص میں بہت زیادہ آسانی ہو جائے گی۔

☆☆☆

علامات کے لحاظ سے تشخیص کا طریقہ

اکثر دوست مجھے فون کرتے ہیں کہ حکیم صاحب آپ علامات کے لحاظ سے تشخیص کا طریقہ کسی کتاب میں بیان نہیں کیا برائے مہربانی علامات کے لحاظ سے تشخیص کا طریقہ بھی بیان کریں۔

قارئین یاد رکھیں کہ علامات کے لحاظ سے جو تشخیص ہوتی ہے وہ مکمل طور پر درست نہیں ہوتی کیونکہ اس کتاب میں بھی بیان کر چکا ہوں کہ ایک ہی علامات کئی تحریکوں میں ہوتی ہے جس کی وجہ یہ ہے کہ ایک علامت ایک شخص میں جس تحریک سے ہوگی دوسرے مریض میں کسی اور تحریک میں ہوگی ہاں البتہ ایک مریض میں ایک ہی تحریک سے ہوگی دوسرے مریض میں وہی علامت کسی دوسری تحریک میں ہوگی اور تیسرے مریض میں کسی اور تحریک سے ہوگی۔ پھر بھی میں آپ کی آسانی کے لئے کچھ ایسی علامات یہاں بیان کر دیتا ہوں جو اکثر اسی تحریک میں ہوتی ہیں کسی دوسری تحریک میں بہت کم ہوتی ہیں اس لئے ان کی تحریک تقریباً کنفرم ہوتی ہے پھر بھی میرا مشورہ ہے کہ ان علاماتی تحریک کو ذہن میں رکھتے ہوئے تشخیص کے باقی طریقے سے بھی اس کی تصدیق ضرور کریں تاکہ علاج میں ناکامی نہ ہو اور آپ کو بھی اپنی کی ہوئی تشخیص پر پورا بھروسہ ہو

استاد محترم صابر ملتانی نے بھی کچھ علامات کی تحریکیں اپنی کتاب امراض و علامات میں بیان کیں جن سے تشخیص میں مدد ملتی ہے یہاں میں بھی کچھ علامات

کی تحریکات درج کر رہا ہوں

رسولیاں ہمیشہ عضلاتی تحریک میں ہونگی اور غدی تحریک میں ٹھیک ہونگی

ریاح طبعی عضلاتی تحریک میں ہونگے اور ریاح غیر طبعی ہمیشہ غدی اعصابی تحریک میں ہوں گے۔

غدد کا عظم کیمیائی تحریک غدی عضلاتی میں ہوگا اور ان کا علاج غدی اعصابی تحریک سے ہوگا مثلاً گلے کے غدد یا تھائی رائیڈ غدد یا ناک کے غدد اور پراسٹیٹ کے غدد کا عظم سب غدی عضلاتی تحریک سے ہوگا ور غدی اعصابی سے ان کا علاج ہوگا

خارش ہمیشہ عضلاتی اعصابی تحریک میں ہوگی اور غدی عضلاتی تحریک میں ٹھیک ہوگی۔

کولیسٹرول عضلاتی اعصابی تحریک میں بڑھتا ہے اور غدی تحریک میں ختم ہوتا ہے

جراثیم منویہ عضلاتی یا غدی تحریک میں ختم ہوتے ہیں اور اعصابی تحریک میں زیادہ ہوتے ہیں

منی کی جگہ خون آنا یہ علامت بھی عضلاتی غدی تحریک میں ہوتی ہے اس کے علاوہ باقی تحریکوں میں نہیں ہوتی۔

استسقاء پیٹ میں ہو یا سر میں ہو یا پھیپھڑوں میں ہو تمام مقامات کا استسقاء ہمیشہ غدی عضلاتی تحریک سے ہوگا کیونکہ استسقاء ہمیشہ کسی بھی عضو کے غدی پردہ میں

Scanned with CamScanner

پڑتا ہے اس لئے اس کی تحریک بھی غدی ہوتی ہے اس کا علاج بھی غدی اعصابی
سے اعصابی عضلاتی تحریک پیدا کر کے کیا جاتا ہے

حیض کی بندش ورم سے ہو تو غدی تحریک ہو گی اور اگر ورم نہ ہو تو
عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوگی

پسینہ کا زیادہ آنا غدی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے اور پسینہ کا بالکل بند ہونا
عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

فالج بلڈ پریشر ہائی سے ہو تو غدی تحریک سے ہوتا ہے اور فالج بلڈ پریشر لو سے ہو تو
اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

بچوں یا بڑوں کا بستر پر پیشاب کرنا اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

حافظہ کی کمزوری اعصابی تحریک اور عضلاتی تسکین سے ہوتی ہے

مٹی کھانے کی خواہش اعصابی تحریک اور عضلاتی تسکین سے ہوتی ہے

نظر کی کمی یا کمزوری عضلاتی تحریک اور غدی تسکین سے ہوتی ہے

خون گاڑھا ہونا اکثر عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

عورتوں میں بیضے نہ بننا عضلاتی تحریک اور غدی تسکین سے ہوتا ہے

سرعت انزال کیسا بھی ہو غدی تحریک اور اعصابی تسکین سے ہوتا ہے

حمل ہو کر بار بار ختم ہونا اگر مرد کی وجہ سے ہو تو غدی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے اور اگر عورت کی وجہ سے ہو تو اعصابی تحریک کی وجہ سے ہوتا ہے مجموعی طور پر یہ مرض

مردوں کی وجہ سے زیادہ ہوتا ہے لیکن سارا الزام عورتوں پر آتا ہے کیونکہ بچہ اس
کے پیٹ میں پل رہا ہوتا ہے حقیقت یہ ہے کہ اگر عورت میں بڑا نقص ہوتا تو اس
کا جسم حمل کو قبول ہی نہ کرتا اگر اس کا جسم حمل کو قبول کرتا ہے تو اس کا مطلب ہے
کہ عورت کا نظام درست ہے اب جس نے حمل کیا ہے اس میں کوئی نقص ہے جو
ختم ہو گیا اور اگر بار بار ختم ہو جائے تو یقینی طور پر مردوں کی وجہ سے ہوتا ہے اس کی
تفصیل میں نے اپنی کتاب **بے اولادی** میں دی ہوئی ہے

اعضاء کا سکیٹر

شریانی سکیٹر، گردے کا سکیٹر، مثانہ کا سکیٹر فم معدہ کا سکیٹر

مندرجہ بالا تمام اعضاء کا سکیٹر عضلاتی تحریک میں خشکی کی شدت سے
ہوتا ہے ان کا سکیٹر چونکہ حرارت کی کمی سے ہوتا ہے اس لئے غدی تحریک اور
حرارت پیدا کر کے ان کے سکیٹر کو دور کیا جاتا ہے

نیند اعصابی تحریک میں کم ہو جاتی ہے اور غدی تحریک میں زیادہ آتی ہے

پٹھوں کا کھنچاؤ ہو تو غدی تحریک ہوتی اور اگر پٹھوں کا اکڑاؤ ہو تو عضلاتی تحریک
ہوتی ہے اول صورت میں اعصابی دوا تجویز کریں گے اور دوسری صورت
میں غدی دوائیں دیں گے تو اللہ کے فضل سے کامل شفا ہو جائے گی۔

پیشاب مقدار اور باریاں دونوں زیادہ ہوں اور رنگ سفید ہو تو اعصابی تحریک ہو
گی

Scanned with CamScanner

اور اگر مقدار اور باریاں کم ہوں اور رنگ سفید ہو تو عضلاتی تحریک ہوگی صرف رنگ کی بنا پر اعصابی نہیں کہیں گے مقدار اور باریاں بھی مد نظر رکھنا ضروری ہے

بچوں کا بستر پر پیشاب کرنا اور نوجوانوں کا احتلام دونوں اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

معدہ اور سینہ کی جلن اعصابی تحریک سے ہوتی ہے عضلاتی اور غدی دواؤں سے ٹھیک ہوتی ہے

دل کا پھول کر بڑھ جانا اعصابی غدی تحریک سے ہوتا ہے

دل کا پھیل کر بڑھ جانا غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے

کالا یرقان عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

پیلا یرقان غدی عضلاتی تحریک سے ہوتا ہے سفید یرقان اعصابی تحریک سے ہوگا

کھانے کے بعد قے آئے تو اعصابی تحریک سے ہوگی

کھانے سے پہلے قے آئے تو غدی تحریک ہوگی

خشک کھانسی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہے اعصابی دوا اور بادام کا حلوہ کھانے سے فوراً ٹھیک ہوتی ہے

عورتوں کے چہرے پر بال عضلاتی اعصابی شدید تحریک سے ہوتے ہیں

عورتوں کے چہرے پر سیاہیاں عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتی ہے

غصہ زیادہ اکثر گرمی سے آتا ہے تو تحریک غدی ہوتی ہے اور اگر کمزوری سے

آئے تو اعصابی تحریک ہوتی ہے

عورتوں میں موٹاپا نہیں ہوتا ورم ہوتا ہے جو غدی تحریک سے ہوتا ہے مردوں میں موٹاپا اعصابی تحریک سے ہوتا ہے

وریدی سدے عضلاتی اعصابی تحریک سے ہوتے ہیں

پانی کی تھیلیاں عورتوں میں غدی عضلاتی تحریک سے ہوتی ہیں

مندرجہ بالا تمام علامات کی تحریکات جو میں اپنے تجربے اور پریکٹس کے دوران ہونے والی معلومات کے نتیجے میں لکھی ہیں کسی کو اس سے اختلاف بھی ہو سکتا ہے مگر میرے تجربے میں یہ باتیں کئی سو بار آزمانے کے بعد سامنے آئی ہوئی ہیں جو میں نے درج کی ہیں اپنے مطب میں انہی کے مطابق علاج معالجہ کرتے ہیں اور اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے شفاء دے دیتا ہے۔

دوران خون کے لحاظ سے تشخیص

دوران خون کے لحاظ سے بھی تشخیص میں بہت زیادہ مدد ملتی ہے اور یہ دوران سے کی ہوئی تشخیص کی اگر دوری باتوں سے تصدیق کر لی جائے تو علاج کبھی ناکام نہیں ہوتا

یاد رکھیں دوران خون تو شریانوں اور وریدوں کے باہر نہیں ہوتا لیکن کیفیات کے کمی بیشی کے اثرات سے دوران خون شریانوں میں رہتے ہوئے بھی اپنا اعتدال کھو بیٹھتا ہے اور اس کے نتیجے میں امراض و علامات پیدا ہو جاتی

Scanned with CamScanner

ہیں

دوران خون کے لحاظ سے تشخیص کا طریقہ جاننے کے لئے یاد رکھیں کہ دوران جسم میں اوپر نیچے اور اندر باہر جب نارمل ہوتا ہے تو انسان تندرست ہوتا ہے ان میں سے کوئی بھی بے قاعدگی پیدا ہو جائے تو انسان بیمار ہو جاتا ہے

مثلاً دوران خون اندر اور باہر کا مطلب ہے کہ مریض کا جسم باہر جلد پر بہت زیادہ ٹھنڈا ہو جائے یا بہت زیادہ گرم ہو جائے اور اوپر نیچے کا مطلب ہے کہ سر گرم ہو جائے یا پاؤں ٹھنڈے ہو جائیں دوسری صورت میں سر ٹھنڈا ہو جائے اور پاؤں گرم ہو جائیں اب ان دونوں کی کمی بیشی کی علامات بھی جان لیں۔

پاؤں ٹھنڈے اور سر گرم ہو تو غدی تحریک ہوتی ہے اور اگر پاؤں گرم اور سر ٹھنڈا ہو تو اعصابی تحریک ہوتی ہے

اسی طرح اگر جسم باہر سے گرم ہو اور اندر سے جسم ٹھنڈا ہو تو اعصابی تحریک ہوگی اور اگر جسم باہر سے ٹھنڈا اور اندر سے گرم ہو تو غدی تحریک ہوگی

مثلاً بخار میں جسم باہر سے شدید گرم ہوتا ہے اور اندر سے ٹھنڈا ہوتا ہے اسی لئے بخار میں اندر کی طبیعت کے مطابق گرم دوا دی جاتی ہے اور استسقاء میں جسم اندر سے گرم ہوتا ہے اور باہر سے ٹھنڈا ہوتا ہے استسقاء کی رطوبت بھی چونکہ صفرا ہی ہوتی ہے اور صفراء گرم ہوتا ہے اس لئے ان کا جسم اندر سے گرم ہوتا ہے اور انہی ہر وقت اندر ہی اندر تلخی محسوس ہوتی ہے اسی طرح خارش اور جلدی

امراض کے تمام مریضوں کا جسم اندر سے ٹھنڈا اور باہر سے سرد ہوتا ہے یہی وجہ ہے کہ باہر جلد کے کنارے دوران خون کم ہو جانے کی وجہ سے وہاں کے فضلات رکے رہتے ہیں اور جلدی امراض ٹھیک نہیں ہوئے یہی وجہ ہے کہ ان علامات کے علاج کے لئے جلد پر جو دوائیں لگائی جاتی ہیں وہ سب غدی تحریک کی ہوتی ہیں جو ایک طرف جلد کے مسامات کو کھول دیتی ہیں اور دوسری طرف جلد کو گرم کر دیتی ہیں اور جب یہ کیفیت مستقل صورت اختیار کر لے تو تو جلدی امراض کا خاتمہ ہو جاتا ہے دوسرے لفظوں میں اندر اور باہر کا درجہ حرارت برابر ہو جائے تو جلدی امراض کا خاتمہ ہو جاتا ہے۔

اسی طرح اگر کسی مریض کے پاؤں برف کی طرح ٹھنڈے ہوں تو ہمیں پتہ ہونا چاہیئے کہ ایسا غدی تحریک میں ہوتا ہے اور اسی صورت میں چونکہ خون جسم کے نچلے حصوں میں کم ہو جاتا ہے اور اوپر زیادہ ہو کر سر کو گرم کر دیتا ہے تو اسی حالت کو بلڈ پریشر ہائی کہتے ہیں

اس کے برعکس اگر پاؤں گرم ہونے لگیں اور سر ٹھنڈا ہونے لگے تو نمونیا جیسی وعلامات ہو جاتی ہیں ور بلڈ پریشر لو ہونے لگتا ہے اس وقت خون میں حرارت کم ہوتی ہے اس صورت میں غدی دواؤں سے علاج کیا جاتا ہے

مندرجہ بالا جسم کے اندر باہر اور اوپر نیچے کے ٹھنڈے اور گرم کو آپ کسی بھی مرض پر آزما سکتے ہیں آپ اس لحاظ سے تحریک تلاش کریں یا نبض پیشاب

Scanned with CamScanner

اور قارورہ سے تحریک تلاش کریں لیکن جب نتیجہ نکلے گا تو سب کا ایک جیسا ہوگا
یہاں میں ایک دو اور مثالیں بیان کر دیتا ہوں تا کہ بات واضح ہو جائے۔

مثلاً غدی دورے میں جب مریض بے ہوش ہو جاتا ہے تو اس وقت بے ہوشی کے دوران اگر اس کے سر کے آگے ماتھے پر پیچھے ہاتھ لگا کر دیکھا جائے تو شدید گرم ہوگا اور پاؤں کو ہاتھ لگاؤ تو شدید ٹھنڈے برف کی طرح ہونگے چونکہ تحریک غدی ہے اس لئے اسے غدی دورہ کہتے ہیں۔

اسی طرح غدی شوگر میں جب پاؤں سن ہو جاتے ہیں اور پاؤں میں احساس بھی ختم ہو جاتا ہے اس وقت اگر پاؤں کو دیکھا جائے تو ٹھنڈے ہوتے ہیں اور سر گرم ہوتا ہے تحریک غدی ہوتی ہے تسکین اعصاب کی وجہ سے پاؤں سن ہو جاتے ہیں ایسے مریض کو علاج کے لئے اعصابی غذائیں دوائیں دی جاتی ہیں تو پاؤں ٹھنڈے ہونا اور سن ہونا بھی ختم ہو جاتا ہے اور ساتھ ہی شوگر بھی نارمل ہو نے لگتی ہے

بالکل اسی طرح پاؤں گرم ہونے کی مثال بھی سمجھ لیں کہ مالیخولیا اور وہم کے مریض کی چونکہ اعصابی عضلاتی یا عضلاتی اعصابی تحریک اور ریاح کی کثرت کا مریض ہوتا ہے اس کے پاؤں اس قدر گرم ہوتے ہیں کہ پانی ڈالتا ہے پانی نہ بھی ڈالے تو گرم ضرور ہوتے ہیں ایسے مریض کو جب ہم تریاق تبخیر اور غدی عضلاتی ملین دیتے ہیں تو پاؤں بھی گرم ہو جاتے ہیں اور اس کی مرض کی علامات

بھی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

اسی طرح جب کثرت بول کی وجہ سے حرارت جسم کم ہو جائے تو پاؤں جلنے لگتے ہیں اس وقت تحریک بھی اعصابی ہوتی ہے اور پاؤں گرم ہوتے ہیں بلڈ پریشر لو ہوتا ہے ہم تحریک اور پیشاب کے علاوہ صرف پاؤں گرم کو مدنظر رکھ کر اسے غدی دوائیں جو پاؤں ٹھنڈے کرتی ہیں دے دیں تو باقی علامات بھی ٹھیک ہو جاتی ہیں۔

بحرحال آپ جب بھی نبض اور قارورہ سے تشخیص کریں تو اس کی ہوئی تشخیص کی ان باتوں سے تصدیق ضرور کر لیں تا کہ آپ اپنی کی ہوئی تشخیص سے مطمئن ہو جائیں اور علاج میں ناکامی کا چانس بھی ختم ہو جائے۔

کچھ علامات جو ایک ساتھ نہیں ہوتیں

کچھ علامات جو ایک ساتھ نہیں ہوتیں مگر مریض اور ٹیسٹ میں کیوں موجود ہوتی ہیں ان کے متعلق سمجھ لیں کہ دو مخالف کیفیات کچھ ایک ساتھ ظاہر نہیں ہوتیں مثلاً ایک مریض کو ایک ہی وقت میں گرمی بھی ہو اور سردی بھی ہو یا خشکی اور تری کی علامات ایک ساتھ ہوں مگر آپ سن کر حیران ہوں گے کہ مریض اور ٹیسٹ میں یہی باتیں اکثر آتی ہیں۔ مثلاً

بلڈ پریشر ایک ہی دن میں مریض کہتا ہے کہ صبح ہائی تھا اور شام کو لو ہو جاتا ہے اور اسی طرح شوگر کبھی ہائی اور کبھی لو ہوتی ہے ایسا نہیں ہوتا

Scanned with CamScanner

ایک ہی مریض کے جوڑوں میں گنٹھیا جو خشکی سردی سے ہونے والا گنٹھیا ہے اور ساتھ ہی گرمی سے ہونے والا بلڈ ہائی بھی ہے بلکہ وہ بلڈ پریشر ہائی کی روزانہ دوائی کھاتا ہے۔

ہیپاٹیٹس سی اور بی اکھٹے نہیں ہوتے اور نہ ہی ہوسکتے ہیں لیکن یہاں ہم رپورٹوں میں روزانہ دیکھتے ہیں کہ ہیپاٹائیٹس سی اور بی دونوں پازٹو ہیں حیرانگی اس بات کی ہے کہ ایک کالا یرقان ہے اور دوسرا پیلا یرقان ہے دونوں کے اسباب ایک دورے سے بالکل مختلف ہیں دونوں اکھٹے کیسے ہوگئے مریض پر اگلا ظلم یہ ہوتا ہے کہ اس کے کورس اور دوائیں کئی کئی ماہ کھلائی جاتی ہیں۔ جب کوئی مرض نہ ہو اور اس کی دوا کھلائی جائے تو پیچھے کتاب کے شروع میں بتا چکا ہوں پھر نئی نئی علامات پیدا ہو جاتی ہیں یہی حال اس مریض کا ہوتا ہے۔

خارش میں سرخ دانے اور سیاہ دانے اکھٹے نہیں ہوتے کیونکہ سرخ دانے غدی تحریک سے ہوتے ہیں اور سیاہ دانے عضلاتی تحریک سے ہوتے ہیں

اسی طرح خارش اور چھپاکی جسے جلدی الرجی کہتے ہیں اکھٹے نہیں ہوتی کیونکہ خارش عضلاتی تحریک میں ہوتی اور الرجی غدی تحریک میں ہوتی ہے

دل کے مریض بھی خشکی سردی کے ہوتے ہیں خشکی کی وجہ سے ہی ان کی شریانیں سکڑتی ہیں مگر اس کے ساتھ ہی ان کے جسم پر گرمی سے ہونے والا ورم ہوا ہوتا ہے جو غدی تحریک میں ہوتا ہے مریض ورم اتارنے اور شریانیں کھولنے

کی دوائیں اکھٹی کھاتا ہے فائدہ دونوں کو نہیں ہوتا جس کی وجہ ہے کہ یہ دونوں علامات اکھٹی نہیں ہوتیں۔

اسی طرح دبلی پتلی عورت جسے حیض ٹھیک آتا ہے اسے بانجھ پن نہیں ہوتا ہے مگر اسے بانجھ قرار دے کر سال ہا سال دوائیں اور تعویز دھاگے کرا کرا کر ماردیا جاتا ہے

اسی طرح ایسی عورت جسے حمل بار بار ختم ہو جاتا ہے اسے بھی بانجھ نہیں ہوتا اگر اسے بانجھ پن ہو تو اس کا جسم حمل کو قبول ہی نہ کرتا اگر اس کے جسم نے حمل کو قبول کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ جس نے حمل کیا ہے اس میں کوئی مرض ہے جس کی وجہ سے ختم ہوا۔

کولیسٹرول اور چکنائی دونوں اکھٹے نہیں ہوتے کیونکہ کولیسٹرول عضلاتی تحریک میں ہوتا ہے اور چکنائیاں غدی اور اعصابی تحریک میں ہوتی ہیں یہی وجہ ہے کہ چکنائیاں بند کر کے بھی دل کے مریض ہارٹ اٹیک سے نہیں بچ سکتے۔ آخر بائی پاس کے بعد بھی ہارٹ اٹیک سے مر جاتے ہیں۔ ان کی بائی پاس کے بعد ہونے والی موت ان کی مرض کے اصل اسباب سے دوری کا واضح ثبوت ہے۔

بچوں کا زیادہ سونا یرقان ہو کا پیش خیمہ ہے

اکثر گرمیوں میں بچے بہت زیادہ سونے لگتے ہیں ماں باپ اکثر توجہ

Scanned with CamScanner

نہیں دیتے کہ گرمی کا موسم ہے چلو ریسٹ کر رہا ہے کرنے دو لیکن کچھ دنوں بعد یرقان ہو جاتا ہے آنکھیں زرد اور بھوک بند ک یا کم ہو جاتی ہے پیشاب اور پاخانہ کم ہو جاتا ہے بچہ چپ چپ رہنے لگتا ہے اور کچھ دن بعد مکمل یرقان ظاہر ہو جاتا ہے

ہمارا قانون مفرد اعضاء بھی اس کی تصدیق کرتا ہے کہ یرقان کی سب سے پہلی علامت نیند کا زیادہ ہونا غدی تحریک میں ہوتا ہے کیونکہ اس وقت اعصاب سکون میں ہوتے ہیں تشریح اعضائے انسان کے لحاظ سے بھی اعصاب ہی نیند میں سکون کرتے ہیں قلب و غدد متواتر کام کر رہے ہوتے ہیں کیونکہ نیند غدی تحریک کی شدت میں آتی ہے اور یرقان بھی غدی تحریک میں ہوتا ہے لہٰذا بچوں کا زیادہ سونا گرمی خشکی کی زیادتی کی علامت ہے لہٰذا اگر بچہ زیادہ سونے لگے تو ایسی صورت میں بچے کو اعصابی غذائیں شروع کر دیں جس میں گنے کا جوس دودھ کی لسی یا دہی کی لسی موسم کے مطابق ٹھنڈے پھل اور سبزیاں کھلائیں انشاءاللہ چند دنوں میں نیند بھی نارمل ہو جائے گی اور یرقان ہونے خطرہ بھی نہیں رہے گا اگر خدانخواستہ یرقان ہو کر ظاہر ہو جائے تو پھر غذاؤں کے ساتھ دوائیں استعمال کرانی ہونگی جن میں اعصابی عضلاتی ملین غدی اعصابی ملین اور اعصابی غدی تریاق جوارش شاہی اور عرق بزوری وغیرہ دیں انشاءاللہ یرقان بھی ختم ہو جائے گا

گنٹھیا اور بلڈ پریشر ہائی اکھٹے نہیں ہوتے

اکثر مریض ایسے آتے ہیں جو کہتے ہیں کہ بلڈ پریشر ہائی کے پرانے مریض ہیں اور اب گنٹھیا بھی ہو گیا ہے جوڑوں میں درد اس قدر ہے چلنا پھرنا مشکل ہے جوڑوں پر ورم بھی آ جاتا ہے ایسے مریض جب گنٹھیا کے لئے دوا کھاتے ہیں تو اس سے بلڈ پریشر بڑھ جاتا ہے اور بلڈ پریشر کی دوا سے گنٹھیا بڑھ جاتا ہے اس طرح دونوں علامتیں ٹھیک نہیں ہو پاتیں۔

ایک خاص بات

یہاں یہ بات ذہن نشین کر لیں کہ بلڈ پریشر ہائی کے مریض کو گنٹھیا کسی بھی صورت میں نہیں ہو سکتا کیونکہ بلڈ پریشر ہائی تو ہوتا ہی حرارت کی زیادتی سے ہے اور گنٹھیا کے مریض کے جوڑوں میں رطوبات حرارت کی کمی سے بستہ ہو جاتی ہیں انہی رطوبات یا لیس دار مادہ کے جم جانے سے کڑ کڑ کی آوازیں اور دردیں شروع ہو جاتی ہے لہٰذا بلڈ پریشر ہائی کے دوران تو گنٹھیا نہیں ہو سکتا کیونکہ اس وقت خون میں حرارت کی زیادتی ہوتی ہے ہاں البتہ بلڈ پریشر لو کے دوران ہو سکتا ہے لیکن آج کل تو بلڈ پریشر لو کے مریض چند ایک نظر آتے ہیں اور ہائی کے ہر گھر میں ہیں اور دوسری بات یہ کہ بلڈ پریشر لو کے مریض اکثر نو جوان ہوتے

Scanned with CamScanner

ہیں اور بلڈ پریشر ہائی کے مریض اکثر پچاس سال سے زیادہ عمر کے ہیں ان میں سے اکثر انجائنا، شوگر، بواسیر دم کشی یا دیگر گردوں کے امراض کی مسلسل سال ہا سال دوائیں کھا رہے ہوتے ہیں جن کے سائیڈ ایفیکٹس کی بناپر سوزش ورم ہو کر جو دردیں پیدا ہوتی ہیں انہیں سوزشی دردیں تو کہہ سکتے ہیں گنٹھیا نہیں کہہ سکتے کیونکہ ان دردوں کے دوران جوڑوں میں صفراوی مادہ رک کر ورم ہو چکا ہوتا ہے جب کہ گنٹھیا کے مریضوں کے جوڑوں میں موجود لیس دار روغنی مادہ جم جاتا ہے یا خشک ہو جاتا ہے اسے گرم دواؤں سے پگھلا کر نرم کر کے ٹھیک کیا جاتا ہے۔

علاج

علاج کے لئے ایسے درد جو بلڈ پریشر ہائی کے دوران ہوتے ہیں انہیں فارما کو پیا کے، حب شفاء اور اعصابی عضلاتی ملین ملا کر دیں جوڑوں پر غدی اعصابی روغن لگانے کے لئے دیں تو چند دنوں میں بلڈ پریشر اور گنٹھیا دونوں ٹھیک ہو جاتے ہیں نسخہ جات تشریح فارما کو پیا اور اسباب الامراض میں درج ہیں میں نے اوپر تشخیص کے لئے موٹی موٹی علامات لکھ دی ہیں ان کے علاوہ اور بے شمار چھوٹی چھوٹی علامات ہیں جن سے تشخیص میں مدد ملتی ہے لیکن اتنی باریکی میں جانے کی ضرورت نہیں انشاء اللہ مندرجہ بالا علامات کو ہی صحیح طور پر جاننے کے بعد ہمارا شاگرد طالب علم وہی تشخیص کرنے کے قابل ہو جائے گا جو ہم کرتے ہیں۔ تشخیص کے متعلق بہت سی اور اہم باتیں ہیں جو اس کتاب میں آنے

سے رہ گئیں انہیں انشاء اللہ اس کتاب کے دوسرے حصہ میں شائع کروں گا۔

آخر میں گزارش ہے کہ کتاب کے مطالعہ کے بعد اگر کہیں کوئی کمی کوتاہی پائیں تو مجھے ضرور آگاہ کریں تاکہ آئندہ ایڈیشن میں اسے درست کیا جا سکے۔

حکیم محمد عارف دنیاپوری 26 جنوری 2022

تمت بالخیر

تینوں حیاتی اعضاء کے امراض کی کتب

امراض دل، امراض دماغ، امراض جگر

از حکیم محمد یٰسین دنیاپوری

ان تین کتابوں میں قانون مفرد اعضاء کے تحت تینوں حیاتی اعضاء دل دماغ اور جگر میں پیدا ہونے والی امراض وعلامات کی تشریح وتوضیح کے ساتھ ساتھ یقینی وبے خطاء علاج اور نسخہ جات کے ساتھ غذا و پرہیز بھی درج کیا گیا ہے

حکیم محمد عارف وحکیم محمد بلال عارف دنیاپوری

Scanned with CamScanner

ہماری نئی کتب ورسائل جو حال ہی میں شائع ہوئی ہیں و

1- بلڈ کینسر
2- تشخیص و تجویز علاج بالمفرد اعضاء
3- وجع المفاصل بالمفرد اعضاء
4- بے اولادی بالمفرد اعضاء
5- ریاح کے امراض
6- ڈپریشن اور ٹینشن
7- رسولیاں اور قانون مفرد اعضاء
8- دوروں کا علاج
9- ہارٹ اٹیک کے مریض
10- بواسیر کا کامیاب علاج
11- بلڈ پریشر اور قانون مفرد اعضاء
12- شوگر بالمفرد اعضاء
13- رسالہ جات فی سال کی ایک فائل

ہیں ا
سے
سال
جود
نک
جد
خشک
ع
و
ا

Scanned with CamScanner

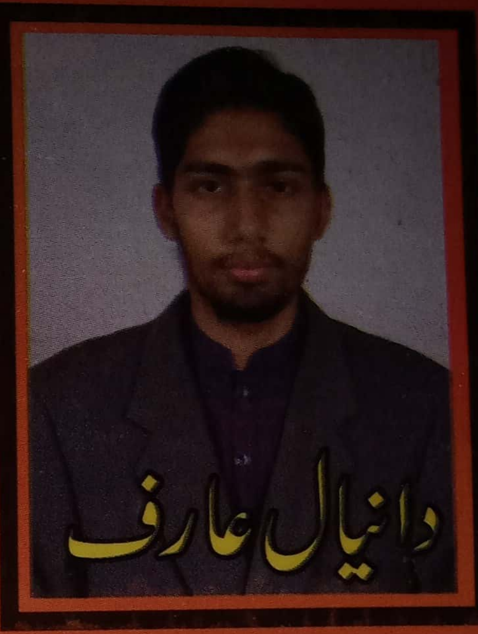

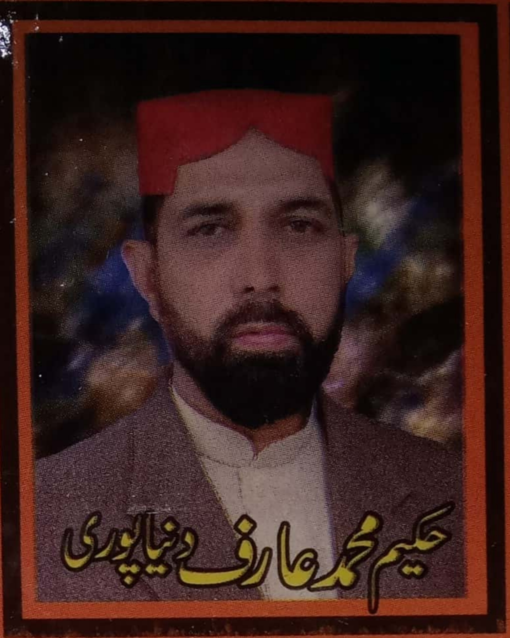

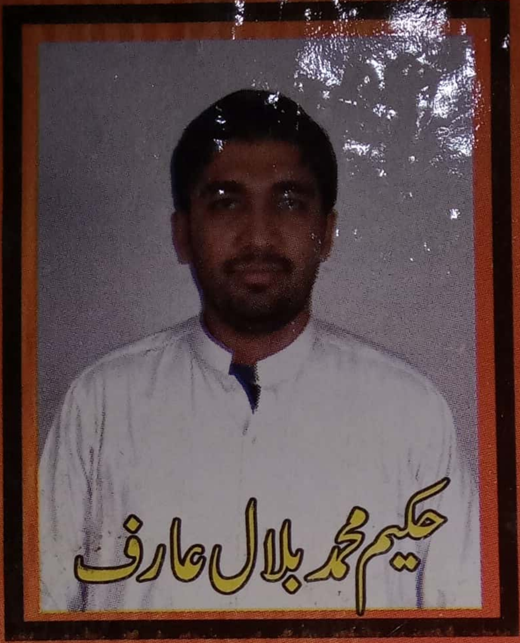

ڈپریشن اور ٹینشن

آج کے تیز ترین دور میں ہر شخص ڈپریشن اور ٹینشن کا شکار ہے اس مرض میں امیر اور غریب یا پڑھے اوران پڑھ کا تعلق نہیں۔ غریب شخص غربت اور افلاس کی وجہ سے ٹینشن اور ڈپریشن کا شکار ہے اور امیر اپنی دولت کو سمبھالنے اور اسے کئی ہزار گنا اور زیادہ کرنے کی کوشش کی وجہ سے ٹینشن اور ڈپریشن کا شکار ہے اس مرض میں مبتلا مریضوں کا علاج آج تک ناکام ہے اکثر شدت مرض کی بنا پرا کیلے پن کا شکار ہو کر دنیا سے کٹ کر زندگی گزار دیتے ہیں اس مرض کا علاج ناکام ہونے کی وجہ اس کے اسباب تک نا پہنچنا ہے

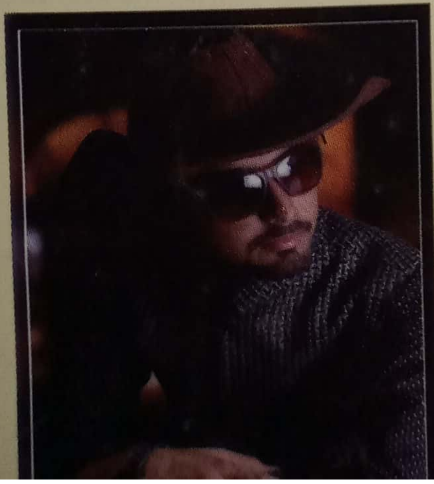

اس کتاب میں قانون مفرد اعضاء کے تحت اس مرض کے حقیقی اسباب اوران کا قدرتی علاج طب کے اصولوں کے مطابق بیان کیا گیا ہے

حکیم محمد بلال وعبدالرحمٰن عارف دنیاپوری

Scanned with CamScanner